ظلم پر فتح

رچرڈ ومبرانڈ

ظلم پر فتح

رچرڈ ومبرانڈ

THE LOVE IN ACTION SOCIETY
POST BOX 4532, NEW DELHI, 110016

TORTURED FOR CHRIST

by

RICHARD WURMBRAND

(URDU)

1986
10000 Copies.
©Richard Wurmbrand

Printed and Puolished by Dr.P.P. Job for the Love in Action Society, P.B. 4532, New Delhi-16 at Sabina Printing Press, 387/24, Faridabad, 121005. — INDIA.

تعارف

میں ہر آزاد مسیحی کے لیے آہنی پردے کے پیچھے کام کرنے والے خفیہ کلیسا کا پیغام لے کر آیا ہوں ۔ اس خفیہ کلیسا نے جس کی کئی سال تک میں نے خود قیادت کی ہے ، یہ فیصلہ کیا کہ میں آزاد دُنیا میں پہنچنے کی ہر ممکن سعی کروں اور آپ تک اہم پیغام پہنچاؤں ۔ اس آہنی پردے سے جس کے حالات آپ آئندہ صفحات میں پڑھیں گے میرا زندہ بچ نکلنا اور آزاد دُنیا میں وارد ہونا ایک معجزہ سے کم نہیں ۔ میں نے اس کتاب میں وہ پیغام پیش کر دیا ہے جس کو آپ تک پہنچانے کی ذمہ داری کمیونسٹ ملکوں کی خفیہ کلیسیا اور یسوع مسیح کے ماننے والوں کی طرف سے مجھے سونپی گئی تھی ۔

خُفیئہ کلیسا کا یہ پیغام آپ کی فوری اور بھرپُور توجہ کا مستحق ہے ۔

رچرڈ ورمرانڈ

رچرڈ ورمرانڈ

ریورینڈ رچرڈ ورمرانڈ رومانیہ کا ایک مشہور مشنری ہے جس نے اپنے ہی ملک میں اپنے مسیحی ایمان کی خاطر چودہ سال تک کمیونسٹ جیل میں وحشیانہ مظالم برداشت کیے۔ وہ رومانیہ کے ان چند ایک مسیحی لیڈروں میں سے ہے جسے پوری دُنیا کے مسیحی لوگ جانتے ہیں۔

۱۹۴۵ء میں جب کمیونسٹوں نے رومانیہ پر قبضہ کرنے کے بعد کلیسا کو اپنا آلہ کار بنانے کی کوشش کی تو رچرڈ ورمرانڈ نے ایک مؤثر کلیسا کا آغاز کر کے رومانیہ کے لوگوں کو نجات کا راستہ دکھانے کے لئے بھرپور جدوجہد کی۔

۱۹۴۸ء میں اُسے اور اُس کی بیوی سبائن کو گرفتار کر لیا گیا۔ سبائن کو تین سال تک جبری بیگار کے کیمپ میں رکھا گیا۔ رچرڈ ورمرانڈ نے یہ تین سال قیدِ تنہائی میں گذارے۔ اس دوران وہ جابر کمیونسٹوں کے سوا کسی کی صورت نہ دیکھ سکا۔ تین سال بعد اُسے ایک بڑی کال کوٹھڑی میں ڈال دیا گیا۔ جہاں دوسرے لوگ بھی تھے اور اس طرح مزید پانچ سال تک اس پر وحشیانہ مظالم ڈھائے جاتے رہے۔ مسیحی رہنما کی حیثیت سے اس کی عالمی شہرت کے پیش نظر

بہت سے سفارت خانوں نے کمیونسٹ حکومت سے اُسکی سلامتی کی ضمانت دینے کے لئے کہا مگر اُنہیں یہ جواب ملا کہ وہ رومانیہ سے بھاگ گیا ہے۔ خفیہ پولیس کے آدمیوں نے اپنے آپکو ورمرانڈ کا ساتھی قیدی ظاہر کرکے سبائن کو یہ بتایا کہ وہ مرگیا ہے اور ہم نے اُسکی آخری رسوم میں شرکت کی تھی۔ رومانیہ میں اُس کے خاندان والوں اور بیرونی دُنیا میں اُس کے دوستوں کو یہ بتایا گیا کہ اُسے بھول جائیں کیونکہ وہ مرچکا ہے۔

آٹھ سال بعد جب اُسے رہا کیا گیا تو اُس نے پھر اپنی خفیہ کلیسیا کا آغاز کر دیا۔ دو سال بعد ۱۹۵۹ء میں اسے پھر گرفتار کر لیا گیا اور ۲۵ سال قیدِ سخت، کی سزا دی گئی۔

۱۹۶۴ء میں رومانیہ میں عام معافی کے تحت ورمرانڈ کو رہا کر دیا گیا رہائی کے بعد اُسنے دوبارہ خفیہ تبلیغ شروع کر دی تیسری بار اسکی گرفتاری کے خدشہ کے پیشِ نظر ناروے کے مسیحیوں نے کمیونسٹوں حکام سے بات چیت کی کہ اسے رومانیہ چھوڑنے کی اجازت دے دی جائے۔ کمیونسٹ حکام نے اس زمانے میں سیاسی اسیروں کی "فروخت" کا کاروبار شروع کر رکھا تھا اور ایک سیاسی قیدی کی "قیمت فروخت" ایک ہزار نو سو ڈالر مقرر تھی مگر ورمرانڈ کے لیے اُنہوں نے دس ہزار ڈالر کی قیمت مقرر کر رکھی تھی۔ ۱۹۶۴ء میں برطانیہ میں وارد ہونے کے بعد اُس نے یہ کتاب لکھی۔

مئی ۱۹۶۶ء میں ورمرانڈ نے واشنگٹن میں داخلی سلامتی کے متعلق سینٹ کی سب کمیٹی کے سامنے شہادت دیتے ہوئے اپنا جسم ننگا کر کے بربریت اور تشدد کے اٹھارہ گہرے زخم دکھائے اس کی یہ روئیداد امریکہ، یورپ اور ایشیا بھر میں اخبارات نے نمایاں طور پر شائع کی۔ ستمبر ۱۹۶۶ء میں کمیونسٹوں نے اُسے خاموش رہنے کا مشورہ دیا۔ بصورت دیگر قتل کر دینے کی دھمکی۔ تاہم قتل کی دھمکیوں کے باوجود اُس نے خاموشی اختیار نہیں کی۔ آج اسے "خفیہ کلیسا کی آواز" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ مسیحی لیڈر اُسے آہنی پردے کا "غازی" کہتے ہیں۔

پہلا باب

ایک مُلحد کا یسوع مسیح پر ایمان

میری پرورش ایک ایسے خاندان میں ہوئی جو کسی مذہب کو نہیں مانتا تھا۔ بچپن میں مجھے کوئی مذہبی تعلیم نہ ملی۔ میں چودہ سال کی عمر میں پکا مُلحد بن چکا تھا۔ یہ میرے بچپن کے تلخ تجربات کا نتیجہ تھا۔ میں اپنی زندگی کے ابتدائی برسوں میں ہی یتیم ہو گیا اور پہلی جنگِ عظیم کے مشکل دور میں غُربت نے مجھے گھیر لیا۔ میں نے الحاد کی کتابوں کا مطالعہ کیا۔ نہ صرف یہ کہ مجھے خُدا اور مسیح پر کوئی ایمان نہیں تھا بلکہ مجھے اِن کے نام سے بھی نفرت تھی۔ میں اس قسم کے تصوّرات کو انسانی ذہن کیلئے نقصان دہ خیال کرتا تھا۔ وقت گُذرنے کے ساتھ ساتھ مذہب سے میری نفرت بڑھتی گئی اور میں ایک کٹر مُلحد بن چکا تھا جتنا شاید آج کے کمیونسٹ بھی نہ ہوں۔

لیکن بعد ازاں یہ بات میری سمجھ میں آئی کہ خُدا کی مہربانی سے میں اس کا ایک چنا ہُوا آدمی ہُوں۔ اگرچہ اس کی وجوہات میری دانست سے بالا ہیں۔ کیونکہ میرے کردار میں ایسا کوئی وصف نہیں تھا جس کی بنا پر مجھے چُنا جاتا میرا کردار تو داغدار تھا۔

اگرچہ میں ایک مُلحد تھا لیکن پھر بھی نہ معلوم وجوہ کی بنا پر مجھے کلیسیا سے دلچسپی ہوتی جا رہی تھی مجھے یہ بہت مشکل معلوم ہونے لگا کہ میں کلیسیا کے پاس سے گزروں اور اس کے اندر داخل نہ ہوں تاہم یہ بات میں نہیں سمجھ سکتا تھا کہ

ن کلیساؤں میں کیا ہوتا ہے۔ میں نے پادریوں کے وعظ سُنے لیکن میرے دِل نے انہیں قبول نہ کیا مجھے یہ یقین تھا کہ خُدا کا کوئی وجود نہیں ہے مالکِ کل کے طور پر مجھے خُدا کے تصوّر سے نفرت تھی کیونکہ اس طرح مجھے اس کے تابع ہونا پڑتا تھا کا جو تصوّر میرے ذہن میں تھا مجھے اس سے نفرت تھی۔ لیکن میں یہ جاننے کی انتہائی خواہش رکھتا تھا کہ دُنیا کے کسی گوشے میں کوئی محبت بھرا دِل موجود ہے میں نے بچپن اور جوانی میں بہت کم خوشیاں دیکھی تھیں اور میری تمنّا تھی کہ کوئی محبت بھرا دل میرے لئے تڑپے۔

میں جانتا تھا کہ خُدا کا وجود نہیں ہے لیکن میں اس بات پر رنجیدہ تھا کہ ایسا کوئی محبت بھرا خُدا نہیں ہے۔ میں ایک دِن اسی قسم کے رُوحانی تضاد میں مبتلا ایک کیتھولک کلیسیا میں چلا گیا وہاں لوگوں کو گھٹنے ٹیکے اور کچھ بولتے ہوئے پایا۔ میں نے سوچا کہ ان کی طرح گھٹنے ٹیکوں اور سنوں کہ وہ کیا کہتے ہیں اِن کی دُعا دہراؤں اور پھر دیکھوں کہ کیا ہوتا ہے۔ اُنہوں نے مُقدسہ کنواری مریمؔ سے دُعا مانگی " فضل سے معمور مریم، سلام" میں نے بار بار اِن کے پیچھے اِن الفاظ کو دہرایا اور کنواری مریمؔ کے مجسمے کی طرف دیکھا لیکن کچھ بھی نہ ہُوا۔ میرا دِل اس سے بہت رنجیدہ تھا۔

ملحد ہونے کے باوجود ایک روز میں نے خُدا سے دُعا کی جو کچھ اس قسم کی تھی۔ اے خُدا میں جانتا ہوں کہ تیرا وجود نہیں ہے اور اگر اتفاق سے تیرا وجود ہے تو مجھے اختلاف کا حق حاصل ہے۔ یہ میرا فرض نہیں ہے کہ میں تجھ پہ یقین کروں بلکہ یہ تیرا فرض ہے کہ تُو اپنے آپ کو مجھ پر ظاہر کرے۔ میں ایک دہریہ تھا

مگر دہریت سے مجھے دِلی راحت نہ مِل سکی۔

اِنہی ایّام میں، جب کہ میں ایک داخلی کش مکش میں مُبتلا تھا میں نے رُومانیہ کے ایک باندپہاڑی قصبے میں ایک بوڑھے ترکھان کو دیکھا جو اس قسم کی دُعا مانگ رہا تھا "اے خُدا میں نے اس سرزمین پر تیری خدمت کی ہے میں چاہتا ہوں کہ اس خدمت کا صلہ مجھے زمین پر بھی ملے اور جنّت میں بھی۔ میں اپنی موت سے پہلے ایک یہُودی کو مسیحی بنانا چاہتا ہوں کیونکہ یسُوع مسیح بھی یہودیوں میں سے تھے لیکن میں غریب لاچار اور بیمار ہوں اور کسی یہُودی کو تلاش نہیں کر سکتا۔ میرے گاؤں میں کوئی یہودی نہیں ہے تو ہی کسی یہودی کو اس گاؤں میں بھیج دے اور میں اسے مسیحی بنانے کی بھرپُور کوشش کروں گا۔" (اس دُعا کے بارے میں مجھے بعد میں معلوم ہوا)

ایک نامعلوم کشش جس سے میں گریز نہ کر سکا مجھے اس گاؤں میں لے گئی حالانکہ مجھے وہاں کوئی کام نہیں تھا۔ رومانیہ میں بارہ ہزار دیہات ہیں لیکن میں صرف اسی گاؤں میں گیا۔ یہ جان کر کہ میں یہودی ہوں بوڑھے ترکھان نے میری بے حد آؤ بھگت کی میری صورت میں اس نے اپنی دُعا کی تعبیر ڈھونڈ لی تھی۔ اُس نے مطالعہ کے لیے مجھے انجیل دی۔ پیشتر ازیں اپنے ثقافتی ذوق کی تسکین کیلئے میں نے کئی بار انجیل کا مطالعہ کیا تھا لیکن اُس نے مجھے جو انجیل دی وہ کسی اور قسم کی تھی جیسا کہ اُس نے مجھے بعد میں بتایا وہ اور اس کی بیوی گھنٹوں بیٹھے میرے اور میری بیوی کے مسیحی بن جانے کی دُعائیں مانگا کرتے تھے جو انجیل اُنہوں نے مجھے دی وہ حرف الفاظ اور عبارت پر

مشتمل نہ تھی بلکہ اس میں کسی کی محبت بھری دُعائیں بھی شامل تھیں میں اسے بمشکل پڑھ سکا اور میری آنکھوں سے آنسو کا سیلاب بہہ نکلا میں نے اپنی داغدار زندگی کا مسیح کی مُقدّس زندگی سے موازنہ کیا وہ کتنا مُقدّس اور مَیں ناپاک وہ محبت کرنے والا اور میں نفرت سے بھرپور اسکے باوجود بھی یسوع مسیح نے مجھے اپنا بنا لیا۔

میری بیوی نے بھی مسیحیّت کو قبول کر لیا اور کئی دوسروں کو بھی مسیح کے پاس لے آئی پھر اِن لوگوں نے دوسرے لوگوں کو مسیحی بنایا اور اس طرح رومانیہ میں ایک نئی کلیسیا قائم ہو گئی۔ اس کے بعد نازیوں کا دَور آیا جس نے رومانیہ میں شدید قسم کی آمریّت کی صورت اختیار کر لی۔ اُس نے نہ صرف یہودیوں کو بلکہ مسیحی کلیسیا کو بھی اپنے ظُلم وستم کا نشانہ بنایا۔

باضابطہ طور پر مذہبی خدمت کیلئے مامور کئے جانے سے بہت پہلے ہی میں اس کلیسیا کا لیڈر بن گیا تھا کیونکہ میں خود ہی اس کا قائم کرنے والا تھا مجھ پر ہی اس کی دیکھ بھال کی تمام ذمہ داری تھی۔ مجھے اور میری بیوی کو کئی بار گرفتار کیا گیا۔ پیٹا گیا اور نازی افسروں کے سامنے گھسیٹا گیا نازی بربریت کچھ کم نہ تھی۔ لیکن یہ کمیونسٹ ظلم وستم کا عشر عشیر بھی نہ تھی۔ نازیوں کے ظلم وستم سے بچنے کیلئے مجھے اپنے بڑے بیٹے میہائی کا غیر یہودی نام رکھنا پڑا۔

لیکن نازی دَور کا ایک بڑا فائدہ یہ ضرور ہُوا کہ ہم جنگی تشدد سے اپنی جسمانی اذیتوں کو خدا کی مدد سے برداشت کرنا اور اِن پر صبر کرنا سیکھ گئے نازی تشدد کے سائے میں رہ کر ہم خفیہ طریقے سے مسیحیت کی تبلیغ سے واقف ہو گئے۔

اس دور میں ہمیں جن آزمائشوں سے گزرنا پڑا۔ آج کمیونسٹ ظلم کے دور میں وہ ہماری ممد ثابت ہو رہی ہیں۔

رُوسیوں میں تبلیغ :-

مسیحیت میں شامل ہونے کے بعد دہریّت سے ماضی کی وابستگی کی وجہ سے میری دِلی خواہش تھی کہ میں رُوسیوں کے درمیان رہ کر تبلیغ کروں۔ اِن لوگوں کو بچپن سے ہی الحاد کا درس دیا جاتا ہے۔ روسیوں تک پہنچنے کی میری خواہش نازی دَور میں ہی پوری ہو گئی تھی۔ رومانیہ میں ہزاروں روسی جنگی قیدی بنا کر لائے گئے تھے اور ہم اِن کے درمیان رہ کر مسیحیت کے لئے کام کر سکتے تھے۔

یہ بڑا ڈرامائی اور پُراثر کام تھا میں اس روسی قیدی سے اپنی پہلی ملاقات کو ہرگز فراموش نہیں کر سکتا جو پیشے کے اعتبار سے انجینئر تھا۔ میں نے اُس سے پوچھا "کیا تم خُدا پر یقین رکھتے ہو؟ اگر وہ مجھے نفی میں جواب دے دیتا تو مجھے اس پر کوئی تعجب نہ ہوتا کیونکہ یہ ہر انسان کا حق ہے یقین کرے نہ کرے لیکن جب میں نے اس سے استفسار کیا تو اُس نے اپنی آنکھیں میرے چہرے پر گاڑ دیں اور بولا " مجھے ایسا کوئی فوجی حکم نہیں ملا۔ اگر کبھی حکم ملا تو ضرور یقین کروں گا۔"

میرے آنسو ٹپک پڑے اور میں نے ایسے محسوس کیا جیسے میرا دِل چکنا چُور ہو گیا ہو۔ میرے سامنے ایک ایسا شخص کھڑا تھا جس کا ذہن مر چکا تھا۔ ایک ایسا شخص جس نے خُدا کے سپرد کردہ تحفہ کو کھو دیا تھا جو اُس نے

انسانوں کو عطا کیا ہے اس کی شخصیت ختم ہو چکی تھی۔ وہ کمیونسٹوں کے ہاتھ میں ایک ایسا آلہ تھا جس کا اپنا کوئی ذہن نہیں۔ وہ حکم پر چلتا اور خود کچھ نہیں سوچ سکتا یہ کمیونزم کے زیر اثر تیار ہونے والے ایک عام روسی آدمی کا نمونہ تھا۔ کمیونزم کے ذریعہ لائی ہوئی اس انسانی تباہی کو دیکھ کر مجھے سخت صدمہ ہُوا اور میں نے خدا سے یہ عہد کیا کہ میں اپنی تمام زندگی انسانوں کے لیے وقف کرتا ہوں تاکہ ان کو کھوئی ہوئی شخصیت واپس دلا سکوں، اور وہ خدا اور یسوع مسیح پر ایمان لے آئیں۔

روسیوں تک پہنچنے کے لیے مجھے روس نہیں جانا پڑا۔ ۲۳۔ اگست ۱۹۴۴ء کو تقریباً دس لاکھ روسی فوجیں رومانیہ میں داخل ہو گئیں اور اس کے بعد ہمارے ملک پر کمیونسٹوں کا قبضہ ہو گیا۔ اس طرح بربریت کے ایک ایسے دَور کا آغاز ہُوا جس کے سامنے نازی ظلم و ستم بھی ہیچ نظر آتے ہیں۔

اس وقت رومانیہ میں جس کی موجودہ آبادی ایک کروڑ ۹۰ لاکھ ہے کمیونسٹ پارٹی کے ممبروں کی تعداد صرف دس ہزار تھی لیکن رُوس کے وزیر خارجہ وشنسکی کے رویے سے ان کے حوصلے بہت بڑھ گئے تھے وہ رومانیہ کے ہر دلعزیز بادشاہ مائیکل اوّل کے دفتر میں گھس گیا اور میز پر مکّہ مارتا ہُوا بولا "حکومت فوراً کمیونسٹوں کے حوالے کر دو"۔ رُومانیہ کی فوج اور پولیس کو پہلے ہی غیر مسلح کیا جا چکا تھا اس طرح تشدّد کے باوجود اور عوام کی نفرت کے باوجود کمیونسٹ اقتدار پر قابض ہو گئے اور کام اس وقت کے امریکی اور برطانوی حکمرانوں کے تعاون اور مشورے کے ساتھ ہُوا۔

انسان نہ صرف اپنے ذاتی بلکہ قومی گناہوں کے لئے بھی خدا کے سامنے جوابدہ ہے محکوم قوموں کے ساتھ جو المیہ پیش آیا اس کی تمام ذمہ داری امریکہ اور برطانیہ کے مسیحیوں پر عاید ہوتی ہے امریکی عوام کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ اُنہوں نے انجانے میں روسیوں کی مدد کر کے ہمارے اوپر ظالمانہ اور غاصبانہ حکومت قائم کر دی تھی اور اب امریکیوں کا یہ فرض ہے کہ اپنی بھول کا کفارہ ادا کرنے کیلئے محکوم عوام کو مسیحیت کی روشنی سے ہمکنار کریں ۔

کیمونسٹ حکومت پر قبضہ کرنے کے بعد بڑی چالاکی کے ساتھ کلیسیا کو گمراہ کرنے میں لگ جاتے ہیں ۔ محبت اور ہوس کی زبان ایک ہوتی ہے ۔ ایک آدمی جو کسی عورت سے شادی کر کے اسے اپنی بیوی بنا لیتا ہے اور دوسرا جو اسے محض ایک رات کے لئے اپنی ہوس کا نشانہ بنا کر پھینک دینا چاہتا ہے دونوں ایک ہی زبان کا استعمال کرتے ہیں ۔ یعنی میں تم سے محبت کرتا ہوں " مسیح نے ہمیں یہ درس دیا ہے کہ ہم محبت اور ہوس کی زبان کا فرق معلوم کریں اور بھیڑ کی کھال میں چھپے ہوئے بھیڑیئے کو پہچانیں ۔

جب کیمونسٹ برسرِ اقتدار آئے تو ہزاروں پادری اور مسیحی خادم محبت اور ہوس کی زبان کا فرق معلوم نہ کر سکے ۔ کیمونسٹوں نے پارلیمنٹ کی عمارت میں رومانیہ کے تمام مسیحی اداروں کی ایک کانفرنس بلائی جس میں تقریباً چار ہزار مسیحی پادری اور خادم شریک ہوئے اُنہوں نے جوزف سٹالن کو اپنا اعزازی صدر چنا اس وقت سٹالن تحریک الحاد کا صدر اور ہزاروں بے گناہ مسیحیوں کے قتل کا ذمہ دار بھی تھا ۔ ایک کے بعد دوسرے پادری اور بشپ نے کھڑے

ہوکر یہ اعلان کیا کہ کمیونزم اور مسیحیت بنیادی طور پر ایک ہیں اور دونوں ساتھ ساتھ چل سکتے ہیں کچھ لوگوں نے کمیونزم کی تعریف کی اور نئی حکومت کو کلیسیا کی مکمل حمایت کا یقین دلایا۔

میں اپنی بیوی کے ساتھ اس اجتماع میں شریک ہوا۔ میری بیوی میرے ساتھ بیٹھی تھی اُس نے مجھ سے کہا "رچرڈ اُٹھو اور مسیح پر اچھالی جانے والی اس گندگی کو دھو ڈالو یہ لوگ مسیح کے مُقدس چہرے پر تھوک رہے ہیں" میں نے اپنی بیوی سے کہا۔ "اگر میں بولتا ہوں تو تمہارا خاوند تم سے چھن جائے گا۔ وہ بولی "مجھے بزدل شوہر کی ضرورت نہیں۔

میں کھڑا ہو گیا اور مسیحیوں کے قاتلوں کی بجائے یسوع مسیح اور خُدا کی حمد و ستائش کرنے لگا میں نے پُر زور الفاظ میں اعلان کیا ہماری اوّلین وفاداری خُدا اور یسوع کے لئے ہے اس جلسے کی تمام کارروائی ریڈیو پر بھی نشر کی جا رہی تھی چنانچہ میری تقریر بھی سارے مُلک میں سُنی گئی جس کا نتیجہ بعد میں مجھے بھگتنا پڑا۔ بہر حال اس جلسے میں جو کچھ ہُوا وہ مسیحیت کے حق میں بڑا مفید تھا۔

آرتھوڈوکس اور پروٹسٹنٹ لیڈروں کے درمیان اشتراکیت کی طرف بڑھنے کا ایک مقابلہ شروع ہو گیا۔ ایک آرتھوڈوکس بشپ نے تو یہاں تک کیا کہ اُس نے اپنے لباس پر درانتی اور ہتھوڑے کا نشان بنا لیا اور پادریوں کو حکم دیا کہ آئندہ اُسے کامریڈ بشپ کہہ کر مخاطب کیا جائے۔ سُرخ پرچم کے نیچے ریشٹا کے مقام پر ہونے والی ایک بیپٹسٹ کانفرنس میں شریک ہونے

کا موقع ملا جس میں تمام حاضرین نے ادب کے ساتھ کھڑے ہو کر اور سر جھکا کر روس کا قومی ترانہ سُنا۔ کانفرنس کے صدر نے اعلان کیا کہ سٹالن نے خُدا کے احکامات کی تعمیل کی ہے۔ اُس نے سٹالن کی تعریف کرتے ہوئے یہاں تک کہا کہ سٹالن انجیل مُقدس کے عظیم مُعلّم ہے کچھ پادریوں نے تو یہاں تک کیا کہ وہ خفیہ پولیس میں بھرتی ہو گئے لوتھرن چرچ کے ایک نائب بشپ نے تو یہ تعلیم دینی شروع کر دی کہ خُدا نے تین مکاشفے دیئے ہیں۔ پہلا حضرت موسےٰ کے ذریعے، دوسرا یسوع مسیح کے ذریعے اور تیسرا سٹالن کے ذریعے اور آخری مکاشفہ پہلے دونوں مکاشفوں سے بہتر ہے۔

تاہم یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ سچے پروٹسٹنٹوں نے جن کے ساتھ مجھے بہت لگاؤ ہے یہ منظور نہیں کیا اور مصائب اُٹھانے کے باوجود مضبوطی سے مسیحی عقیدے پر قائم رہے کمیونسٹوں نے چونکہ پروٹسٹنٹ کلیسیا کے لیڈروں کا انتخاب کیا تھا اس لئے لوگوں کو بادلِ مجبوراً اُنہیں تسلیم کرنا پڑا اور آج بھی بڑے مذہبی لیڈروں کا تقرر اسی طرح ہوتا ہے۔

جس طرح روس میں کمیونزم کے تسلط کے بعد وہاں کے مسیحیوں نے روس میں خُفیہ کلیسیا قائم کی تھی۔ اس طرح رومانیہ کے مسیحی کلیسیا کے سرکاری لیڈروں کی غداری اور کمیونسٹوں کے جبر کے باعث خفیہ کلیسیا قائم کرنے پر مجبور ہو گئے یہ خفیہ کلیسیا انجیل مُقدس کو پھیلانے اور بچوں کو یسوع مسیح کے بارے میں بتاتے تھے کیونکہ سرکاری کلیسیاؤں نے کمیونسٹ حکومت کے دباؤ کے تحت انجیل کی

منادی بند کر دی تھی۔

دوسرے لوگوں کے ساتھ میں نے بھی خفیہ طور پر تبلیغ شروع کر دی تھی۔ میں ایک قابل احترام سماجی حیثیت کا مالک تھا۔ جس کا میری خفیہ تنظیم سے کوئی تعلق نہیں تھا بلکہ میری یہ حیثیت خفیہ تنظیم کے سلسلے میں ایک ڈھال ثابت ہو رہی تھی۔ میں ناروے کے لوتھرن مشن کا پادری تھا اور رومانیہ میں عالمی کلیساؤں کی نمائندگی کرتا تھا اس وقت یہ کونسل رومانیہ میں زیادہ تر امدادی کاموں میں معروف تھی اور ہم نے کبھی یہ تصور بھی نہ کیا تھا کہ یہ تنظیم بھی کمیونسٹوں سے تعاون کر سکتی ہے۔ میری اس حیثیت کی بنا پر حکام کے سامنے میری پوزیشن خاصی مستحکم تھی اور یہ لوگ میرے خفیہ کام سے مطلق واقف نہ تھے۔

اس خفیہ کام کے دو حصے تھے ایک تو دس لاکھ رُوسی فوجیوں میں انجیلِ مُقدس پھیلانا تھا اور دوسرا رومانیہ میں کمیونسٹوں کی غلامی میں پھنسے ہوئے لوگوں کی خدمت کرنا تھا۔

پیاسی رُوحوں والے رُوسی

میرے نزدیک رُوسیوں میں تبلیغ کرنا زمین پر جنت کا لطف حاصل کرنے سے کم نہیں میں نے کئی ملکوں میں تبلیغ کی ہے لیکن مجھے روسیوں کی طرح کے پیاسے لوگ کہیں نہیں ملے ان کی رُوحیں بے حد پیاسی تھیں۔

میرے ایک آرتھوڈوکس پادری دوست نے ٹیلی فون پر مجھے بتایا کہ اس کے پاس ایک روسی افسر آیا ہے۔ جو مسیح کو قبول کرنا چاہتا ہے۔ میرا دوست روسی زبان سے ناواقف تھا اور یہ جانتے ہوئے کہ میں رُوسی

زبان جانتا ہوں اُس نے رُوسی افسر کو میرے پاس بھیج دیا اگلے روز وہ میرے پاس آیا وہ خُدا سے محبت کرتا تھا اور خُدا کے لئے اس کے دِل میں بڑی لگن تھی لیکن اُس نے کبھی انجیل نہیں دیکھی تھی اور نہ ہی کسی مذہبی جلسے میں شرکت کی تھی کیونکہ رُوس میں ایسا تصور نہیں کیا جا سکتا۔ اسے کوئی مذہبی تعلیم بھی نہ ملی تھی مگر پھر بھی وہ خُدا کے بارے میں کچھ جانے بغیر خُدا کے نام سے محبت کرتا تھا۔

میں نے اسے انجیل کی کچھ تمثیلیں اور پہاڑی وعظ سنایا جنہیں سُن کر وہ خوشی سے جھوم اُٹھا اور بولا "آہ۔ مسیح کو جانے بغیر میں کیسے رہ سکتا تھا یہ کس قدر سکون پرور ہے یہ پہلا موقع تھا کہ میں نے کسی کو مسیح میں اتنی مسرت حاصل کرتے دیکھا تھا"

مجھ سے ایک غلطی ہو گئی میں نے مسیح کے مصلوب کئے جانے کے متعلق باب بھی اسے پڑھ کر سنایا۔ اس کا دل اور دماغ ابھی اس کیلئے تیار نہ تھے اس نے سُنا کہ مسیح کو پیٹا گیا اور اس کو مجرم ٹھہرا کر صلیب پر چڑھا دیا گیا تو وہ کرُسی پر گِر پڑا اور زار و قطار رونے لگا وہ ایک نجات دہندہ پر ایمان لایا جو اَب مر چکا تھا۔

اسے اس قدر غمگین دیکھ کر مجھے اپنے آپ پر شرم آگئی۔ میں اپنے آپ کو ایک مسیحی کہتا تھا ایک پادری اور مذہبی لیڈر سمجھتا تھا لیکن پھر بھی مسیح کی تکلیف کا اس طرح احساس نہیں کیا تھا اسے دیکھ کر مجھے ایسا محسوس ہُوا جیسے مریمؔ مگدلینی صلیب کے پیچھے بیٹھی رو رہی ہو۔اس کے

بعد میں نے مسیح کے جی اُٹھنے والا باب پڑھا۔ رُوسی افسر کو معلوم نہیں تھا کہ اُس کا نجات دہندہ جی اُٹھا ہے۔ جب اُس نے یہ سُنا تو اپنے گھٹنوں پر ہاتھ مارے اور کھڑا ہو کر متوالا ہو گیا وہ تالیاں بجا کر ناچنے لگا اور مسرت سے پاگل ہو کر چیخنے لگا "وہ زندہ ہے۔"

میں نے اسے کہا آؤ دُعا کریں۔ وہ دُعا سے ناواقف اور مذہبی معاملات سے ناآشنا تھا اُس نے میری طرح گھٹنے ٹیک دیئے اور دُعا شروع کی "اے خُدا تُو کتنا اچھا ہے اگر تُو میری جگہ ہوتا اور میں تیری جگہ تو مَیں کبھی تیرے گناہ معاف نہ کرتا لیکن تُو سچ مچ بڑا اچھا ہے میں سچے دل کے ساتھ تجھے چاہتا ہوں۔"

ایک دکان میں ایک رُوسی کپتان اور ایک خاتون افسر سے مُلاقات ہوئی یہ لوگ بہت سی چیزیں خریدنا چاہتے تھے مگر سیلز مین روسی زبان نہیں جانتا تھا میں نے ترجمانی کرنے میں اِن کی مدد کی اس طرح وہ میرے دوست بن گئے۔ میں نے اُنہیں کھانے پر اپنے گھر مدعو کیا کھانا شروع کرنے سے پہلے میں نے اِن سے کہا "آپ لوگ ایک مسیحی گھرانے میں ہیں ہم کھانے سے پہلے دُعا کرتے ہیں" یہ کہہ کر میں نے رُوسی زبان میں دُعا کی اُنہوں نے چھری کانٹے میز پر رکھ دیئے اور خُدا، مسیح اور انجیل کے بارے میں سوالات پوچھنے لگے اُنہیں اس بارے میں پہلے کوئی علم نہ تھا۔

اِن سے بات کرنا آسان نہ تھا۔ میں نے چرواہے کی تمثیل سنائی جس کے پاس سو بھیڑیں تھیں جن میں سے ایک گم ہو گئی اِن کی سمجھ میں نہ آیا۔ اُنہوں نے

پوچھا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک آدمی کے پاس سو بھیڑیں ہیں۔ کیا کمیونسٹوں کے مشترکہ فارم نے اس کی بھیڑیں حاصل نہیں کر لیں؟" پھر میں نے کہا کہ یسوع مسیح ایک بادشاہ ہے۔ انھوں نے جواب دیا "تمام بادشاہ ظالم ہوتے ہیں اگر یسوع مسیح بادشاہ تھا تو وہ بھی ظالم ہوگا۔" جب میں نے انگور کے باغ میں کام کرنے والے مزدوروں کی تمثیل سنائی تو انہوں نے کہا کہ مزدوروں نے مالک کے خلاف درست اقدام کیا۔ دراصل مزدوروں کو ہی مالک ہونا چاہیئے۔ یہ سب باتیں ان کے لئے نئی تھیں۔ جب میں نے یسوع کے جنم کے بارے میں بتایا تو انھوں نے کہا کیا مریم خدا کی بیوی تھی؟ اگر یہی بات یورپ یا امریکہ کا کوئی باشندہ کہتا تو اُس پر بڑی ہنسی طعن کی جاتی دراصل روسیوں کے درمیان تبلیغ کرتے ہوئے میں نے محسوس کیا کہ کمیونزم کے تسلط کے بعد ان لوگوں کے لئے کسی قسم کی علیحدہ زبان استعمال کرنی چاہیئے۔

کچھ مبلغ جب تبلیغ کرنے کیلئے وسطی افریقہ میں گئے تو انہیں یسعیاہ نبی کی اس آیت کا ترجمہ کرنے میں بڑی مشکل پیش آئی "اگر چہ تمہارے گناہ قرمزی ہوں مگر وہ برف کی مانند سفید ہو جائیں گے۔" وسطی افریقہ کے لوگوں نے کبھی برف نہیں دیکھی۔ ان کی زبان میں برف کیلئے کوئی لفظ بھی نہیں تھا۔ اس لئے اس آیت کا ترجمہ اس طرح کیا گیا "تمہارے گناہ ناریل کے گودے کی طرح سفید ہو جائیں گے۔" اسی طرح، میں انجیل کا ترجمہ مارکس والی زبان میں کرنا پڑا تاکہ کمیونسٹ لوگ اس کے مفہوم کو اچھی طرح سمجھ سکیں۔ اس کام میں پاک روح ہماری رہبری کی اور سچ تو یہ ہے کہ ہم یہ کام اپنی

اپنی طاقت اور قابلیت سے نہیں کر سکتے تھے۔

رُوسی کپتان اور اس کی بیوی اسی دِن مسیحی ہو گئے۔ بعد میں اِن دونوں نے رُوس میں خُفیہ طور پر کی جانے والی مسیحی تبلیغ میں ہماری بڑی معاونت کی ہم نے انجیل اور دوسری مذہبی کتابیں شائع کر کے روسیوں کے درمیان خفیہ طور پر تقسیم کیں۔ جو روسی سپاہی مسیحی ہو گئے تھے اِن کے ذریعے رُوس میں بھی انجیل اور دوسری مسیحی کتابیں پہنچ گئی تھیں۔

خُدا کا پیغام روسیوں تک پہنچانے کیلئے ہم نے ایک اور ترکیب بھی نکالی روسی فوجی طویل عرصے تک لڑائی میں رہنے کی وجہ سے اپنے بچوں سے بچھڑے ہوئے تھے۔ روسیوں نے جو اپنے بچوں سے بڑی محبت کرتے ہیں۔ کافی عرصے سے اپنے بچوں کی شکل نہ دیکھی تھی۔ میرا بیٹا میہائی اور آٹھ دس برس کے دوسرے بچے اپنی جیبوں میں انجیل اور دوسری مسیحی کتابیں لے کر رُوسی فوجیوں کے پاس پہنچ جاتے۔ روسی فوجی پیار سے انہیں اپنے پاس بلاتے اور انکی پیشانی چوم کر اپنے بچھڑے ہوئے بچوں کی یاد تازہ کرتے۔ وہ بچوں کو ٹافیاں اور بسکٹ دیتے جس کے بدلے میں بچے انہیں مسیحی پمفلٹ پکڑا دیتے جسے وہ خوشی سے لے لیتے جو کام کرنا ہمارے لئے خطرناک تھا وہ بچوں کیلئے بہت آسان تھا۔ روسیوں میں یہ بچے ننھے مشنریوں کا کام کرتے۔ اس کے نتائج بڑے شاندار نکلے۔ کتنے ہی جوانوں تک خُدا کا پیغام پہنچ گیا جس کا دوسرا کوئی راستہ نہ تھا۔

رُوسی فوجی بارکوں میں تعلیم

رُوسیوں کے درمیان ہم نہ صرف

انفرادی طور پر بلکہ جلسوں کے ذریعے بھی تبلیغ کیا کرتے تھے۔ روسی لوگوں کو گھڑیاں بہت پسند تھیں یہ شوق اس حد تک تھا کہ وہ ایک دوسرے کی گھڑیاں چرا لیتے تھے۔ اکثر وہ عام لوگوں کو سڑکوں پر روک کر انکی گھڑیاں بھی اتروا لیتے تھے۔ اس زمانے میں روسیوں کو ایک ساتھ کئی گھڑیاں باندھے دیکھا جا سکتا تھا۔ کچھ روسی خواتین افسر اپنے گلے میں الارم والی گھڑیاں لٹکائے رکھتی تھیں۔ روسیوں نے قبل ازیں گھڑیاں نہیں دیکھی تھیں اس لئے انہیں گھڑی رکھنے کی بڑی خواہش ہوتی تھی مگر اتنی تعداد میں انہیں گھڑیاں میسر نہ تھیں۔ رومانیہ کے لوگوں کو جب گھڑی کی ضرورت پیش ہوتی تھی تو وہ اسے خریدنے کے لئے روسی فوجی بارکوں میں پہنچ جاتے اور کبھی تو انہیں اپنی ہی گمشدہ گھڑی خریدنا پڑتی چنانچہ رومانیہ کے لوگوں کا روسی فوجی بارکوں میں جانا ایک معمول بن گیا تھا۔ خفیہ کلیسا سے تعلق رکھنے والے ہم لوگ بھی گھڑیاں خریدنے کے بہانے روسی فوجیوں سے ملنے کے لئے وہاں پہنچ جاتے تھے۔

میں نے روسیوں کے درمیان تبلیغ کی پہلی کوشش پولوس اور پطرس کے دن آرتھوڈوکس عشائیہ کے موقع پر کی۔ میں فوجی اڈے میں گھڑی خریدنے کے بہانے سے گیا۔ بہت سے روسی نوجوان میرے گرد جمع ہو گئے اور گھڑیاں دکھائی جانے لگیں۔ میں نے گھڑیاں دیکھیں کسی کو بہت قیمتی کسی کو چھوٹی اور کسی کو بہت بڑی بتایا۔ کچھ لوگ مجھے فروخت کے لئے دوسری چیزیں دکھانے لگے میں از راہِ مذاق "کیا تم میں کوئی پولوس یا پطرس کے نام

کا ہے۔" کوئی نہیں تھا۔ "کیا تم نہیں جانتے ہو کہ آج پولوس اور پطرس کے آستوڈوکس کے عشائیہ کا دن ہے۔ کیا تم جانتے ہو کہ پال اور پیٹر کون تھے؟" کسی کو بھی علم نہیں تھا۔ میں نے اُنہیں پال اور پیٹر کے بارے میں بتایا ایک روسی نوجوان نے مجھے ٹوکا اور بولا "تم گھڑیاں خریدنے نہیں بلکہ مذہب کے بارے میں بتانے آتے ہو۔ یہاں بیٹھ جاؤ اور بتاؤ اور ہاں ذرا سنبھل کر ہم کو معلوم ہے کہ کن لوگوں سے ہوشیار رہنا ہے ایسے جو لوگ یہاں کھڑے ہیں وہ سب اچھے ہیں۔ جب میں تمہارے گھٹنے پر ہاتھ رکھوں تو سمجھ لینا کہ خطرہ ہے اور گھڑیوں کی باتیں کرنے لگنا اور جب میں اپنا ہاتھ ہٹا لوں تو تم پھر اپنا پیغام شروع کر دینا۔" میرے گرد کافی لوگ جمع ہو گئے تھے۔ میں نے اُنہیں پال اور پیٹر کے بارے میں بتایا۔ پھر یسوع مسیح کے بارے میں بتایا جس کی خدمت کرتے کرتے اُنہوں نے اپنی جان دے دی تھی۔ کبھی کبھی جب کوئی ایسا نوجوان آ جاتا جس پر اُنہیں اعتماد نہ ہوتا تب وہ روسی فوجی میرے گھٹنے پر ہاتھ رکھ دیتا اور میں گھڑیوں کے بارے میں باتیں شروع کر دیتا اس آدمی کے جانے کے بعد میں پھر مسیح کا پیغام دینا شروع کر دیتا اس پہلی ملاقات کے بعد میں کئی بار روسی جوانوں میں گیا کئی کامریڈ مسیح کے مبلغ ہو گئے اور اس طرح انجیل کی ہزاروں جلدیں خفیہ طور پر تقسیم کی گئیں۔

ہماری خفیہ کلیسیا کے کئی بھائیوں اور بہنوں کو اس بنا پر پکڑا اور پیٹا گیا کیونکہ اُنہوں نے ہماری تنظیم سے غداری نہیں کی۔ روس کے خفیہ

کلیسا میں کام کرنے والے کئی باہمت لوگوں سے ہماری ملاقات ہوئی اور ان کے تجربات سُنے ہم نے پہلی بار ان کے اندر عظیم پارسائی کے آثار پائے - ان میں سے بعض کئی سال تک کمیونزم کے تعلیمی کیمپوں میں رہ چکے تھے اور کچھ نے کمیونسٹ یونیورسٹیوں میں تعلیم بھی حاصل کی تھی لیکن جس طرح مچھلی سمندر کے کھارے پانی میں رہتے ہوئے اپنا گوشت بگڑنے نہیں دیتی اسی طرح اِن لوگوں نے بھی کمیونسٹ سکولوں میں رہ کر اپنی رُوح کو مسیح کے لیے پاک اور صاف رکھا۔

یہ رُوسی مسیحی اپنے اندر ایمان ... مثالی دلکشی رکھتے ہیں اُنہوں نے بتایا ہم جانتے ہیں کہ درانتی اور ہتھوڑے کا یہ نشان جو ہماری ٹوپی پر بنا ہُوا ہے - مسیح کی مخالفت کی علامت ہے - یہ الفاظ اُنہوں نے بڑے تاسف سے کہے تھے تاہم اُنہوں نے رُوسی فوجیوں میں مسیحیت کا پیغام پھیلانے میں قابلِ قدر خدمات انجام دیں -

میں پورے یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ظاہری خوشی کے سوا اِن لوگوں میں مسیحیوں کی تمام خوبیاں موجود ہیں یہ خوشی صرف مسیحیت قبول کرتے وقت ہوتی ہے اور پھر غائب ہو جاتی ہے - مجھے اس پر بڑا تعجب ہے - میں نے ایک مسیحی سے پوچھا آپ کی زندگی میں خوشی کیوں دکھائی نہیں دیتی؟ اُس نے جواب دیا میں کس طرح خوش رہ سکتا ہوں جب مجھے اپنی کلیسیا کے پاس سے یہ راز چھپانا پڑے کہ میں ایک سچا مسیحی ہوں - میں دُعا میں زندگی گزارتا ہوں - میں مسیح کے لیے رُوح جیتنا چاہتا ہوں اور

ہمارا پادری پولیس کا مخبر ہے۔ ہمارے اوپر کڑی نگاہ رکھی جاتی ہے ہمارے نگہبان ہی ہمارے دشمن ہیں۔ ہمارے دل میں نجات پانے کی خوشی موجود ہے لیکن آپ لوگوں کی سی خوشی نہیں مل سکتی۔ ہم اسے نہیں پا سکتے۔

مسیحیت ہمارے لئے ایک بہت بڑی چیز ہے۔ جب آپ جیسے آزاد مسیحی لوگ کسی روح کو مسیح کے لئے مائل کرتے ہیں تو آپ کو پُرسکون کلیسیا کا ایک اور رکن مل جاتا ہے لیکن جب ہم کسی آدمی کو جیتتے ہیں تو ہمیں علم ہوتا ہے کہ وہ جیل میں ڈالا جا سکتا ہے اُس کے بچے یتیم ہو سکتے ہیں مسیح کے لئے کسی دل کو جیتنے کے بعد ایک بے چینی سی محسوس ہونے لگتی ہے کہ اس کی قیمت ادا کرنا پڑے گی۔

خفیہ کلیسیا کے مسیحی لوگوں سے ملنے کے بعد ہمیں یہ احساس ہُوا کہ یہ مسیحی لوگ آزاد ملکوں کے مسیحیوں سے مختلف ہیں۔ ہم نے کئی حیرت انگیز باتیں دیکھیں جس طرح کئی لوگ اپنے آپ کو مسیحی سمجھتے ہیں لیکن وہ درحقیقت مسیحی نہیں ہوتے اسی طرح ہم نے یہ دیکھا کہ روس میں کئی ایسے لوگ ہیں جو اپنے آپ کو دہریہ کہتے ہیں لیکن وہ دہریے نہیں ہیں۔

میں نے ایک روسی جوڑے سے ملاقات کی۔ دونوں سنگ تراش تھے جب میں نے اُن سے خدا کے بارے میں باتیں کیں تو اُنہوں نے جواب دیا کہ خدا کا وجود نہیں ہے۔ ہم بیزنہ لوغنکی بے خدا لوگ ہیں۔ لیکن ہم تمہیں ایک واقعہ سُناتے ہیں جو ہمارے ساتھ پیش آیا۔"

"ایک بار ہم سٹالن کا مجسمہ بنا رہے تھے کام کے دوران میری بیوی نے

پوچھا۔ اگر ہم انگوٹھا نہ بنائیں یا اگر ہاتھ کی انگلیاں پاؤں کی انگلیوں کی طرح ہوں تو ہم ہتھوڑی، کوئی اوزار، کتاب یا روٹی نہیں پکڑ سکتے اس لیئے یہ انگوٹھے کے بغیر انسانی زندگی بڑی مشکل ہو جائے۔ انگوٹھا کس نے بنایا؟ سکول میں ہم نے مارکسی تعلیم حاصل کی تھی اور یہ سیکھا کہ زمین اور آسمان خود بخود معرض وجود میں آئے ہیں۔ خدا نے انہیں نہیں بنایا۔ یہی میں نے سیکھا اور یہی میرا عقیدہ ہے ہم نے سوچا زمین اور آسمان تو بڑی چیزیں ہیں اگر خدا محض اس چھوٹے سے انگوٹھے کا ہی خالق ہے تو قابل ستائش ہے۔

ہم ایڈیسن، بیل اور سٹیفنسن وغیرہ کی تعریف کرتے ہیں کہ انہوں نے بجلی کا بلب ٹیلی فون اور ریل گاڑی وغیرہ ایجاد کی لیکن ہم اس کی تعریف کیوں نہیں کرتے جس نے انگوٹھا بنایا اگر ایڈیسن کے انگوٹھا نہ ہوتا تو وہ کچھ بھی ایجاد نہ کر سکتا تھا اس لیے صرف خدا ہی تعریف اور بندگی کے لائق ہے۔ جس نے انگوٹھا بنایا۔

اس پر شوہر بہت ناراض ہوا جیسا کہ اکثر شوہر اپنی بیویوں کی غیر دانشمندانہ باتیں سن کر ناراض ہو جاتے ہیں "یہ حماقت کی بات نہ کرو خدا نام کی کسی شے کا کوئی وجود نہیں ہے اور تمہیں اس وقت پتہ نہیں چل سکتا کہ ہمارے گھر میں خفیہ طور پر آواز سننے والا آلہ موجود ہے جب تک ہم کسی مصیبت میں گرفتار نہ ہو جائیں۔ اپنے ذہن میں یہ بات اچھی طرح بٹھا لو کہ خدا کا کوئی وجود نہیں ہے۔ اور آسمانوں پر بھی کوئی نہیں ہے۔"

بیوی نے جواب دیا یہ تو اس سے بھی زیادہ تعجب کی بات ہے کہ اگر آسمان

پر کوئی قادرِ مطلق خُدا نہیں جیسا کہ ہمارے بزرگوں نے بیوقوفی سے اس پر ایمان رکھا تو پھر انگوٹھا کہاں سے آگیا خُدائے مطلق سب کچھ کر سکتا ہے حتیٰ کہ وہ چھوٹا سا انگوٹھا بنا سکتا ہے اور اگر آسمان پر کوئی نہیں تو میں صدقِ دل سے "اس کوئی نہیں" کی عبادت کروں گا جس نے انگوٹھا بنایا۔

آخر کار وہ دونوں متفق ہو گئے اور اس "کوئی نہیں" کی عبادت کرنے لگے اور اس "کوئی نہیں" میں اِن کا اعتقاد اس قدر بڑھا کہ وہ اسے نہ صرف انگوٹھے بلکہ ستاروں، پھولوں بچوں اور حتیٰ کہ زندگی کی ہر دلکشی کا خالق سمجھنے لگے۔

یہ حادثہ ہمیں یونان کے اس ابتدائی دَور کی یاد دلاتا ہے جب سینٹ پال ایتھنز شہر میں "نامعلوم خُدا" کے ماننے والے لوگوں سے ملا تھا۔

یہ رُوسی جوڑا اس بات کو جان کر بہت خوش ہُوا کہ آسمانوں میں فی الحقیقت کوئی نہیں اور یہ کہ خُدا ایک رُوح ہے اور رُوح نے ہم سے ایسی محبت کی کہ اپنا اکلوتا بیٹا ہم پر قربان کر دیا۔ وہ خُدا کو نہیں جانتے تھے مگر پھر بھی اس پر عقیدہ رکھتے تھے۔ مجھے اِن کو نجات کے تجربہ کے بارے میں بتانے کا موقع ملا اور وہ خُدا پر اور مضبوطی سے یقین رکھنے لگے۔

ایک بار میں نے ایک رُوسی خاتون کو سڑک سے گزرتے ہوئے دیکھا میں اس کے پاس پہنچا اور معافی چاہتے ہوئے بولا۔ میں جانتا ہوں کہ کسی ناواقف خاتون کو راستے میں روک کر اس سے باتیں کرنا ٹھیک نہیں لیکن میں ایک مبلّغ ہوں اور میرے جذبات پاکیزہ ہیں۔ میں آپ سے مسیح کے بارے میں باتیں کرنا چاہتا ہوں۔

اس نے مجھ سے پوچھا "کیا آپ مسیح سے محبت کرتے ہیں؟" میں نے جواب دیا۔ میں مسیح سے سچے دل سے محبت کرتا ہوں۔" یہ سُن کر وہ خاتون مجھ سے لپٹ گئی اور بے اختیار مجھے چومنے لگی۔ ایک پادری کے لئے یہ صورت حال بڑی نازک تھی، پھر میں نے بھی اُسے چوما۔ یہ سوچ کر کہ لوگ سمجھیں گے ہم رشتہ دار ہیں۔ خاتون نے مجھے بتایا کہ وہ بھی یسوع مسیح سے محبت کرتی ہے۔ میں اسے اپنے گھر لے گیا اور مجھے یہ جان کر حیرت ہوئی کہ وہ مسیح کا نام جاننے کے علاوہ اور کوئی واقفیت نہیں رکھتی تھی۔ اس کے باوجود وہ مسیح سے محبت کرتی تھی۔ وہ نہ جانتی تھی کہ مسیح نجات دہندہ ہے اور نہ ہی وہ نجات کا مفہوم سمجھتی تھی۔ مسیح کی پیدائش اس کی تعلیم اور موت سے بے خبر تھی۔ یہ خاتون میرے لئے ایک تجسس کا باعث بن گئی آپ کسی ایسے شخص سے کیسے محبت کر سکتی ہیں جسکے نام کے سوا اس کے بارے میں آپ کو کچھ بھی معلوم نہیں؟

جب میں نے دریافت کیا تو اُس نے بتایا جب میں بچی تھی تب مجھے تصویروں کی مدد سے پڑھایا جاتا تھا۔ مثلاً الف سے انار، ب سے بلی اور ج سے جوتا وغیرہ جب میں ہائی سکول میں پہنچی تو مجھے سمجھایا کہ اپنے کمیونسٹ ملک کی حفاظت کرنا ہمارا مقدس فرض ہے مجھے اشتراکی اخلاق سکھایا گیا لیکن یہ بات میری سمجھ میں نہ آسکی کہ مقدس اور اخلاقی فرض میں کیا فرق کیا ہے۔ مجھے ان کے لئے تصویروں کی ضرورت تھی۔ میں جانتی تھی کہ میرے آباؤ اجداد ہر ایک اچھی خوبصورت اور قابلِ تعریف شے کی تصویر رکھا کرتے تھے۔ میری دادی ایک تصویر کے سامنے گھٹنے ٹیکا کرتی تھی۔ وہ تصویر مسیح نام کے کسی آدمی کی تھی مجھے اس

نام سے ہی محبت ہو گئی یہ نام میرے لیے ایک سچائی بن گیا۔ اس نام سے مجھے بڑی خوشی ملتی تھی۔

اس خاتون کی بات سُننے کے بعد مجھے فلپیوں کے خط کی آیتوں کا خیال آیا کہ سب مسیح کے نام پر گھٹنے ٹیکیں گے۔ بہت مُمکن ہے کہ بے دین لوگ دُنیا سے خُدا کا نام مٹانے میں کامیاب ہو جائیں لیکن مسیح کے سادہ نام میں وہ طاقت ہے جو ہمارے دل و دماغ کو روشن کر دے گی۔ اس خاتون نے مسیح کو میرے گھر میں پایا جس کے نام سے وہ محبت کرتی تھی اب وہ اسکے دل میں رہتا ہے۔

روسیوں کے ساتھ میرا سارا وقت بڑے ہی جذباتی ڈھنگ سے گزرا ہے ایک بہن نے جو ریلوے سٹیشن پر مسیحی لٹریچر بانٹا کرتی تھی ایک روسی افسر کو میرا پتہ دیا۔

ایک شام دراز قامت کے ایک روسی لیفٹیننٹ نے میرے دروازے پر دستک دی۔ میں نے اس سے پوچھا "میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں" اُس نے جواب دیا "میں روشنی کے لئے آیا ہوں"

میں نے اسے انجیل پڑھ کر سنائی۔ اس نے مجھے روک کر پوچھا۔ میں اِن لوگوں میں سے ہوں جنہیں اندھیرے میں رکھا گیا ہے۔ مجھے دھوکہ نہ دینا اور سچ سچ بتانا کہ واقعی یہ خُدا کا کلام ہے۔ جب میں نے اس یقین دلایا تو وہ گھنٹوں بیٹھا سنتا رہا اور مسیح پر ایمان لے آیا۔

مذہبی باتوں میں روسی کبھی اتھلے نہیں ہوتے مگر وہ مذہب کو مانتے ہیں تو

سچے دِل سے اور اگر وہ اس کا انکار کرتے ہیں تو جوش و خروش سے یہی وجہ ہے کہ روس میں ہر ایک مسیحی انسانی رُوحوں کو حقیقت کی جستجو میں رہتا ہے۔ اِن کے لیے دُنیا میں روس جیسا کوئی ملک نہیں جو تبلیغ کے لئے بڑا زرخیز ہے روسی لوگ فطرتاً مذہبی لوگ ہیں اگر ہم پورے زور شور سے روس میں تبلیغ شروع کردیں تو دُنیا کا نقشہ ہی بدل جائے۔]

کتنا بڑا المیہ ہے کہ روس کی سرزمین اور اس کے لوگ خُدا کے کلام کے اتنے پیاسے ہیں لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم نے اُنہیں نظر انداز کر دیا ہے اور وہ اپنی پیاس نہیں بجھا سکتے۔

ایک بار ریل کے سفر کے دوران ایک روسی افسر سے ملاقات ہوئی جو میرے سامنے والی نشست پر بیٹھا تھا۔ میں اس کے ساتھ مسیح کے بارے میں بہت مختصر طور پر ہی بول پایا تھا کہ وہ پرزور طریقے سے دہریت کی وکالت کرنے لگا۔ انجیل کے خلاف بڑی برق رفتاری سے وہ مارکس، اسٹالن والٹیر، ڈارون اور دوسرے مفکروں کے بیانات کا حوالہ دیتا رہا اور مجھے بولنے کا موقع ہی نہ دیا۔ تقریباً ایک گھنٹے تک وہ ثابت کرنے کی کوشش کرتا رہا کہ خُدا کا کوئی وجود نہیں ہے۔ جب وہ خاموش ہُوا تو میں نے اس سے کہا "اگر خُدا کا وجود کوئی نہیں تو مصیبت کے وقت تُم دُعا کیوں مانگتے ہو؟" اس بات پر روُسی افسر گھبرا گیا وہ حقیقت نہ چھپا سکا۔ اس نے پوچھا "آپکو کیسے معلوم کہ میں دُعا کرتا ہوں"۔ میں نے یہ بات یہیں ختم نہ ہونے دی یعنی پھر سوال کیا "آپ دُعا کیوں مانگتے ہیں؟ جواب دیجئے۔ اُس نے اپنا سر

جھکا کر میری بات کو تسلیم کیا اور بولا "سرحد پر جرمن فوجیوں کے گھیرے میں آجانے کے بعد ہم سب نے دُعا کی تھی۔ ہمیں دُعا کرنا نہیں آتا تھا۔ پھر بھی ہم نے اس طرح کہا " اے خدا اور مہتا رُوح، خدا دِلوں کو جانتا ہے لفظوں کو نہیں۔ جو دُعا دل سے نکلے وہ خدا کے حضور بہت جلد قبول ہوتی ہے۔

روس میں تبلیغ کے نتائج بہت اچھے برآمد ہوئے ہیں۔ مجھے آئیلپاس یاد آتا ہے کوئی نہیں جانتا کہ وہ کون سی روسی جیل میں مرگیا۔ وہ بالکل نوعمر تھا کوئی بیس سال کا ہوگا۔ جب وہ روسی فوج کے ساتھ رومانیہ آیا۔ ایک خُفیہ جلسہ میں وہ مسیح پہ ایمان لایا اور پھر مجھ سے بپتسمہ دینے کو کہا تھا میں نے بعد ازاں اس سے پوچھا کہ انجیل کی کون سی آیتوں نے اسے بہت زیادہ متاثر کیا اور وہ مسیح پر ایمان لے آیا۔

اس نے بتایا کہ اُس نے بڑی توجہ کے ساتھ خفیہ جلسہ کے اس پیغام کو سُنا میں نے ایسے لوقا ۲۴ پڑھا تھا اس باب میں ہم پڑھتے ہیں کہ دو عقیدت مند اماؤس نامی گاؤں کو جا رہے تھے اور راستہ میں اُنہیں مسیح ملا جب وہ گاؤں کے پاس پہنچے تو مسیح کہیں اور جاتا چاہا۔ اس نوجوان نے کہا میں نہیں جانتا کہ مسیح نے ایسا کیوں کہا؟ وہ ضرور اِن دونوں کے ساتھ ٹھہرنا چاہتا ہے۔ لیکن اُس نے یہ کیوں کہا کہ وہ آگے جانا چاہتا ہے؟" میرا خیال یہ ہے کہ مسیح بہت نرم دل تھا پہلے اُس نے یہ معلوم کر لیا کہ اس کا دِل سے خیر مقدم کیا جائے گا۔ پھر وہ خوشی سے اُنکے

گھر میں گیا۔ کمیونسٹ نرم دل نہیں ہوتے وہ زبردستی ہمارے دلوں و دماغ میں گھس آنا چاہتے ہیں صبح شام اور رات غرضیکہ ہر وقت وہ اپنی ہی بات سنانا چاہتے ہیں۔ سکولوں، ریڈیو سٹیشنوں، اخبارات پوسٹروں اور جلسوں کے ذریعے ہر جگہ کمیونسٹ پرچار ملے گا۔ چاہے آپ کو پسند آئے یا نہ ہر طرف، ہر وقت آپ کو دہریت کا پرچار ہوتا نظر آئے گا۔ مسیح آہستہ سے ہمارا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے۔ اُس نے اپنی نرمی سے میرا دل جیت لیا ہے مسیحیت اور اشتراکیت کے اس واضح فرق نے مجھے مسیح پر ایمان لانے کے لئے مجبور کر دیا تھا۔

صرف پطرس ہی ایسا رُوسی نہیں تھا جو مسیح کے کردار کی نرمی سے اس پر ایمان لے آیا تھا۔ میں ایک پادری ہوتے ہوئے بھی مسیح کے کردار کے اس پہلو کو دیکھ نہیں سکا تھا۔

مسیحیت قبول کرنے کے بعد پطرس نے کئی بار اپنی آزادی اور زندگی کو خطرے میں ڈال کر مسیحی لٹریچر خفیہ طور پر رومانیہ اور روس کی خفیہ کلیسیاؤں میں پہنچایا آخرکار اسے گرفتار کر لیا گیا۔ مجھے معلوم ہے کہ ۱۹۵۹ء تک وہ جیل میں تھا۔ کیا وہ مر گیا ہے۔ کیا وہ آسمانوں میں ہے یا ابھی تک زمین پر خُدا کا پیغام پہنچا رہا ہے؟ اس کے بارے میں مجھے کچھ علم نہیں خُدا ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ کہاں ہے؟ پطرس کی طرح کئی اور لوگ بھی مسیح پر ایمان لائے۔ کسی ایک رُوح کو جیت لینے کے بعد ہمارا کام ختم نہیں ہو جاتا بلکہ شروع ہوتا ہے۔ ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئیے کہ مسیح پر

ایمان لانے والا ہر شخص دوسری رُوحوں کو جیتنے کی کوشش کرے روسیوں نے صرف مسیحیت کو قبول ہی نہیں کیا بلکہ وہ خفیہ کلیسیا کے اہم رُکن بن گئے وہ اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر مسیح کے لے کام کرنے لگے وہ ہمیشہ یہ کہتے تھے کہ مسیح نے ہمارے لئے اپنی زندگی قربان کر دی - ہم اس کے لے جو بھی کریں کم ہے۔

ایک محکوم ملک میں خفیہ کام :-

ہمارے مشن کا دوسرا حصہ خود رومانیہ کے لوگوں میں خفیہ طور پر مسیحیت کو پھیلانا تھا بہت جلد کمیونسٹوں کے چہرے بے نقاب ہو گئے اقتدار میں تو اُنہوں نے کلیسیا کے لیڈروں کو اپنا ہمنوا بنانے کیلئے چاپلوسی سے کام لیا لیکن پھر تشدد کا آغاز ہو گیا۔ ہزاروں مسیحیوں کو گرفتار کر کے جیلوں میں ڈال دیا گیا۔ کسی ایک رُوح کو مسیح کے لئے جیتنا مشکل کام بن گیا جتنا کبھی روس میں ہوتا تھا۔

جن لوگوں کو میں نے مسیحی بنایا تھا میں بھی ان کے ساتھ قید میں ڈال دیا گیا ایک شخص جو مسیحی ہونے کے جرم میں جیل کاٹ رہا تھا میری ہی کوٹھڑی میں تھا اس کے چھ بچے تھے جو اس کی خوبصورت اور معصوم بیوی کے ساتھ بھوکے مر رہے تھے شاید وہ انہیں کبھی نہ دیکھ سکے میں نے اس سے پوچھا "کیا تمہیں مجھ سے نفرت ہے کیونکہ میں نے ہی تمہیں مسیحی بنا کر مصیبت میں ڈال دیا ہے اور تمہارا خاندان مشکلات میں گھر گیا ہے اُس نے جواب دیا " آپ نے مجھے مسیح سے روشناس کرا کر مجھ پر

بہت بڑا احسان کیا ہے۔ آپ کا شکریہ ادا کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں کیونکہ آپ نے مجھے نجات کا راستہ دکھایا ہے ورنہ میں بھٹکتا ہی رہتا۔"

نئے حالات میں مسیحیت کی تبلیغ آسان کام نہ تھا۔ ہم کئی مسیحی پمفلٹ شائع کرنے میں کامیاب ہو گئے اور کمیونسٹوں کے سخت سنسرشپ سے بچ کر انہیں تقسیم کرتے رہے ہم نے سنسر کرنے والے کمیونسٹ حکام کو ایک کتابچہ پیش کیا جس کے سرورق پر کمیونزم کے بانی کارل مارکس کی تصویر شائع کی گئی تھی اس کا نام تھا۔" مذہب انسان کے لیے افیون ہے۔" سنسر حکام نے اسے کمیونسٹ کتاب خیال کرتے ہوئے اپنی مہر ثبت کر دی۔ اس قسم کے پمفلٹوں کے شروع صفحات میں مارکس، لینن اور اسٹالن کے اقتباسات ہوتے تھے۔ جنہیں دیکھ کر سنسر حکام بہت خوش ہوتے تھے مگر باقی صفحات پر مسیح کا پیغام ہوتا تھا۔

خفیہ کلیسیا درحقیقت جزدی طور پر خفیہ تھی۔ بالکل ایک سمندری چٹان کی طرح جس کا کچھ حصہ تو نظر آتا ہے۔ لیکن باقی حصہ پانی میں چھپا رہتا ہے ہم کمیونسٹ نمائش گاہوں میں جا کر مارکس کی تصویر والی کتابیں بانٹتے تھے کمیونسٹ ہماری کتابوں کو کمیونسٹ لٹریچر سمجھ کر اسے خریدنے کے لئے بے چین ہو جاتے تھے۔ جب تک وہ دسویں صفحے پر پہنچتے اور خدا یا مسیح کے پیغام کے بارے میں پڑھتے تو ہم اِن سے بہت دُور جا چکے ہوتے۔

ان نئے حالات میں تبلیغ کا کام بہت مشکل ہو گیا تھا ہمارے لوگوں کو دبایا جا رہا تھا۔ کیمونسٹ لوگوں سے سب کچھ چھین کر لے جاتے تھے۔ سرمایہ داروں سے سرمایہ۔ کسانوں سے زمین اور مویشی چھین لئے جاتے تھے۔ دوکانداروں کو دوکانوں سے محروم کر دیا جاتا صرف مالدار ہی نہیں بلکہ غریب بھی ان کی دست برد سے محفوظ نہ تھے ہر گھر کا کوئی نہ کوئی فرد جیل میں تھا غربت انتہا کو پہنچ گئی۔ لوگ استفسار کرتے "محبت کا خدا، برائی کو فتح کیوں ہونے دیتا ہے"؟

ابتدائی عقیدت مندوں کے لئے "گڈ فرائیڈے" کے موقع پر تبلیغ کرنا آسان نہ تھا جبکہ مسیح نے صلیب پر یہ کہتے ہوئے اپنی جان دے دی تھی۔ "میرے خدا! میرے خدا تُو نے مجھے واپس کیوں بلا لیا ہے"؟

مسیح نے ہمیں غریب لعزر کے بارے میں بتایا ہے جس پر اسی طرح تشدد کیا گیا تھا جیسا ہم پر کیا جاتا ہے۔ وہ زخمی تھا۔ بھوک سے ہلکان ہو رہا تھا۔ مگر کتے اس کے زخموں کو چاٹ رہے تھے لیکن آخر خدا کے فرشتے اسے آسمانوں میں لے گئے۔

خفیہ کلیسیا کا کام

خفیہ کلیسیا کے جلسے گھروں کے اندر جنگلوں میں تہہ خانوں میں، سڑکوں پر یا جہاں کہیں بھی موقع ملے کئے جاتے تھے اگرچہ یہ جلسے خفیہ ہوتے تھے لیکن ان میں یہ پروگرام بنایا جاتا کہ باہر نکل کر کام کیا جائے سڑکوں پر تبلیغ کی جائے یہ کام خوف و خطرے خالی نہ تھا۔ لیکن سڑکوں پر تبلیغ

کرئے بغیر ہم بہت سے لوگوں تک نہیں پہنچ سکتے تھے۔ میری بیوی اس کام میں بڑی ماہر تھی کچھ مسیحی سڑک کے کنارے کھڑے ہو کر گیت گانے لگتے تھے۔ گیت سُن کر بہت سے لوگ اکٹھے ہو جاتے اور پھر میری بیوی مسیحی پیغام دیتی۔ اس سے پیشتر کہ پولیس وہاں پہنچے یہ لوگ جا چکے ہوتے

ایک روز جب کہ میں کسی دوسری جگہ مصروف تھا۔ میری بیوی نے بخارسٹ کی ملگسا فیکٹری کے گیٹ پر ہزاروں مزدوروں کو انجیل پڑھ کر سنائی وہ خدا اور نجات کے موضوع پر بولی دوسرے ہی روز کمیونسٹ مزدوروں نے نا انصافی کے خلاف مظاہرہ کیا۔ گولی چلی اور بہت سے مزدور مارے گئے۔ ان لوگوں نے بروقت انجیل کا پیغام حاصل کر لیا۔ اگرچہ ہماری کلیسیا خفیہ تھی۔ لیکن پھر بھی ہم نے یوحنا کی طرح کھُل کر حکمران طبقہ تک مسیح کا پیغام پہنچایا۔

ایک بار ایک سرکاری عمارت کی سیڑھیوں پر ہمارے دو مسیحی بھائیوں نے اپنے ملک کے وزیرِ اعظم جارجیو دیج کو مسیحی پیغام پہنچانے کا موقع تلاش کر لیا۔ اُنہوں نے چند لمحوں کے اندر وزیرِ اعظم کو توبہ کی ضرورت کیطرف توجہ دلائی اور ظلم و ستم بند کرنے کیلئے کہا۔ اس دلیرانہ کوشش پر دونوں کو جیل کی ہَوا کھانا پڑی۔ کچھ دنوں کے بعد وزیر اعظم شدید بیمار ہو گیا مسیحیت کا جو پیغام اس کے دل میں بویا گیا تھا اَب رنگ لایا۔ اس ضرورت کے وقت اس کے ذہن میں اِن دو مسیحیوں کا پیغام اُبھرا۔ خدا کے کلام کے ذریعے وزیرِ اعظم کا دِل پسیج گیا اور اس نے خود کو مسیح کے

حوالے کر دیا۔ اپنے گناہوں کا اعتراف کیا اور خُدا کو نجات دہندہ تسلیم کر لیا۔ انجیل کے الفاظ دو دھاری تلوار سے بھی زیادہ تیز ثابت ہوئے اور اس نے بیماری ہی میں خُدا کی خدمت شروع کر دی۔ جلد ہی وزیراعظم کا انتقال ہو گیا۔ لیکن وہ ضائع ہونے سے بچ گیا کیونکہ دو مسیحی بھائیوں نے اپنی دلیری سے اسے نجات کا راستہ دکھایا تھا۔ کیمونسٹ ملکوں میں آج بھی ایسے مسیحی موجود ہیں۔

خفیہ کلیسیا کے کارکن صرف پوشیدہ طور پر ہی اپنے جلسے نہیں کرتے بلکہ کھلی جگہوں پر بھی انتہائی دلیری سے کیمونسٹ لیڈروں کے سامنے تبلیغ کرتے تھے۔ یہ دلیرانہ کام قربانی مانگتا ہے اور ہم یہ قربانی دینے کے لیے تیار ہیں اور خفیہ کلیسیا کے کارکن مسلسل یہ قربانی دے رہے ہیں۔

خفیہ پولیس نے خفیہ کلیسیا کے خلاف بے پناہ ظلم و تشدد کیا ہے کیونکہ انہیں علم ہے کہ صرف خفیہ کلیسیا کیمونزم کی مؤثر مزاحمت کر سکتی ہے۔ یہ مزاحمت رُوحانی ہے اگر بلا روک ٹوک چھوڑ دیا جائے تو وہ الحاد کی تمام قوت کو فنا کر سکتی ہے کیمونسٹ اچھی طرح جانتے ہیں کہ مسیحیت، دہریت کے پھلنے پھولنے میں ایک بہت بڑی رکاوٹ ہے کیمونسٹوں کو معلوم ہو گیا ہے جیسا کہ ہر شیطانی طاقت کو معلوم ہو جاتا ہے کہ خفیہ کلیسیا اشتراکیت کے لئے بہت بڑا خطرہ ہے وہ جانتے ہیں کہ مسیحیت پر ایمان لانے والے بے وقوف نہیں ہیں۔ وہ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ انسانوں کو قید تو کیا جا سکتا ہے لیکن ایمان کی رُوح کو مقید نہیں

جا سکتا یہی وجہ ہے کہ وہ خفیہ کلیسا کے ساتھ بڑی قوت سے لڑ رہے ہیں۔
ہم نے کئی مسیحی بھائیوں کو خفیہ پولیس میں شامل ہونے کی ہدایت کی اور
انہیں وردی پہننے پر مجبور کیا جس سے پورے ملک میں نفرت کی جاتی
تھی تاکہ وہ خفیہ پولیس کی سرگرمیوں سے خفیہ کلیسا کو باخبر رکھ سکیں خفیہ
کلیسا کے بہت سے کارکنوں سے اپنا عقیدہ چھپا کر ایسا کیا خفیہ پولیس
کی وردی پہننے پر ان کے عزیز اور رشتہ دار انہیں برا بھلا کہتے تھے۔
لیکن وہ اپنے راز کو چھپائے ہوئے ہر ذلت کو سہہ لیتے تھے یہ سب
کچھ مسیحیت سے اِن کی محبت کی وجہ سے تھا۔

جب مجھے اغوا کر کے کئی سال تک انتہائی خفیہ مقام پر رکھا گیا تو
میرا پتہ لگانے کے لئے ایک مسیحی ڈاکٹر خفیہ پولیس میں بھرتی ہو گیا۔ ڈاکٹر
ہونے کی وجہ سے اسے قیدیوں کی کوٹھڑیوں تک رسائی حاصل تھی اور
اس طرح اسے امید تھی کہ مجھے تلاش کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔ اِسکے
مسیحی دوستوں نے اسے کمیونسٹ سمجھ کر ذلیل و خوار کرنا شروع کر دیا
کیونکہ اِن کے نزدیک مسیحی کے لئے ظالموں کی وردی پہن کر گھومنے پھرنے
میں مسیحیت کی خاطر قیدیوں کے کپڑے پہننے میں بہت زیادہ عظمت تھی۔
اس ڈاکٹر نے آخر کار ایک کال کوٹھڑی میں مجھے ڈھونڈ نکالا اور
مسیحی بھائیوں تک یہ خوشخبری پہنچا دی کہ میں زندہ ہوں۔ جیل کے ساڑھے
آٹھ سال کے عرصہ میں یہ میرا پہلا دوست تھا جو مجھے ملا تھا اس کی وجہ
سے مسیحیوں کو پتہ چل گیا کہ میں زندہ ہوں۔ سنہ ۱۹۵۶ء میں امریکی صدر آئزن ہاور

اور رُوسی وزیرِ اعظم مزو شییف کے درمیان سمجھوتے کی رو سے جب دوسرے قیدیوں کو رہا کیا گیا تو مسیحیوں نے زور لگا کر مجھے بھی رہا کرا لیا اگرچہ میری یہ آزادی بڑی مختصر تھی۔ اگر مجھے ڈھونڈنے کے لئے مسیحی ڈاکٹر خفیہ پولیس میں بھرتی نہ ہوتا تو مجھے کبھی رہا نہ کیا جاتا میں اس وقت جیل میں ہوتا یا قبر میں۔

خفیہ پولیس میں شامل ہونے والے خفیہ کلیسیا کے اِن ممبروں نے ہماری بہت امداد کی اور کئی بار ہمیں خطرے سے ہوشیار کیا آج بھی خفیہ کلیسیا کے کئی رُکن خفیہ پولیس میں موجود ہیں جو مسیحیوں کو آنے والے خطرات سے بچاتے ہیں اور اُنہیں ہوشیار رکھتے ہیں۔ کچھ لوگ کمیونسٹ پارٹی میں اعلیٰ افسر ہیں۔ لیکن مسیح پر اعتقاد رکھتے ہیں اور ہماری بہت مدد کرتے ہیں آج اُنہیں اپنا اعتقاد پوشیدہ رکھنا پڑتا ہے لیکن ایک روز اس آسمان کے نیچے یہ سب لوگ اپنے اعتقاد کا اعلان کریں گے۔

خفیہ کلیسیا کے بہت سے ارکان کا پتہ چلنے پر اُنہیں گرفتار کر کے جیلوں میں ڈال دیا گیا کیونکہ ہمارے اپنے خفیہ کلیسیا میں بھی یہوداہ اسکریوتی موجود تھے جو ہمارے منصوبوں کا راز فاش کرتے رہتے تھے۔ کمیونسٹ مسیحیوں کو گرفتار کر کے پیٹتے۔ خطرناک دوائیں پلاتے اور طرح طرح کی دھمکیاں دے کر ہماری خفیہ تنظیم کے بارے میں معلومات فراہم کرنے کیلئے کہتے لیکن اس کے باوجود مسیح پر جان نچھاور کرنیوالے ہر ظلم کو برداشت کر کے اپنی تنظیم کو بچاتے تھے۔

دوسرا باب

مصائب کا آغاز

۲۹-فروری ۱۹۴۸ء تک میں اپنی سرکاری حیثیت سے کھلے عام اور پوشیدہ طور پر کام کرتا رہا یہ اتوار کا دن تھا دھوپ چمک رہی تھی - میں چرچ کیطرف جا رہا تھا کہ خفیہ پولیس کے آدمیوں نے مجھے سڑک سے اغوا کر لیا۔

انجیل میں جب میں نے آدمی کو چرانے کے متعلق پڑھا تھا تو مجھے بہت تعجب ہُوا تھا - لیکن کمیونسٹوں نے مجھے چُرا کر اس کا مطلب سمجھا دیا تھا - میری طرح بہت سے دوسرے مسیحیوں کو بھی اغوا کیا گیا - خفیہ پولیس کی گاڑی میرے سامنے آ کر رُکی - اس میں سے چار آدمی نکلے اور مجھے اُٹھا کر گاڑی میں ڈال دیا اس کے بعد مجھے جیل میں ڈال دیا گیا جہاں مجھے کئی سال تک رکھا گیا - آٹھ سال تک کسی کو یہ علم نہ ہو سکا کہ میں کہاں ہوں زندہ ہوں یا مر گیا ہوں - خفیہ پولیس کے آدمی میری بیوی کے پاس گئے اور خود کو رہا ہونے والے رُوسی قیدی ظاہر کر کے بتایا کہ میں مر چکا ہوں اور وہ خود میری آخری رسوم میں شریک ہوئے تھے اس صدمہ سے میری بیوی کا بُرا حال ہو گیا۔

اس وقت مختلف کلیسیاؤں سے تعلق رکھنے والے ہزاروں لوگوں کو جیلوں میں ڈال دیا گیا تھا نہ صرف پادری بلکہ عام لوگ جن میں کسان، لڑکے اور لڑکیاں شامل تھیں اور جو مسیح پر ایمان رکھتے تھے جیل میں ڈال دیئے گئے رومانیہ کی

جیلیں قیدیوں سے بھر گئیں اور تمام کمیونسٹ ملکوں کی طرح یہاں کے جیل خانے تشدد کا مرکز بن گئے اور مسیحیوں کے لئے مصیبتوں کا دور شروع ہو گیا۔ یہ تشدد بہت ہولناک تھا میں اس مرحلے سے گزر چکا ہوں۔ میں اس کی تفصیلات میں نہیں جانا چاہتا۔ کیونکہ جب بھی میں یہ مصائب بیان کرتا ہوں تو میری راتوں کی نیند اُڑ جاتی ہے۔ یہ بڑی غمناک باتیں ہیں۔ جن کا ذکر میں نے اپنی ایک اور کتاب "خدا کی خدمت کا خفیہ کام" میں کیا ہے اس میں ان تکالیف اور تجربات کا ذکر کیا گیا ہے۔ جو مجھے جیل میں پیش آئے۔

فلورسکو نامی ایک مسیحی خدمت گار کو جیل میں لوہے کی گرم سلاخوں سے داغا گیا اور چھریوں سے زخم لگائے گئے اسے بُری طرح پیٹا گیا پھر ایک نالی کے ذریعے بھوکے چوہوں کو اس کی کوٹھڑی میں چھوڑ دیا گیا وہ رات کو نہ سو سکا اور چوہوں کے حملوں سے خود کو بچاتا رہا۔ اگر وہ لمحہ بھر کے لئے آرام کرتا تو چوہے اس پر حملہ کر دیتے تھے۔ دو ہفتے تک اسے مسلسل دن رات کھڑا رکھا گیا۔ فلورسکو کے ساتھ تشدد روا رکھنے سے کمیونسٹوں کا مقصد یہ تھا کہ وہ اپنے مسیحی بھائیوں کے ساتھ غداری کرتے ہوئے انہیں وہ سب کچھ بتا دے جو وہ پوچھنا چاہتے تھے مگر جب وہ ظلم و تشدد سہہ کر بھی اس کے لئے آمادہ نہ ہوا تو کمیونسٹ اس کے چودہ سالہ بیٹے کو اٹھا لائے اور اس کے سامنے بیٹے کی پٹائی کی گئی۔ غم سے وہ نیم پاگل ہو گیا اور اس نے کہا بیٹا اب مجھ سے تمہارا پٹنا نہیں دیکھا جاتا۔ اور میں سب کچھ بتا دینا چاہتا ہوں جو یہ لوگ مجھ سے پوچھنا چاہتے ہیں۔

مگر بیٹے نے کہا "مجھے غدار کا بیٹا بنا کر میرے ساتھ ناانصافی نہ کیجئے۔ پرواہ نہیں اگر یہ لوگ مجھے جان سے بھی مار دیں۔ صبر کیجئے میں مسیح اور اپنے وطن کے لئے جان قربان کر دوں گا" یہ سُن کر کمیونسٹ آگ بگولہ ہو گئے۔ وہ بھوکے بھیڑیوں کی طرح اس معصوم بچّے پر پل پڑے اور اسے مار مار کر ہلاک کر دیا۔ ساری کوٹھڑی میں خُون ہی خون پھیل گیا اور خُدا کی تعریف کرتا ہُوا مرگیا یہ دردناک منظر دیکھنے کے بعد فلورسکو پہلے جیسا نہ رہ سکا۔

ہمیں اس طرح کی ہتھکڑیاں پہنائی جاتیں جن کے اندر کی طرف نوکدار کیل ہوتے تھے اگر ہم بالکل جامد اور ساکت بیٹھے رہتے تو کیلوں سے محفوظ رہتے۔ لیکن اگر سردی کی وجہ سے ہاتھ ذرا سا بھی کانپتے تو کیلیں چُبھ جاتیں۔ قیدیوں کو رسوں سے باندھ کر اُلٹا لٹکا دیا جاتا اور ان پر کوڑے برسائے جاتے قیدیوں کے جسم کوڑوں کی زور دار ضربوں سے جھولنے لگتے انہیں ریفریجریٹر میں بند کر دیا جاتا اور الماری کے اندر برف کی سلوں کے بیچ ننگا کر کے ڈال دیا جاتا مجھے بھی اس قسم کی ایک الماری میں ڈالا گیا۔ جیل کے ڈاکٹر ایک سوراخ سے ہمیں دیکھتے رہتے تھے اور جب اُنہیں یقین ہو جاتا کہ اب قیدیوں کا خُون منجمد ہونے والا ہے تو وہ محافظوں کو اشارہ کرتے اور ہمیں باہر نکال لیا جاتا ہمارے جسموں کو گرمایا جاتا اور پھر برف خانوں میں ڈال دیا جاتا اور یہ سلسلہ چلتا رہتا جب ہم مرنے کے قریب ہوتے تو نکال لیا جاتا اور جسموں کو گرمانے کے بعد پھر وہیں ڈال دیا جاتا۔ آج بھی جب کبھی میں ریفریجریٹر کھولتا ہوں تو میرا دل سے خوف سے کانپ اُٹھتا ہے۔

ہمیں لکڑی کے ایسے بکسوں میں ڈال کر بند کر دیا جاتا جو ہمارے جسم سے معمولی بڑے ہوتے تھے۔ان کے اندر چاروں طرف نوکیلے کیل گاڑ دیئے جاتے تاکہ ہم ہل جل نہ سکیں گھنٹوں ان بکسوں کے اندر کھڑے رکھا جاتا تھکنے پر یا نیند آنے پر اگر ہم ہلتے تو نوکدار کیلیں ہمارے جسموں میں گھس جاتیں۔ یہ کیل اتنے تیز ہوتے تھے کہ ہم خوف کے مارے اپنے پٹھے بھی نہ پھیلا سکتے تھے۔

کیمونسٹ جیلوں میں مسیحیوں پر جو ظلم و تشدد کیا گیا وہ انسانی تصور سے بھی باہر ہے لیکن میں نے یہ دیکھا ہے کہ ناقابلِ بیان ظلم و ستم سہتے ہوئے بھی مسیحیوں کے چہرے فتح کے نور سے چمکتے رہتے تھے کیمونسٹ ہم پر تشدد کرتے ہوئے کہتے تھے "ہم شیطان ہیں"۔

ہم گوشت اور پوست کے خلاف جدوجہد نہیں کرتے بلکہ ہماری لڑائی بدی کی قوتوں کے خلاف اصولوں کی جدوجہد ہے۔ہم نے دیکھ لیا ہے کہ کیمونزم انسانوں کی نہیں بلکہ شیطانوں کی قوت ہے۔یہ وہ شیطانی قوت ہے جس کا مقابلہ صرف طاقتور روح اور خدا کی روحانی قوت سے ہی کیا جاسکتا ہے۔

میں اکثر ظالموں سے سوال کرتا تھا "کیا آپ لوگوں کے دِل میں رحم نہیں ہے"؟ وہ عام طور پر اس سوال کا جواب لینن کے الفاظ میں دیتے۔ "انڈے کے خول کو توڑے بغیر آپ آملیٹ تیار نہیں کر سکتے یا لکڑی کو کاٹنے پر اس کی چھلن کو اڑنے سے نہیں روک سکتے۔

میں نے کہا کہ میں لینن کے اِن الفاظ سے واقف ہوں۔ لیکن اس میں فرق ہے۔ جب آپ لکڑی کا ٹکڑا کاٹتے ہیں تو اسے کوئی احساس نہیں ہوتا۔ یہاں آپ کا واسطہ لکڑی سے نہیں جیتے جاگتے انسانوں سے ہے جب انسانی جسم کو تکلیف دی جاتی ہے تو درد محسوس ہوتا ہے اور ہمارے درد پر مائیں آنسو بہاتی ہیں۔ مگر اِن کے لئے یہ سب باتیں بے کار اور بے اثر تھیں وہ مادہ پرست ہیں اِن کے لئے سب کچھ مادہ ہی مادہ ہے اِن کی نظر میں انسانوں کی حیثیت لکڑی یا انڈے کے خول سے زیادہ نہیں شاید اسی فلسفہ کی وجہ سے وہ ظلم کی گہرائیوں میں ڈوبے ہوئے ہیں۔

دہریّت کے مظالم ناقابلِ یقین ہیں۔ جب کوئی انسان یہ سوچنے لگے کہ نیکی اور بدی کا کوئی پھل نہیں ملے گا تو اس کی زندگی سے انسانیت کا جوہر خارج ہو جاتا ہے اور انسان میں جو برائیاں موجود ہیں۔ انکو دُور کرنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ کیمونسٹ جلاد اکثر کہا کرتے ”خدا کا کوئی وجود نہیں ہے اور نہ ہی آئندہ ہوگا۔ کیسی سزا اور جزا؟ ہم جو چاہیں کر سکتے ہیں“۔ میں نے ایک جلاد کو یہ کہتے ہوئے بھی سُنا ہے ”خدا کا شکر ہے کہ میں اس پر اعتقاد نہیں رکھتا اور اپنے دل کی بھڑاس تُم لوگوں پر نکالنے کے لئے اب تک زندہ ہوں“۔ اس نے قیدیوں پر جو ظلم ڈھائے اِن سے رُوح کانپ اُٹھتی ہے۔ اسکی جلادی خصلت پر یقین نہیں آتا۔

اگر کو مگرمچھ کسی انسان کو کھا جائے تو اس پر افسوس تو ضرور ہو گا لیکن ہم اس کے لئے مگرمچھ کی مذمت نہیں کر سکتے۔ کیونکہ مگرمچھ کوئی ایسا جاندار نہیں جس میں اخلاقی حس ہو۔ یہی حال کمیونسٹوں کا بھی ہے ان سے اخلاقی تقاضوں کی اُمید رکھنا بے کار ہے۔ کمیونزم نے انکے اندر اخلاقی حس کو ختم کر دیا ہے وہ بڑے فخر سے کہتے ہیں ان کے دلوں میں رحم نہیں ہے۔

میں نے ان سے ایک سبق سیکھا ہے جس طرح مسیح کے لئے انکے دِل میں تِل بھر جگہ نہیں اسی طرح میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اپنے دِل میں شیطان کے لئے ذرہ برابر جگہ نہیں چھوڑوں گا۔"

میں نے داخلی سلامتی کے متعلق امریکی سینٹ کی سب کمیٹی کے سامنے اپنے بیان میں کچھ مصائب کا ذکر کیا ہے۔ مثلاً کمیونسٹ مسیحیوں کو صلیب کے ساتھ چار چار دِن تک باندھے رکھتے اور صلیب زمین پر بچھا دی جاتی دُوسرے مسیحی قیدیوں سے صلیب کے ساتھ بندھے ہوئے مسیحیوں پر پیشاب اور پاخانہ کرایا جاتا اور اس کے بعد صلیب کھڑی کر دی جاتی اور کمیونسٹ دِل کھول کر ٹھٹھا کرتے اور کہتے دیکھو اپنے مسیح کو کتنا خوبصورت ہے آسمان سے تم پر کیسی خوشبو برسا رہا ہے"۔ میں نے ایک اور واقعہ بتایا پٹسٹی کے قید خانہ میں ایک پادری پر اس قدر تشدد کیا گیا کہ وہ تقریباً پاگل ہو گیا پھر اسے مجبور کیا گیا کہ وہ پیشاب اور پاخانہ عشائے ربانی کی حیثیت سے مسیحیوں کو

ہے۔ میں نے پادری صاحب سے پوچھا کہ ایسا کرنے سے اس نے موت کو ترجیح کیوں نہ دی؟" پادری صاحب نے کہا مجھ کو نہ پرکھئے۔ میں نے مسیح سے بھی زیادہ ظلم سہے ہیں" انجیل میں جہنم کی جو تکلیفیں بیان کی گئی ہیں اور ڈانٹے کے انفرنو میں جن عذابوں کا ذکر ہے وہ سب کیمونسٹ جیلوں کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں۔

پٹسٹی کی جیل میں ایک اتوار اور پھر کئی اتواروں کو جو کچھ ہوا یہ اس کا ایک معمولی حصّہ بیان کیا گیا ہے دوسری باتیں تو بیان نہیں کی جاسکتیں وہ اتنی ہولناک ہیں کہ اگر میں ان کا بار بار ذکر کروں تو شدت غم سے میرے دل کی حرکت بند ہو جائے انہیں ورطۂ تحریر میں لانا انتہائی ہولناک اور فحش ہے۔ بہرحال مسیحیوں کو کمیونسٹ جیلوں میں جن مصائب سے گزرنا پڑا۔ ان کا کسی حد تک ذکر کر دیا گیا ہے۔

ایک مسیحی خدمت گار میلان سچا عاشق خدا تھا۔ جیلیں قیدیوں سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھیں اور محافظ ہمارے ناموں سے واقف نہ تھے جب انہیں کچھ قیدیوں کو بلانا ہوتا تو اس طرح کہتے تھے" جن قیدیوں کو جیل کا قانون توڑنے کے جرم میں پچیس پچیس کوڑوں کی سزا ملی ہے وہ باہر نکل آئیں۔" میلان نے کئی بار دوسرے قیدیوں کی جگہ آگے نکل کر کوڑے کھائے اس طرح نہ صرف اس نے اپنے ساتھیوں میں احترام حاصل کیا بلکہ ایک سچا مسیحی ہونے کا نمونہ بھی پیش کیا۔

کیمونسٹوں کے ظلم و ستم کی کوئی حد نہ تھی۔ اگر میں اِن سب کا بیان

شروع کر دوں اور مسیحیوں نے جو قربانیاں دیں اِن کا ذکر کروں تو کتاب کبھی ختم نہ ہو۔ نہ صرف کمیونسٹوں کے ظلم و تشدد کے بڑے چرچے تھے۔ بلکہ مسیحیوں کی قربانیوں کا بھی کوئی شمار نہ تھا اور ان کے ذکر سے ہمیں جیلوں میں حوصلہ ملتا تھا۔

خفیہ کلیسیا کے ہمارے کارکنوں میں ایک نوجوان لڑکی بڑی سرگرم تھی کمیونسٹ پولیس کو پتہ چل گیا وہ لڑکی مسیحیت کی تبلیغ کرتی ہے اور بچوں کو مسیح کے بارے میں پڑھاتی ہے۔ پولیس نے اسے گرفتار کرنے کا فیصلہ کیا مگر اس کی گرفتاری کو زیادہ المناک اور تکلیف دہ بنانے کے لئے چند ہفتے بعد ہونے والی اس کی شادی کے دِن پر ملتوی کر دیا شادی کے دِن جب وہ دُلہن کے لباس میں ملبوس تھی۔ اور یہ دن ایک لڑکی کی زندگی میں بڑا پُرمسرت ہوتا ہے تو اچانک دروازہ کھلا اور خفیہ پولیس کے آدمی اندر داخل ہو گئے۔

جب لڑکی نے پولیس کو دیکھا تو اُس نے اپنے دونوں ہاتھ ہتھکڑیاں لگانے کے لئے آگے بڑھا دیئے اُنہوں نے بڑی بے رحمی سے اس کے ہاتھوں کو جھنجھوڑتے ہوئے ہتھکڑیاں لگائیں اُس نے اپنے شوہر کی طرف دیکھا۔ ہتھکڑیوں کو بوسہ دیا اور بولی۔ میں اس آسمانی دولہے کی شکر گزار ہوں جس نے بیش قیمت تحفہ میری شادی کے دِن پیش کیا میں اس کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ اُس نے مجھے اس قابل سمجھا کہ میں اس کے لئے "تکلیف اٹھاؤں"۔ روتے ہوئے دولہے اور مسیحیوں کے

درمیان میں سے پولیس اسے گھسیٹ کر لے گئی - پانچ سال بعد اسے رہا کر دیا گیا - اَب وہ اپنی عمر سے بھی تیس سال زیادہ لگ رہی تھی۔ اب وہ ایک برباد اور لُٹی ہوئی عورت تھی - اس کا دولہا اس کے انتظار میں تھا - اُس نے اپنے شوہر سے کہا " میں مسیح کی پوری خدمت نہ کر سکی - خفیہ کلیسیا کے لئے کام کرنے والے کارکن اس جذبے کے مالک ہیں۔

برین واشنگ کیا ہے ؟

مغربی ممالک اور ایشیا کے غالباً اس برین واشنگ کے متعلق سُن چکے ہیں جو کوریا اور ویت نام میں ہوا - میں خود اس مرحلے سے گزر چکا ہوں - یہ بہت ہولناک اذیت ہے۔

کئی سال تک روزانہ سترہ سترہ گھنٹے بیٹھ کر یہی سننا پڑتا ہے کمیونزم ہی بہتر ہے - کمیونزم ہی بہتر ہے ، کمیونزم ہی بہتر ہے - کمیونزم ہی بہتر ہے - مسیحی مذہب چھوڑ دو ، چھوڑ دو ، چھوڑ دو - روزانہ سترہ گھنٹے تک کئی ہفتوں اور مہینوں تک یہی سننا پڑا - کئی مسیحیوں نے مجھ سے دریافت کیا کہ ہم برین واشنگ کا مقابلہ کس طرح کر سکتے ہیں - اس کے مقابلہ کی میرے نزدیک صرف ایک ہی صورت ہو سکتی ہے اور وہ ہے ہارٹ واشنگ " اگر دِل مسیحیت کے لئے دھویا جاتا ہے اور اس میں مسیح کی محبت بھری ہوئی ہے تو آپ بڑی سے بڑی تکلیف آسانی سے سہہ سکتے ہیں - ایک محبت کرنے والا دولہا اپنی پیاری دُلہن کے لئے

کیا نہیں کر سکتا۔ پیار کرنے والی ایک ماں اپنے بچے کی مدد کے لئے کیا نہیں کر سکتی آپ مسیح سے اس طرح محبت کرتے ہیں جس طرح مریم نے اپنی گود میں کی۔ اگر آپ مسیح سے اس طرح محبت کرتے ہیں جسطرح ایک دولہا اپنی دُلہن سے تو آپ یہ تمام مصائب برداشت کر سکتے ہیں۔

خُدا ہمیں اس بنیاد پر نہیں پرکھتا کہ ہم اس کے لئے کون سی مصیبتیں برداشت کرتے ہیں۔ بلکہ وہ یہ چاہتا ہے کہ ہم اس سے کتنی چاہت رکھتے ہیں۔ میں کمیونسٹ جیلوں کے اندر خُدائی محبت کی ایک زندہ گواہی ہوں۔ مسیحی لوگ خُدا اور اس کے بندوں دونوں سے محبت کرتے ہیں۔

کمیونسٹوں کا تشدد مسلسل اور بلا روک ٹوک جاری رہتا اور جب میں بے ہوش ہو جاتا یا جلادوں سے باتیں کرنے کے قابل نہ رہتا تو مجھے کوٹھڑی میں واپس ڈال دیا جاتا جہاں میں نیم مُردہ حالت میں پڑا رہتا۔ جب مجھے کچھ ہوش آتا اور میں باتیں کرنے کے قابل ہوتا تو وہ مجھ سے پوچھ گچھ کے لئے پھر تشدد شروع کر دیتے اس قدر مصائب برداشت کرنے کے بعد بہتوں نے دم توڑ دیا تھا۔ لیکن میں اپنی قوت ایمانی سے زندہ بچ رہا کئی الگ الگ جیلوں میں تشدد کرتے ہوئے جلادوں نے چار مرتبہ میری ریڑھ کی ہڈی توڑی اور تقریباً بارہ جگہ سے میرے جسم کو چھیدا اور اٹھارہ جگہ سے لوہے کی گرم سلاخوں سے داغا اور کاٹا گیا۔

اوسلو میں ڈاکٹروں نے میرا معائنہ کیا مجھے پھیپھڑے کی دق بھی تھی یعنی نقطۂ نگاہ سے مجھے کب کا مر جانا چاہیئے تھا۔ لیکن ڈاکٹروں کے نزدیک میرا زندہ رہنا ایک معجزہ ہے میں خود بھی جانتا ہوں کہ یہ ایک معجزہ ہے مگر خُدا تو معجزوں کا مالک ہے۔

میرا یقین ہے کہ خُدا نے یہ معجزہ اس لئے دکھایا ہے کہ آپ لوگ میرے ذریعے کمیونسٹ ملکوں میں کام کرنے والے خفیہ کلیسیا کی آواز سُن سکیں۔ اور اِن مسیحیوں کے مصائب کا آپ کو علم ہو سکے۔ خُدا نے اِن مصیبت زدہ لوگوں میں سے ایک کو جیل سے زندہ نکال دیا تاکہ آپ اپنے مسیحی بھائیوں کی چیخ و پکار۔ ان کا پیغام سُن سکیں۔

مختصر رہائی اور دوبارہ گرفتاری

۱۹۵۶ء آیا اس وقت مجھے جیل میں ساڑھے آٹھ سال ہو چکے تھے۔ میرے جسم پر کمیونسٹ جلادوں کے تشدد کے بدنما داغ پڑ چکے تھے مجھے ظالمانہ طریقہ سے پیٹا گیا ٹھوکریں ماری گئیں بھوکا اور پیاسا رکھا گیا۔ دباؤ ڈالا گیا۔ ہلاک کرنے کی دھمکیاں دی گئیں۔ بیماری کی حالت میں نظر انداز کیا گیا غرضیکہ طرح طرح کی تکلیفیں دی گئیں۔ مگر میں ڈٹا رہا ظالموں کے مقاصد پورے نہ ہو سکے۔ مزید برآں میری گرفتاری پر احتجاج بھی ہونے لگا تھا چنانچہ مایوس ہوکر انہوں نے مجھے چھوڑ دیا تھا۔

مجھے آزاد کر کے میری پہلی جگہ پر مجھے بھیج دیا گیا اور صرف ایک

ہفتہ کے لئے سابقہ حیثیت میں بحال کر دیا۔ اس دوران میں نے دو وعظ کئے۔ پولیس میرے پاس آئی اور مجھے بتایا کہ میں اب تبلیغ نہیں کرسکتا اور نہ ہی اپنی مذہبی سرگرمیاں جاری رکھ سکتا ہوں۔ میں نے کلیسیا کے لوگوں کو صبر و تحمل سے کام لینے کی تلقین کی۔ پولیس نے اس کا یہ مطلب نکالا کہ میں نے لوگوں سے اس وقت تک صبر کرنے کے لیے کہا ہے جب کہ امریکی آکر انہیں آزاد کرائیں گے۔ میں نے یہ بھی کہا تھا زمانہ ضرور بدلے گا جس کا یہ مطلب نکالا گیا کہ میں کیمونسٹ حکومت کے خاتمہ کی پیشگوئی کر رہا ہوں۔ میرے ان خیالات کو "انقلاب دشمن" جھوٹ کا نام دیا گیا۔ اس طرح عوام کے درمیان میری مسیحی خدمت کا خاتمہ کر دیا گیا۔

شاید حکام کا یہ خیال تھا کہ میں ان کے حکم کی خلاف ورزی نہیں کروں گا۔ اور خفیہ طور پر کلیسیا کی خدمت نہیں جاری رکھ سکوں گا لیکن ان کا یہ خیال غلط تھا۔ میں نے پھر وہی کام شروع کر دیا جو پہلے کرتا تھا۔ میرے خاندان نے میری مکمل پشت پناہی کی۔

میں نے پھر ایمان رکھنے والے خفیہ گروہوں کے درمیان تبلیغ شروع کر دی اور صرف انہی لوگوں کے پاس جاتا تھا جن پر بھروسہ کیا جا سکتا تھا۔ اس بار میرے پاس ایک بڑی طاقت تھی میرے جسم پر جو نشانات تھے وہ دہریت کی برائیوں کو اچھی طرح سمجھا سکتے تھے اور ڈانواڈول مسیحیوں کو ثابت قدم بنا سکتے تھے۔ میں نے خفیہ

پرچارنوں کا جال بچھایا اور کمیونسٹوں کی آنکھوں میں دھول جھونکتے ہوئے تبلیغ کا کام جاری رکھا۔ ایک آدمی جو اتنا اندھا ہے کہ خدا کے عظیم کام کو نہیں دیکھ سکتا تو وہ ایک انسان کے ہاتھوں کو کس طرح دیکھ سکتا ہے؟

پولیس نے میری موجودگی اور میری سرگرمیاں معلوم کرنے کیلئے بہو وسیع انتظامات کئے تھے ان کے ذریعے آخرکار اسے پتہ چل گیا کہ میں کیا کرتا رہا ہوں لہٰذا مجھے پھر گرفتار کر لیا گیا۔ کسی وجہ سے اس بار میرے خاندان والوں کو قید نہیں کیا گیا۔ شاید اس لئے کہ میری گرفتاری کو بہت تنبیہ ملی تھی۔ ساڑھے آٹھ سال کی نظر بندی کے بعد مجھے تقریباً تین سال کی آزادی ملی تھی۔ اس کے بعد مجھے پھر ساڑھے پانچ سال کے لئے نظربند کر دیا گیا۔ دوسری بار میری گرفتاری پہلی گرفتاری کے مقابلے میں زیادہ تکلیف دہ تھی اور میں بھی جانتا تھا کہ اب میرے ساتھ کیا سلوک ہوگا گرفتاری کے بعد میری جسمانی حالت بہت بگڑ گئی لیکن ہم نے کمیونسٹوں کی جیلوں میں بھی خفیہ تبلیغ کا کام جاری رکھا۔

تبلیغ پر پابندی

دوسرے قیدیوں میں تبلیغ کو سختی سے منع کر دیا گیا تھا جو بھی تبلیغ کرتا ہوا پکڑا جاتا اسے شدید زدوکوب کیا جاتا۔ ہم میں سے بیشتر نے تبلیغ کا اعزاز حاصل کرنے کی خاطر اس حکم کی خلاف ورزی کا فیصلہ کیا اس طرح ہم نے کمیونسٹوں کی شرائط تسلیم کر لیں گویا

ایک طرح کا معاہدہ ہو گیا۔ ہم تبلیغ کرتے وہ پٹائی کرتے تھے ہم تبلیغ کرکے خوش ہوتے اور وہ ہماری پٹائی کر کے اس طرح ہم سبھی خوش تھے۔

تبلیغ کرنے اور پھر پیٹے جانے کی واردات بار بار ہوئی۔ ایک مسیحی خدمت گار قیدیوں کو انجیل سُنا رہا تھا کہ جلاد آ دھمکے۔ وہ اسے برآمدے میں سے گھسیٹتے ہوئے پٹائی کے کمرے میں لے گئے۔ اور اس طرح ٹوٹ پڑتے گویا مار ہی ڈالیں گے۔ تھوڑی دیر بعد خون میں لت پت اسے کوٹھڑی میں واپس ڈال گئے۔ اس حالت میں بھی وہ سنبھلتا۔ کپڑوں کو درست کرتا اور اپنے حواس مجتمع کر کے کہتا۔ 'اچھا بھائیو میں نے کس جگہ اپنا پیغام چھوڑا تھا' اس طرح وہ پھر اپنا کام شروع کر دیتا۔

میں نے ایسے ہی متعدد ایمان افروز واقعات دیکھے ہیں۔ کبھی کبھی پادریوں کے علاوہ عام لوگ بھی تبلیغ کیا کرتے۔ پاک رُوح کے جذبہ سے سرشار وہ بہت اچھے طریقے سے تبلیغ کرتے تھے۔ ان کے دِل کی بات اِن کی زبان پر آجاتی تھی کیونکہ اس قسم کے امتناعی حالات میں تبلیغ کرنا کوئی آسان کام نہ تھا۔ جلاد انہیں پکڑ کر لے جاتے۔ خوب پٹائی کرتے اور ادھ مُوا کر کے کوٹھڑی میں پھینک جاتے۔

گیرلا جیل میں ایک مسیحی گھریکو کو پیٹ پیٹ کر مارنے کا حکم دیا گیا۔ یہ سزائیں ہفتوں میں جا کر ختم ہوئی۔ اس کو تڑپا تڑپا کر مارا گیا

پہلے اس کے تلووں پر ربڑ کی چھڑیاں ماری جاتیں تھوڑے توقف کے بعد پھر یہی عمل دہرایا جاتا پھر اسے ننگا کر کے اس کے نازک اعضا پر ضربیں لگائی جاتیں۔ جب وہ بے ہوش ہو گیا تو ڈاکٹر نے اسے ٹیکہ لگایا دوا اور غذا کے ذریعے اس کی حالت بہتر بنائی گئی جب اس کی جان میں جان آئی تو پھر وہی عمل شروع ہو گیا۔ اس طرح گریکو کو قسطوں میں پیٹ پیٹ کر ہلاک کر دیا گیا۔ جلادوں کے ذریعے قیدیوں کو جو تکلیفیں دی جاتی تھیں۔ ان کی نگرانی کمیونسٹ پارٹی مرکزی کمیٹی کا ممبر کرتا تھا۔ جس کا نام ریک تھا۔

بعض اوقات ریک مسیحیوں کا مذاق اڑاتا تھا۔ وہ اکثر وہی کچھ کہتا جو دوسرے کمیونسٹ مسیحیوں کو کہا کرتے تھے۔ "تم جانتے ہو میں ہی تمہارا خدا ہوں تمہاری زندگی اور موت میرے اختیار میں ہے۔ جو آسمانوں پر ہے وہ تمہیں زندہ رکھنے کا کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا سب کچھ مجھ پر منحصر ہے۔ اگر میں چاہوں تو تمہیں زندہ رکھ سکتا ہوں۔ میرے بغیر تمہیں زندہ رکھنے کا کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا۔"

گریکو نے اپنی ہولناک صورت حال میں بھی ریک کو بڑا دلچسپ جواب دیا تھا۔ جو اس کی موت کے بعد میں نے ریک کی زبانی سنا تھا۔ گریکو نے کہا تھا "تم نہیں جانتے کہ کتنی گہری بات کہہ رہے ہو۔ تم واقعی ایک خدا ہو۔ اگر صحیح طور پر پرورش پاتی رہے تو ایک حقیر سی اِلّی ایک دن خوبصورت تتلی بن جاتی ہے۔ تم خونی اور قاتل

بننے کے لئے پیدا نہیں کئے گئے۔ تمہیں ایک اچھا انسان بننے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ یسُوع مسیح نے اپنے وقت میں کہا تھا۔ ”تم خدا ہو“ خدا کی زندگی تمہارے دِل میں موجود ہے“ تم جیسے بہت لوگ جنہوں نے مسیح کو ستایا تھا آخر اس نتیجے پر پہنچے کہ ظلم و ستم میں کچھ نہیں رکھا۔ انسانوں پر ظلم و ستم ڈھانا شرافت سے بعید ہے وہ اس سے زیادہ کچھ نہیں کر سکتے یہ لوگ خدائی کردار کے شریک بنے۔ ریک تم میری بات کا یقین کرو تمہیں خدا بننے کا بلاوا دیا گیا ہے ظالم نہیں۔

اس وقت تو ریک نے الفاظ پر کوئی توجہ نہ دی جس طرح ساؤل نے سیتفن کی دلیرانہ شہادت پر دھیان نہ دیا تھا جسے اس کی موجودگی میں ہلاک کر دیا گیا لیکن وہ الفاظ اس کے دل میں گھر کر گئے اور جب اُس نے اِن پر توجہ دی تو وہ بھی قائل ہو گیا۔

کمیونسٹوں کے ظلم و تشدد اور پٹائی سے صرف ایک سبق حاصل ہوتا ہے کہ در اصل رُوح جسم کی مالک ہے لیکن ظلم و ستم سہتے ہوئے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کبھی دور رُوح میں ہم خدا اور مسیح کے جلال اور اسکے وجود میں گم ہو گئے ہیں۔

جیل میں ہمیں ہفتہ میں ایک بار روٹی کا ایک ٹکڑا اور روزانہ گندا شوربا دیا جاتا تھا تو ہم نے دیانتداری سے فیصلہ کیا ہم صرف ایک لقمہ کم لے کر دسویں روز روٹی کے دس لقمے اپنے کمزور بھائیوں کو دے سکتے ہیں۔

ایک مسیحی کو موت کی سزا دی گئی۔ پھانسی چڑھانے جانے سے قبل

اسے اپنی بیوی سے ملاقات کی اجازت دی گئی۔ اُس نے اپنی بیوی سے جو آخری الفاظ کہے وہ یہ تھے "تمہیں یہ بات اچھی طرح معلوم ہونی چاہیے کہ جو لوگ مجھے قتل کر رہے ہیں مجھے اِن سے محبت ہے انہیں علم نہیں کہ وہ کیا کر رہے ہیں اور میری تم سے آخری خواہش ہے کہ تم بھی اِن لوگوں سے محبت کرو۔ اپنے دل میں ان کے لئے ہرگز نفرت مت لاؤ کہ اُنہوں نے تمہارے خاوند کو مار ڈالا ہے ہم آسمان میں ملیں گے۔ اِن الفاظ سے خفیہ پولیس کا وہ افسر بہت متاثر ہُوا جو میاں بیوی کی آخری بات چیت کے موقع پر موجود تھا بعد ازاں وہ مسیحی ہو گیا اور اسے بھی جیل کی ہوا کھانا پڑی اور یہ واقعہ اس نے مجھے جیل میں آنے کے بعد بتایا۔

ترگو اوکا جیل میں ایک نوعمر قیدی پیج ڈیکی تھا۔ وہ اٹھارہ سال کی عمر میں جیل میں ڈال دیا گیا تھا۔ تشدد کی وجہ سے وہ بہت کمزور ہو گیا اور اسے دق ہو گئی۔ اس کے خاندان والوں کو کسی طرح اس کی حالت کا علم ہو گیا اور اُنہوں نے اسے سٹرپٹو مائی سین کی ایک سوشیشیاں بھیجیں تاکہ اس کی صحت بہتر ہو سکے جیل کے سیاسی افسر نے اسے اپنے پاس بلایا اور اس کو دواؤں کا پارسل دکھاتے ہوئے بولا۔ "اس میں وہ دوا ہے جو تمہاری زندگی بچا سکتی ہے لیکن تمہیں اپنے گھر سے پارسل وصول کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ تم ابھی جوان ہو اور میں بھی تمہاری مدد کرنا چاہتا ہوں۔ تم میری مدد کرو اور مجھے

اپنے ساتھی قیدیوں کے بارے میں معلومات بہم پہنچاؤ تاکہ میں اپنے اعلیٰ افسروں کے روبرو تمہیں پارسل دینے کا جواز پیش کر سکوں۔"

میچویکی نے جواب دیا "میں زندہ رہنا نہیں چاہتا۔ میں نہیں چاہتا کہ آئینے میں ایک غدار کا چہرہ دیکھ کر مجھے اپنے اوپر شرم آئے میں تمہاری یہ شرط تسلیم نہیں کر سکتا اس لئے مرنے کو ترجیح دیتا ہوں"۔ اس نے مبارک باد دیتے ہوئے نوجوان سے ہاتھ ملایا اور کہا "مجھے تم سے ایسے ہی جواب کی اُمید تھی۔ لیکن میرے پاس ایک دوسری تجویز بھی ہے۔ بعض قیدی ہمارے مخبر بن گئے ہیں وہ اب کمیونسٹ بن چکے ہیں اور تمہارے ساتھ دھوکہ کر رہے ہیں ہمیں ان پر اعتبار نہیں ہم صرف یہ جاننا چاہتے ہیں کہ وہ کس کیلئے وفادار ہیں۔ تمہارے نزدیک تو وہ غدار ہیں کیونکہ تمہیں نقصان پہنچا رہے ہیں بے شک تم اپنے ساتھیوں کو نقصان پہنچانا نہیں چاہتے لیکن ان غداروں کی قلعی کھول کر تم اپنا ضرور بھلا کر سکتے ہو"۔ میچویکی نے پہلے کی طرح ہی سادگی سے جواب دیا۔ "میں مسیح کا پیرو ہوں۔ مجھے مسیح نے اپنے دشمنوں سے بھی پیار کرنا سکھایا ہے۔ یہ لوگ جو ہمیں دھوکہ دے رہے ہیں بے شک ہم پر ظلم کر رہے ہیں۔ لیکن ہم ظلم کا بدلہ ظلم سے نہیں دے سکتے۔ مجھے ان پر ترس آتا ہے۔ میں ان کے لئے دُعا کروں گا۔ میں کمیونسٹوں سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتا"۔ اس گفتگو کے بعد میچویکی اپنی کوٹھڑی میں لوٹ آیا اور میرے سامنے خُدا کی حمد کرتے ہوئے

مر گیا - خدا کی محبت زندگی کی قدرتی خواہش پر بھی غالب آگئی -

اگر کوئی غریب موسیقی سے لگاؤ رکھتا ہے تو وہ اپنا آخری روپیہ بھی سنگیت کی خاطر خرچ کر دے گا لیکن وہ پشیمان نہیں ہوتا کیونکہ اُس نے اپنے دل پسند نغمے سُن لئے ہوتے ہیں

میں بھی جیلوں میں اتنی کٹھن اور طویل زندگی گزارنے کے بعد پشیمان نہیں ہوں کیونکہ میں نے عجیب و غریب معجزے دیکھے ہیں میں جیل میں کمزور اور کم اہمیت والے قیدیوں کے ساتھ رہا ہوں لیکن میرے ساتھ جیل میں بڑے پارسا - مقدس اور دلیر مسیحی بھی رہے ہیں جو عقیدے کی مضبوطی کے اعتبار سے پہلی صدی کے مسیحیوں کی طرح تھے وہ ہنسی خوشی مسیح کے لئے جان دیتے تھے ان عظیم انسانوں کی پارسائی اور مضبوطیٔ ایمان کی داستان الفاظ میں بیان نہیں کی جا سکتی -

جو واقعات میں نے یہاں درج کئے ہیں وہ انوکھے نہیں ہیں - خفیہ کلیسیاؤں کے ممبروں کے لئے مافوق الفطرت واقعات معمولی اور فطری ہو گئے تھے خفیہ کلیسیا ایک ایسا ادارہ ہے جو اوّل و آخر محبت کا درس دیتا ہے -

جیل جانے سے پہلے میں مسیح سے بڑی محبت رکھتا تھا - جیل میں خفیہ کلیسیا کا کام دیکھ کر جو حقیقتاً مسیح کی دلہن ہے اس کی روح ہے میں یہ کہوں گا کہ میں خفیہ کلیسیا سے بھی اس قدر محبت کرتا ہوں جس قدر

یسیح ہے۔ میں اس کلیسیا کی روحانی خوبصورتی اور جذبۂ ایثار کو دیکھ چکا ہوں۔

بیوی اور بیٹے کا حال

مجھے میری بیوی سے جُدا کر دیا گیا تھا اور مجھے علم نہیں تھا کہ اس پر کیا گذری کئی سال بعد مجھے پتہ چلا کہ اسے جیل میں ڈال دیا گیا ہے مسیحی عورتوں کو مردوں سے کہیں زیادہ مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ نوجوان عورتوں کے ساتھ جلاد مُنہ کالا کرتے گندے مذاق اور تمسخر حد سے بڑھ گئے تھے۔ اِن سے ایک نہر کی کھدائی کے لئے جبری بیگار لی جاتی تھی اور مردوں کی طرح اِن سے بھی وزن اٹھوایا جاتا تھا۔ شدید سردی میں اِن سے پھاوڑے چلوائے جاتے تھے۔ ان کی نگرانی کے لئے پیشہ ور طوائفیں مقرر کی گئی تھیں جو اُنہیں ستانے میں کوئی کسر نہ چھوڑتی تھیں۔ میری بیوی کو زندہ رہنے کے لئے مویشیوں کی طرح گھاس کھانا پڑی۔ نہر کی کھدائی کے دوران قیدی عورتوں نے بھوک مٹانے کے لئے چوہے اور سانپ تک کھائے اتوار کے دِن محافظ اپنی تفریح طبع کے لئے عورتوں کو دریائے ڈینوب میں پھینک دیتے اور پھر کانٹے ڈال کر انہیں مچھلیوں کی طرح اوپر کھینچتے۔ اِن کے گیلے جسموں کو دیکھ کر اِن کا مذاق اڑاتے۔ عورتوں کو بار بار دریا میں پھینک کر باہر نکالا جاتا میری بیوی کو بھی اسی طرح جلادوں کے ظلم و ستم کا شکار ہونا پڑا۔

میرا بیٹا مہائی جب اپنے ماں باپ سے جُدا ہو گیا تو سڑکوں پر اکیلا بھٹکتا پھرا۔ مہائی بچپن سے بڑا مذہبی تھا اور اسے مذہب کے معاملات سے گہری دلچسپی تھی۔ ۹ سال کی عمر میں جب وہ اپنے ماں باپ سے جُدا ہو گیا تو وہ اپنی مسیحی زندگی کے ایک بہت بڑے بحران سے گزرا اس کے اندر تلخی پیدا ہو گئی تھی اور وہ کسی مذہب کو نہیں مانتا تھا وہ ایسے مسائل سے دوچار تھا جو عام طور پر اس عمر کے بچوں کو پیش نہیں آتے اسے اپنی روزی کمانے کا بھی خیال تھا۔

ملک میں مسیحی شہیدوں کے خاندانوں کی مدد کرنا جُرم تھا دو عورتوں کو مہائی کی مدد کرنے کے جُرم میں اتنا پیٹا گیا کہ آج پندرہ سال کا عرصہ گزر جانے کے بعد بھی وہ دونوں اپاہج ہیں۔ ایک عورت اپنی جان خطرے میں ڈال کر مہائی کو اپنے گھر لے گئی تھی قیدیوں کے خاندان والوں کی امداد کرنے کے جُرم میں آٹھ سال قید کی سزا دی گئی اس کے تمام دانت نکال دیئے گئے اور ہڈیاں توڑ دی گئیں وہ بھی آئندہ کام کرنے کے قابل نہیں اور اپنی تمام زندگی اپاہج رہے گی۔

گیارہ سال کی عمر میں مہائی ایک باقاعدہ کارکن کی حیثیت سے اپنی روزی کمانے لگا۔ اِن مصائب نے اس کے اعتقاد کو متزلزل کر دیا تھا۔ لیکن میری بیوی کے جیل میں دو سال پورے ہونے کے بعد مہائی کو اس سے ملنے کی اجازت دے دی گئی۔ وہ ایک کمیونسٹ

جیل میں گیا اور اپنی ماں کو آہنی سلاخوں کے پیچھے دیکھا۔ وہ بہت دُبلی ہو گئی تھی۔ اس کا جسم میل کچیل سے اَٹا ہُوا تھا ہاتھوں پر زخموں کے نشانات تھے اور قیدیوں کی بے ڈھنگی سی وردی پہن رکھی تھی وہ اسے بمشکل پہچان سکا۔ ماں کے پہلے الفاظ تھے "مہائی مسیح پر اعتقاد رکھو"۔ جلاد یہ سُن کر آگ بگولہ ہو گیا اور اُس نے اسے دھکیلتے ہوئے مہائی سے دور کر دیا۔ مہائی روتے ہوئے اس دردناک منظر کو دیکھتا رہا۔ اسے یہ معلوم ہو گیا کہ مسیح سے اس حالت میں بھی محبت کی جا سکتی ہے وہی سچا نجات دہندہ ہے یہ مہائی کا دِل بدلنے کا وقت تھا۔ بعد میں اس نے ایک موقع پر کہا "اگر مسیحیت کے پاس اپنی سچائی کا کوئی اور ثبوت نہ ہوتا تو بھی میرے ایمان کیلئے صرف اتنا کافی تھا کہ میری ماں مسیح پر ایمان رکھتی ہے۔ اسی دِن سے مہائی کا مسیح پر ایمان پختہ ہو گیا۔

سکول میں مہائی کو مسلسل جدوجہد کرنا پڑی۔ وہ ایک ہونہار طالب علم تھا۔ انعام کے طور پر اسے ایک سُرخ ٹائی دی گئی۔ یہ ٹائی کمیونسٹ نوجوانوں کا علامتی نشان تھی مگر میرے بیٹے نے یہ کہہ کر ٹائی پہننے سے انکار کر دیا کہ وہ اِن لوگوں کی ٹائی نہیں پہن سکتا۔ جنہوں نے اس کے باپ اور ماں کو جیل میں ڈال دیا ہے۔ اس بات پر اسے سکول سے نکال دیا گیا اور اس کا ایک سال ضائع ہو گیا۔ پھر اس نے ایک اور سکول میں داخلہ لیا مگر یہ نہیں بتایا کہ وہ

ایک مسیحی قیدی کا بیٹا ہے۔

ایک بار سکول میں اسے انجیل کے خلاف مضمون لکھنے کے لیے دیا گیا اس نے لکھا "انجیل کے خلاف دیئے گئے دلائل کمزور اور تمام اقتباسات جھوٹے ہیں یقیناً پروفیسر نے انجیل کا مطالعہ نہیں کیا۔ انجیل سائنس سے مکمل ہم آہنگی رکھتی ہے" مہائی کو پھر سکول سے نکال دیا گیا اور پھر اس کے دو برس ضائع ہو گئے۔

آخرکار اسے نیسزی میں پڑھنے کی اجازت دے دی گئی یہاں اسے مارکسوادی نقطۂ نظر سے مذہب کا مطالعہ کرنا پڑا ہر بات کی وضاحت کارل مارکس کے نظریہ کے مطابق کی جاتی تھی۔ مہائی نے اپنی جماعت میں کھلم کھلا اس کی مخالفت کی۔ کچھ دوسرے طالب علموں نے بھی اس کا ساتھ دیا نتیجہ یہ نکلا کہ یہاں سے بھی اسے چھٹی ہو گئی اور وہ نظریاتی مطالعہ مکمل نہ کر سکا۔

ایک بار سکول میں جب ایک ٹیچر الحاد کے موضوع پر بول رہی تھی تو مہائی نے کھڑے ہو کر اس کی تردید کی اور کہا کہ آپ اتنے سارے نوعمروں کو گمراہ کرنے کی ذمہ داری لے رہی ہیں پوری جماعت نے اس کا ساتھ دیا۔ کیونکہ پہلے کسی ایک کا دہریت کے خلاف کھڑے ہو کر جرأت سے بولنا ضروری تھا۔ پھر تمام طالب علم اس کے ساتھ تھے۔ تعلیم کے حصول کے لئے اسے مسلسل اس حقیقت کو پوشیدہ رکھنا پڑا کہ وہ ایک مسیحی قیدی

ورمرامڈ کا بیٹا ہے۔ لیکن اکثر اس کا پتہ چل جاتا اور پھر وہی کچھ ہوتا سکول کا ڈائریکٹر اسے اپنے دفتر بلاتا اور سکول سے خارج کر دیتا۔

اِن دنوں بھائی کو بھوک سے دوچار ہونا پڑا۔ کمیونسٹ ملکوں میں نظر بند مسیحی قیدیوں کے خاندان والے تقریباً بھوکے مرتے تھے اور اِن کی مدد کرنا بہت بڑا جرم میں ایسے ہی ایک مسیحی گھرانے کی تکالیف کا ذکر یہاں کرنا چاہتا ہوں جسے میں ذاتی طور پر جانتا ہوں اس کا نگران کلیسیا کے لئے کام کرنے کے جرم میں نظر بند کر دیا گیا اس کی بیوی اور چھ بچے بے سہارا تھے اس کی دو بڑی بیٹیوں کو جو کی عمریں ۱۷ اور ۱۹ سال تھیں کوئی کام نہ مل سکا کیونکہ کمیونسٹ ملک میں صرف حکومت ہی لوگوں کو روزگار فراہم کرتی ہے۔ اور وہ "مجرم مسیحیوں" کے بچوں کو کوئی نوکری نہیں دیتی۔ آپ اس واقعہ کو اخلاقی معیار سے مت پرکھیے صرف حقائق کو پیش نظر رکھیے۔ ایک مسیحی کی یہ دونوں مسیحی لڑکیاں اپنی بیماری کے علاج اور اپنے چھوٹے بھائیوں کی گزر اوقات کے لئے عصمت فروش بن گئی۔ یہ دیکھ کر اِن کا چودہ سالہ بھائی ذہنی توازن کھو بیٹھا اور اسے پاگل خانے بھیج دیا گیا جب کئی سال بعد قید کاٹ کر ان کا باپ واپس آیا تو وہ یہی دُعا کر سکا "اے خدا مجھے پھر جیل بھیج دے۔ میں یہ سب کچھ نہیں دیکھ سکتا۔" اس کی دُعا پوری ہوگئی

بچوں کو مسیحیت کا پیغام دینے کے جُرم میں اب پھر وہ جیل میں ہے
اس کی بیٹیاں اَب عصمت فروشی کا کاروبار نہیں کرتیں خفیہ پولیس
کے تقاضے پورے کرنے پر انہیں نوکریاں مل گئی ہیں۔ اب وہ مخبر
بن گئی ہیں۔ ایک مسیحی شہید کی لڑکیوں کی حیثیت سے ہر گھر میں انکا
احترام کیا جاتا ہے۔ وہ مسیحی گھروں میں ہونے والی بات چیت سنتی
ہیں اور پھر خفیہ پولیس کو مطلع کر دیتی ہیں۔ یہ مت کہیے کہ یہ بات
بہت گھناؤنی اور اخلاقی سطح سے گری ہوئی ہے وہ تو یقیناً ہے
لیکن ذرا اپنے آپ سے پوچھئے کیا آپ اِن دُکھ بھرے حادثات
کے ذمہ دار نہیں ہیں کہ اس طرح کے سینکڑوں مسیحی گھرانے کمیونسٹ
ملکوں میں بے یارو مددگار چھوڑ دیئے گئے ہیں آپ لوگ جو آزاد
ہیں اِن لوگوں کی امداد کے لیے کیا کر رہے ہیں۔؟

تیسرا باب

مجموعی طور پر میں نے اپنی زندگی کے چودہ سال جیل میں کاٹے اس عرصے میں نہ کبھی انجیل دیکھی اور نہ ہی دوسری کوئی کتاب بھوک تشدد اور مصائب کی وجہ سے میں لکھنا بھول گیا حتیٰ کہ مقدس آیتیں بھی یاد نہ رہیں لیکن جب میرے چودہ سال پورے ہو گئے تو یکایک مجھے یہ آیت یاد آئی "یعقوب چودہ سال تک راخل کی خدمت کرتا رہا۔ لیکن یہ طویل مدت اسے راخل کی محبت کے سبب بہت مختصر معلوم ہوئی۔

اس آیت کے یاد آنے کے چند روز بعد ہی ملک میں تمام معافی کے تحت مجھے بھی دوسرے قیدیوں کے ساتھ رہا کر دیا گیا اور یہ رہائی بڑی حد تک امریکی رائے عامہ کے دباؤ کا نتیجہ تھی۔

میں نے اپنی بیوی سے دوبارہ ملاقات کی اس نے چودہ برس تک میرا انتظار کیا تھا۔ ہم نے انتہائی غربت کی حالت میں نئے سرے سے اپنی زندگی کا آغاز کیا۔ کیونکہ جو گرفتار ہو جاتا تھا اس کے تمام اثاثے چھین لئے جاتے تھے جو پادری اور مسیحی خدمت گار رہا ہوئے انہیں چھوٹی چھوٹی کلیسیا نگرانی کے لئے مل گئیں۔ آرسوا کے

گاؤں میں مجھے بھی ایک کلیسیا مل گئی کمیونسٹ حکام نے مجھے بتایا کہ اس کلیسیا کے ممبروں کی تعداد ۳۵ ہے اور خبردار کیا کہ یہ تعداد کسی صورت میں ۳۶ نہیں ہونی چاہیئے مجھے بتایا کہ مجھے ان کے ایجنٹ کی حیثیت سے کام کرنا ہے اور مجھے ہر ممبر کے بارے میں خفیہ پولیس کو مطلع رکھنا چاہیئے نوجوانوں کو کلیسیا سے دُور رکھنا۔ یہ ہے وہ طریقہ جس سے کمیونسٹ کلیسیاؤں پر کنٹرول رکھتے ہیں اور اسے اپنا آلۂ کار بنا کر رکھتے ہیں۔

میں جانتا تھا کہ میرے پرچار کرنے پر بہت سے لوگ اکٹھا ہو جائیں گے اس لئے میں نے اس سرکاری کلیسیا میں تبلیغ نہیں کی۔ بلکہ پھر سے خفیہ کلیسیا کے لئے کام شروع کر دیا حالانکہ میں اس کام کے خطرات سے پوری طرح باخبر تھا۔

جن دنوں میں جیل میں تھا خُدا نے ایک عجیب انتظام کیا۔ خفیہ کلیسیا کی حالت پہلے جیسی نہ رہی۔ اسے مدد ملنے لگی۔ امریکی اور دوسرے ملکوں کے مسیحیوں کے دِل میں ہماری ضرورت کا احساس پیدا۔ اور اسے مدد بھیجنے لگے۔

ایک دوپہر میں اپنے قصبہ میں ایک مسیحی دوست کے گھر میں آرام کر رہا تھا کہ اس دوست نے مجھے جگایا اور کہا" بیرون ملک سے کچھ بھائی ملنے آئے ہیں"۔ مغربی ملکوں میں ایسے مسیحی موجود تھے۔ جنہوں نے ہمیں بھلایا نہیں تھا انہوں نے بڑے پیمانہ پر شہید ہونیوالے

مسیحیوں کے خاندانوں کی امداد کے لئے منظم طور پر کام شروع کر دیا تھا مسیحی لٹریچر اور امداد خفیہ راستوں سے ہمیں پہنچائی جا رہی تھی۔

دوسرے کمرے میں میں نے اِن چھ مسیحی بھائیوں سے ملاقات کی جو اس کام کے سلسلے میں آئے ہوئے تھے وہ بڑی دیر تک مجھ سے باتیں کرتے رہے۔ بعد میں اُنھوں نے مجھے کاغذ کے ایک پرزے پر لکھا ہُوا ایک پتہ بتایا اور کہا کہ اس پتے پر ہم ایک شخص کو ملنا چاہتے ہیں جس کے بارے میں اُنہیں معلوم ہُوا ہے کہ اس نے چودہ سال تک جیل کاٹی ہے چنانچہ میں نے اُنہیں بتایا کہ میں ہی وہ آدمی ہوں اُنھوں نے کہا کہ آپ نہیں ہو سکتے۔ آپ تو اس قدر خوش مزاج ہیں اس آدمی کو تو اُداس فطرت کا ہونا چاہئیے۔ میں نے اُنہیں یقین دلایا کہ میں ہی وہ شخص ہوں جس نے اتنی طویل قید کاٹی ہے اور میری خوشی کا سبب آپ لوگ ہیں کیونکہ مجھے پتہ چل گیا ہے کہ اَب ہمیں نظر انداز نہیں کیا جا رہا۔ اس کے بعد خفیہ کلیسیا کے لئے بتدریج مدد ملنا شروع ہو گئی خفیہ راستوں سے ہمیں بہت سی انجیلیں، مسیحی کتابیں اور شہیدوں کے خاندانوں کے لئے بہت سا امدادی سامان مل گیا اَب جب کہ ہمیں اِن کی مدد مل رہی تھی۔ ہم خفیہ کلیسیا کا کام بہتر طور پر کر سکتے تھے۔ ان لوگوں نے صرف خُدا کے کلام کے ذریعے ہی نہیں بلکہ محبت اور تسلی کے ہر طریقے سے ہمارے حوصلے بڑھائے۔

برین واشنگ کے زمانے میں ہم نے سُنا تھا" اَب تمہیں کوئی نہیں چاہتا، اَب تمہیں کوئی نہیں چاہتا" مگر اَب ہم نے دیکھا کہ امریکی اور انگریز مسیحی اپنی جان خطرے میں ڈال کر ہمیں یہ بتانے آئے تھے کہ وہ ہمیں چاہتے ہیں۔ ہم سے محبت کرتے ہیں ہم سے مشورہ کرنے کے بعد اُنہوں نے خفیہ کلیسیا کی باقاعدہ امداد کا نیا طریقہ اختیار کر لیا وہ خفیہ طور پر ان کے گھروں میں گھس جاتے ہیں جن کے گرد پولیس کا پہرہ ہوتا تھا اور پولیس کو یہ پتہ نہیں چلتا تھا کہ کون لوگ داخل ہو گئے ہیں

اِن طریقوں سے جو انجیلیں سمگل کر کے ہمیں پہنچائی جاتی تھیں۔ امریکن یا برطانوی مسیحی اِن کی اہمیت کو نہیں سمجھ سکتے تھے جہاں اِن کتابوں کی بھرمار ہے۔ بیرونی ملکوں میں ہمارے لئے دُعا کرنے والے مسیحیوں سے ہمیں جو مادی امداد ملی۔ میرا گھرانہ تو اس کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا تھا یہی حال دوسرے کمیونسٹ ملکوں میں خفیہ کلیسیا کے لئے کام کرنے والے پادریوں اور خدمت گاروں کا تھا۔ اپنے تجربات کی بنا پر میں یہ بات پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ ہمیں آزاد دُنیا کے ملکوں میں قائم کردہ مشنوں کے ذریعے جو مادی اور سب سے بڑھ کر جو اخلاقی امداد ملی وہ ہمارے لئے خُدا کے بھیجے ہوئے فرشتوں کی امداد سے کسی طرح کم نہ تھی۔

خفیہ کلیسیا کا کام از سرِنو شروع ہونے کی وجہ سے ہر وقت میری

میری دوبارہ گرفتاری کا کھٹکا رہتا تھا اس مرحلے پر ناروے اور یروشلیم کے دو مسیحی اداروں نے میرے لئے دس ہزار ڈالر کی رقم بطور یرغمال ادا کرکے مجھے رومانیہ سے چلے جانے کی اجازت دلا دی۔

رومانیہ کیوں چھوڑا؟

سنگین خطرات کے باوجود میں رومانیہ ہرگز نہ چھوڑتا اگر خفیہ کلیسیا کے لیڈروں نے مجھے ایسا کرنے کا حکم نہ دیا ہوتا اُنہوں نے مجھے کہا کہ میں اس موقع سے فائدہ اٹھاؤں اور ملک سے باہر چلا جاؤں تاکہ آزاد دُنیا کے سامنے خفیہ کلیسیا کی آواز بن سکوں وہ چاہتے تھے کہ میں آزاد دُنیا کو اِن مجبور و لاچار مسیحیوں کی ضرورت سے باخبر کروں۔ میں یوں تو مغربی دُنیا میں آگیا لیکن میرا دِل اِن مظلوموں کے ساتھ تھا۔ اگر میں نے خفیہ کلیسیا کے کام اور اِن لوگوں کے مصائب کو آپ تک پہنچانے کی ضرورت کا احساس نہ کیا ہوتا تو میں ہرگز ہرگز رومانیہ نہ چھوڑتا یہ ہے میرا مشن جس کے لئے میں نے رومانیہ چھوڑنے کا فیصلہ کیا۔

میرے رومانیہ چھوڑنے سے پہلے دو مرتبہ خفیہ پولیس نے مجھے طلب کیا پولیس حکام نے مجھے بتایا کہ انہیں میرا معاوضہ وصول ہو گیا ہے رومانیہ میں کمیونسٹ تسلط کے بعد جو اقتصادی مشکلات پیش آئیں اُنہیں دُور کرنے کے لئے اس زمانے میں حکومت اپنے شہریوں کو فروخت کر دیتی تھی۔ مغربی ملکوں میں جاکر جس قدر چاہو مسیحیت کا پرچار کرو۔ لیکن ہمارے بارے میں بولنے کی ضرورت نہیں۔ ہم تمہیں

صاف طور پر بتا دیتے ہیں کہ تمہارے متعلق ہمارا منصوبہ کیا ہے۔ اگر تم نے یہاں کے حالات کے متعلق اپنی زبان کھولی۔ اول تو ہم ایک ہزار ڈالر میں کسی غنڈے کو تمہارا کام تمام کرنے کے لیے کہہ سکتے ہیں یا تمہیں اغوا کرایا جا سکتا ہے (آرتھوڈوکس بشپ ویسل یسول میرے ساتھ ہی جیل کی کوٹھڑی میں تھا جسے آسٹریا سے اغوا کر کے رومانیہ لایا گیا تھا۔ اس کے تمام ناخن اکھاڑ دیئے گئے تھے۔ جیل میں کچھ اور قیدی بھی تھے جنہیں برلن سے اغوا کیا گیا تھا۔ حال ہی میں اٹلی اور پیرس سے بھی رومانیہ کے باشندوں کو پکڑا کر لایا گیا تھا۔ پولیس حکام نے مجھے مزید بتایا) کسی لڑکی کے ساتھ تمہارے زنا، چوری یا تمہاری جوانی کے کسی جرم کی کہانی پھیلا کر اخلاقی طور پر بدنام کیا جا سکتا ہے مغربی ملکوں کے باشندے اور خاص طور پر امریکی عوام بہت جلد اس قسم کے دھوکے میں آجاتے ہیں۔"

اِن دھمکیوں کے ساتھ اُنہوں نے مجھے رومانیہ چھوڑنے کی اجازت دے دی جس قسم کے برین واشنگ سے مجھے گزرنا پڑا۔ اس کے پیشِ نظر انہیں مکمل یقین تھا کہ دوسرے بہت سے لوگوں کی طرح میں بھی رومانیہ کے بارے میں خاموشی اختیار کر لوں گا ایسے بہت سے لوگ موجود ہیں جو کمیونسٹ ظلم و تشدد سہنے کے بعد اب دوسرے ملکوں میں جا کر اِن ظالموں کی تعریف کرتے میں لگے ہوئے ہیں۔ اس لئے کمیونسٹوں نے میرے بارے میں بھی اسی قسم کا اندازہ لگایا تھا

دسمبر ۱۹۶۵ء میں اپنے خاندان سمیت میں نے رومانیہ چھوڑ دیا
روانگی سے قبل آخری بار میں اس کرنل کی قبر پر گیا جس نے میری
گرفتاری اور جیل میں مجھ پر تشدد کا حکم دیا تھا میں نے اس کی قبر پر
ایک پھول رکھا۔ میں نے اس پھول کو اِن کمیونسٹوں کے لیے منسوب
گیا. جو روحانی لحاظ سے بالکل کورے ہیں میری خواہش ہے کہ یسوع مسیح
اِن پر خوشیاں نچھاور کرے۔

مجھے کمیونسٹ نظام سے نفرت ہے لیکن میں انسانوں سے محبت
کرتا ہوں مجھے گناہ سے نفرت ہے لیکن گناہگاروں سے محبت ہے۔
میں اپنے دِل کی گہرائیوں سے کمیونسٹوں سے محبت کرتا ہوں کمیونسٹ
بلاشبہ مسیحیوں کو ہلاک کر سکتے ہیں لیکن انکے دلوں میں دہکنے والی محبت جو وہ
اپنے قاتلوں کیلئے بھی رکھتے ہیں۔ سرد نہیں کر سکتے میرے دل میں کمیونسٹوں کے
خلاف کوئی انتقامی جذبہ نہیں ہے اور نہ ہی میرے دل میں انکے کیلئے کوئی نفرت ہے۔

چوتھا باب

کمیونزم کی شکست

یہودیوں میں ایک روایت ہے کہ جب اِن کے آباؤ اجداد مصر سے بحر احمر پار کر گئے اور مصری اس میں ڈوب گئے تو فرشتوں نے اسرائیلی لوگوں کے ساتھ مل کر فتح کا گیت گایا اور خدا نے فرشتوں سے کہا یہودی آخر انسان ہی تو ہیں اور اپنے بچ نکلنے پر خوشی مناتے ہیں۔ لیکن میں تم سے زیادہ مفاہمت کی توقع رکھتا ہوں کیا مصریوں کو میں نے ہی پیدا نہیں کیا؟ کیا میں اِن سے محبت نہیں رکھتا۔ تم ان کے اس المناک انجام پر میری طرح ہی محسوس کیوں نہیں کرتے؟

جب جریکو، جوشوا کے پاس گیا تو اُس نے اپنی آنکھیں اوپر اٹھا کر دیکھا اور حیرت سے اسے تکنے لگا اور ایک آدمی ننگی تلوار لئے اس کے سامنے کھڑا تھا اور یشوع اس کے پاس گیا اور دریافت کیا تم ہمارے ساتھ ہو یا ہمارے دشمنوں کے ساتھ؟ (یشوع ۵، ۱۳)

جو شخص یشوع کے پاس گیا اگر وہ انسان ہوتا تو جواب ہو سکتا تھا کہ "میں تمہارے ساتھ ہوں" یا "میں تمہارے دشمنوں کی طرف سے آیا ہوں" اور یا "میں غیر جانبدار ہوں" یہ اس سوال کا ممکنہ انسانی

رد عمل ہے۔

لیکن یشوع جس شخص سے ملا وہ ایک دوسرے کرہ سے آیا تھا اس لئے یہ پوچھا گیا کیا تم اسرائیل کے حامی ہو یا مخالف چنانچہ غیر متوقع اور سمجھ میں نہ آنے والا جواب ملا وہ تھا "نہیں" اس نہیں کا کیا مطلب ہے وہ ایسے کرہ سے آیا تھا جہاں کی مخلوق کسی کی حامی یا مخالف نہیں ہوتی لیکن وہاں ہر کوئی ہر بات سمجھتا ہے رحم اور محبت کے جذبہ سے سرشار ہے۔

یہ ایک انسانی سطح ہے اور اس سطح پر کمیونزم کا بہرحال مقابلہ کیا جانا چاہیئے اس سطح پر کمیونسٹوں کی مخالفت اس لئے ضروری ہے کہ وہ ظالمانہ اور وحشیانہ نظام کی حمایت کرتے ہیں۔

لیکن مسیحی صرف انسان ہی نہیں کچھ اور بھی ہیں وہ خدا کے فرزند ہیں اور خدائی صفات کے شریک ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کمیونسٹ جیلوں میں اس قدر ظلم و تشدد سہنے کے باوجود میں کمیونسٹوں سے نفرت نہیں کرتا وہ خدا کی مخلوق ہیں میں کس طرح ان سے نفرت کر سکتا ہوں؟ میں ان کا دوست بھی نہیں ہو سکتا۔ دوستی کا مطلب ہے دو جسم ایک روح لیکن میری روح کمیونسٹوں سے مطابقت نہیں رکھتی وہ خدا کے تصور سے نفرت کرتے ہیں جبکہ مجھے خدا سے محبت ہے۔

اگر مجھ سے یہ پوچھا جائے کہ میں کمیونسٹوں کا مخالف ہوں یا حامی تو میرا جواب کچھ اس قسم کا ہوگا۔ کمیونزم انسانیت کے لئے سب سے

بڑا خطرہ ہے میں اس کا شدید مخالف ہوں اور اس وقت تک اسکے خلاف جدوجہد جاری رکھوں گا جب تک اس کا قلع قمع نہ ہو جائے لیکن وہ روحانی لحاظ سے میں مسیح کے ساتھ آسمانی مقام پر بیٹھ ہوں میں ایک ایسے کرہ میں ہوں جہاں کمیونسٹ کے تمام جرائم کے باوجود ان کے بارے میں مفاہمت اور محبت پائی جاتی ہے وہ ایک ایسا مقام ہے جہاں فرشتوں کی سی مخلوق انسانی مقدر کے حصول میں ہر ایک کی مدد کے لئے ہر وقت تیار رہتی ہے تاکہ وہ مسیح کی طرح بن سکیں اس لئے میرا مقصد کمیونسٹوں میں مسیحیت کی تبلیغ ہے انہیں مسیح کے متعلق خوشخبری سنا سکوں جو کہ میرا خداوند ہے اور کمیونسٹوں سے محبت کرتا ہے اس نے خود کہا تھا کہ وہ ننانوے اچھی بھیڑوں کو چھوڑ کر ایک بھٹکی ہوئی بھیڑ کو تلاش کرنے جائے گا اس کے پیروکاروں اور مسیحیت کے تمام عالموں نے اس کے نام ایک عالمگیر محبت کا درس دیا ہے۔ سینٹ میکاری کا کہنا ہے "اگر ایک آدمی سارے انسانوں سے محبت کرے اور ایک سے نہ کرے تو وہ مسیحی نہیں رہتا۔ کیونکہ اس کی محبت کامل نہیں۔ سینٹ آگسٹین کی تعلیم یہ ہے اگر دنیا کے تمام لوگ راستباز ہو جائیں اور ایک آدمی گنہگار رہ جائے تو مسیح ایک مرتبہ پھر اس قدر محبت رکھتا ہے کہ اس کیلئے پھر صلیب پر چڑھ سکتا ہے مسیحیت کا پیغام بڑا واضح ہے کمیونسٹ چونکہ انسان ہیں اس لئے مسیح کے دل میں ان کے لئے

محبت ہے مسیح جیسا دل رکھنے والے ہر آدمی کو اِن سے محبت ہے اگرچہ ہمیں گناہ سے نفرت ہے لیکن ہم گنہگار سے محبت کرتے ہیں۔ ہم کمیونسٹوں کے لئے مسیح کی محبت سے پوری طرح باخبر ہیں۔ اس لئے کہ ہم بھی اِن سے محبت رکھتے ہیں۔ میں نے کمیونسٹ جیلوں میں ایسے مسیحیوں کو دیکھا ہے جن کے پاؤں میں پچاس پونڈ وزنی بیڑیاں تھیں اِن کے جسموں کو گرم آہنی سلاخوں سے داغا جاتا تھا۔ ان کے حلق میں چمچہ بھر نمک ڈال دیا جاتا تھا انہیں بھوکا اور پیاسا رکھ کر شدید سردی میں جسم ننگا کر کے کوڑے لگائے جاتے تھے لیکن وہ پھر بھی کمیونسٹوں کے حق میں کلمہ خیر ہی کہتے تھے اور یہ بات انسانی ذہن کی سمجھ سے باہر ہے لیکن یہ مسیح کی محبت ہے جو ہمارے دلوں میں رچی اور بسی ہوئی ہے

بعد ازاں وہ کمیونسٹ جو ہم پر تشدد کرتے تھے وہ بھی قید میں ڈال دیے جاتے تھے کمیونسٹ نظام میں کمیونسٹوں اور حتیٰ کہ کمیونسٹ حکمرانوں کو بھی اسی طرح جیلوں میں ڈال دیا جاتا ہے جس طرح کمیونزم کے مخالفوں کو۔ اسی طرح ظالم اور مظلوم ایک ہی کوٹھڑی میں اکٹھے ہو جاتے تھے یہ غیر مسیحی بعض اوقات اپنے سابقہ کامریڈوں کو بھی بُرا بھلا کہتے۔ اِن سے نفرت کرتے اور کبھی کبھار موقع ملنے پر اِن کی پٹائی بھی کر دیتے تھے لیکن مسیحی قیدی اِن کو ایسا کرنے سے منع کرتے حالانکہ انہیں بھی اِن غیر مسیحیوں کے ہاتھوں پٹنے کا خطرہ

رہتا تھا اور وہ ان پر کمیونسٹوں کا ساتھی ہونے کا الزام لگاتے تھے۔ یہ نے دیکھا کہ مسیحی اپنی روٹی کا آخری ٹکڑا، جو ہفتے میں ایک بار ملتی تھی، اور دوا بھی بیمار اور سابق کیمونسٹ جلادوں کو دیتے تھے تاکہ اِن کی زندگی بچ جائے۔

رومانیہ کے ایک سابق مسیحی وزیرِ اعظم الیومانیو نے جیل میں مرنے سے قبل کہا تھا" اگر ہمارے ملک میں کیمونسٹوں کا تختہ اُلٹ جائے تو ہر مسیحی کا یہ فرض ہوگا کہ وہ اپنی جان کا خطرہ مول لے کر سڑکوں، گلیوں اور بازاروں میں جائے اور کمیونسٹوں کو عوام کے غیظ و غضب سے بچائے جو انھوں نے اپنے مظالم سے اُنکے دلوں میں پیدا کر دیا ہے۔

مسیحیت کے دائرہ میں آنے کے بعد کے ابتدائی ایام میں میں نے محسوس کیا کہ میں زیادہ عرصہ تک زندہ نہیں رہ سکوں گا سڑک پر میرے قریب سے گزرنے والے ہر مرد اور آدمی کے لئے مجھے جسمانی درد محسوس ہوتا تھا جیسے کسی نے میرے دِل میں خنجر گھونپ دیا ہو میرے دِل میں یہی سوال رہتا تھا کہ آیا اس مرد یا عورت کو نجات مل سکے گی۔ اگر کلیسیا کا کوئی آدمی گناہ کرتا تو میں گھنٹوں روتا رہتا میرے سامنے اِن تمام لوگوں کی نجات کا سوال رہتا تھا اور اِن میں کمیونسٹ بھی شامل ہیں

قید تنہائی میں ہم پہلے کی طرح عبادت نہیں کر سکتے تھے۔ ہم ناقابلِ یقین حد تک بھوکے رہتے ہمارے دل و دماغ تقریباً مفلوج

ہو جاتے۔ ہمارے جسم ہڈیوں کے ڈھانچے بن گئے تھے خدا کی عبادت ہمارے لئے بہت طویل ہو گئی تھی۔ ہم دل جمعی سے عبادت کے الفاظ بھی نہیں کہہ سکتے تھے۔ میری واحد دُعا جسے میں بار بار دہراتا یہ تھی " اے خُداوند مسیح میں تم سے محبت کرتا ہوں۔"

اور پھر ایک روز مجھے خُداوند مسیح کا جواب مل گیا وہ دن میرے لئے بڑا خوشگوار تھا تم مجھ سے محبت کرتے ہو۔" اب میں تمہیں دکھاؤنگا کہ میں تم سے کتنی محبت کرتا ہوں۔" فوراً ہی میں نے اپنے دل میں ایک جلتا ہُوا شعلہ محسوس کیا جو سورج کی تیز اور چمکدار روشنی کی مانند تھا۔ اماؤس سے لوٹتے وقت مسیح کے پیروؤں نے کہا تھا کہ مسیح سے بات چیت کرنے کے بعد اُنہوں نے ایسا محسوس کیا جیسے اِن کے دل گرم ہو گئے ہوں۔ میں نے بھی ایسا ہی محسوس کیا میں اس کی محبت سے باخبر تھا۔ جو ہم سب کے لئے مصلوب ہو گیا تھا کمیونسٹ بھی ایسی محبت سے دُور نہیں رہ سکتے خواہ اِن کے گناہ کتنے ہی سنگین کیوں نہ ہوں کمیونسٹوں نے خوف و ہراس پھیلایا تھا اور اَب بھی پھیلا رہے ہیں لیکن محبت وہ شے ہے جو نہ پانی کے سیلاب سے بجھائی جا سکتی ہے۔ اور نہ ہی طوفانی دریا اسے غرق کر سکتے ہیں موت کی طرح محبت بھی ٹلنے والی نہیں ہوتی اور حسد ایک قبر کی طرح ہے۔ جس طرح قبر تمام امیر غریب بوڑھے اور جوان، ہر قوم اور ہر نسل اور ہر سیاسی عقیدہ رکھنے والے کو اپنے اندر سمو لیتی ہے اسی طرح محبت بھی سب کو

گلے لگا لیتی ہے اور مسیح کی محبت کمیونسٹوں کو جیتے بغیر نہیں رہ سکتی ۔
ایک پادری کو میرے ساتھ کوٹھڑی میں بند کر دیا گیا وہ ادھ موا ہو چکا تھا اس کے جسم اور چہرے سے خون بہہ رہا تھا اسے بڑی بے رحمی سے پیٹا گیا تھا ہم نے اس کے جسم اور چہرے سے خون صاف کیا بعض قیدی کمیونسٹوں کو برا بھلا کہنے لگے لیکن اس پادری نے کراہتے ہوئے کہا "انہیں برا بھلا مت کہو خاموش رہو میں اِن کے لئے دعا کرنا چاہتا ہوں ۔

جیل میں بھی ہم خوش تھے

جب میں اپنی چودہ سالہ جیل کی زندگی پر نظر ڈالتا ہوں تو یہ مجھے اپنی زندگی کا ایک خوشگوار دور معلوم ہوتا ہے بعض اوقات کچھ خوبصورت اور اچھی باتیں یاد آ جاتی ہیں ۔ دوسرے قیدی اور حتیٰ کہ جیل کے محافظ بھی مسیحی قیدیوں کو مشکل ترین حالات میں بھی خوش دیکھ کر بہت حیران ہوتے تھے وہ ہمیں گیت گانے سے نہ روک سکتے تھے حالانکہ اس کے لئے وہ ہمیں زدوکوب بھی کرتے تھے میرے ذہن میں بلبلوں کا تصور آتا جو گاتی ہیں خواہ انہیں یہ معلوم بھی ہو جائے کہ گانا ختم ہونے کے بعد انہیں ہلاک کر دیا جائے گا ۔ جیل میں اکثر تمام مسیحی خوشی سے رقص کرتے تھے اِن المناک حالات میں وہ اس طرح خوش کیسے تھے ؟
میں اکثر جیل میں مراقبہ میں جاتا تھا اور خداوند مسیح کے یہ الفاظ میرے سامنے ہوتے تھے "مبارک ہیں وہ آنکھیں جو یہ سب کچھ دیکھتی

میں "مسیح کے پیرو فلسطین سے ہو کر واپس آتے تھے جہاں انہیں بہت سے مصائب کا سامنا کرنا پڑتا فلسطین ایک مظلوم ملک تھا۔ ہر جگہ خوفزدہ اور لاچار لوگوں کی حالت ناگفتہ بہ تھی اُنہوں نے بیماروں کو دیکھا جو طاعون بھوک اور افلاس کا شکار تھے۔ وہ اِن گھروں میں بھی گئے جہاں سے عقیدہ رکھنے والوں کو پکڑ کر جیلوں میں ڈال دیا گیا تھا اور اِن کے پیچھے والدین یا اِن کی بیویاں چیخ و پکار کر رہی تھیں اور یہ سب کچھ خوش کن نہ تھا۔

اس کے باوجود مسیح نے کہا "مبارک ہیں وہ آنکھیں جو سب کچھ دیکھتی ہیں" کچھ پیروؤں نے صرف دُکھ ہی نہیں دیکھے تھے بلکہ اس نجات دہندہ کو بھی دیکھا تھا جو ساری دُنیا کے لئے نیکی اور محبت کا پیغام لایا تھا اور اس مقصد کا حاصل کرنے والا ہے جس طرح اپنی زندگی کے ابتدائی دور میں تتلی محض ایک بدنما کیڑے کی طرح ہوتی ہے اور درخت کے پتوں پر رینگ کر دن گزارتی ہے لیکن پھر ایک وقت آتا ہے جب وہ ایک خوبصورت اور رنگین تتلی بن کر خوشی خوشی ایک پھول سے دوسرے پھول پر آزادانہ طور پر اڑتی پھرتی ہے ایک دن ہمیں بھی اسی قسم کی خوشی نصیب ہوگی۔ ہم بھی آزاد ہوں گے۔

جیل میں میرے گرد ایسے لوگ بھی تھے جنہوں نے حضرت ایوب سے بھی زیادہ غم اور مصائب برداشت کئے لیکن مجھے حضرت ایوب کا انجام معلوم تھا کہ کس طرح انہیں پہلے سے دوگنی خوشی اور مسرت نصیب ہوئی۔ کچھ قیدی لعزر کی طرح دکھی اور پریشان تھے وہ

بھوکے تھے اور شدید بیماری میں بھی اِن پر کوئی توجہ نہ دی جاتی تھی لیکن مجھے معلوم ہے کہ خُدا کے فرشتے ایک روز انہیں حضرت ابراہام کے پہلو میں لے جائیں گے۔ میں نے اِن کا مستقبل دیکھ لیا تھا میں نے اپنے قریب پڑے ہوئے گندے اور غلیظ، کمزور اور ناتواں اور بھدے چہرے والے قیدیوں کا مستقبل دیکھ لیا تھا جو بڑی برکت اور رحمتوں کے مالک بننے والے تھے۔

اس قسم کے لوگوں کا حال نہیں بلکہ مستقبل دیکھنا چاہئیے۔ میں نے ساؤل جیسے جلادوں میں بھی مقدس پال جیسے لوگ پائے تھے اور بعض تو بالکل ایسے ہی بن گئے تھے خفیہ پولیس کے جن افسروں نے مسیحیت کو قبول کر لیا تھا اور بعد میں انہیں جیل میں ڈال دیا گیا وہ اپنی تقدیر پر نازاں اور خوش تھے ہمیں کوڑے مارنے والے جلادوں میں بھی میں نے مستقبل کے فلپی دیکھ لئے تھے وہ فلپی جس نے مقدس پال کے کوڑے لگائے تھے اور پھر وہ بھی مسیحی بن گیا تھا ہم اس دن کا تصور کر سکتے تھے جب کہ یہ جلاد ہم سے استفسار کریں گے "نجات کے لئے میں کیا کروں" جو لوگ آج مسیحیوں کی مصیبتوں کو دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اِن کا تمسخر اڑاتے ہیں۔ ہمیں اُن میں گلگوتا کے مجمع میں اپنے گناہوں کے خوف سے سینہ کوبی کرنے والوں کی صورتیں نظر آرہی تھیں۔

جیل میں ہی ہمیں یہ معلوم ہوگیا تھا کہ کمیونسٹوں کے لیے نجات کی اُمید ہے اور یہیں ہم نے کمیونسٹوں کے متعلق اپنی ذمہ داری کو

محسوس کیا۔ ان سے تکلیفیں اٹھا کر اور تشدد برداشت کر کے ہم نے ان سے محبت کرنا سیکھا۔

میرے خاندان کے بہت سے افراد کو موت کے گھاٹ اتارا جا چکا ہے اور یہ میرے گھر کا ہی واقعہ ہے کہ انکو قتل کرنے والے نے مسیحیت کو قبول کر لیا اور یہ اس کے لیے انتہائی موزوں مقام تھا اسی بنا پر کمیونسٹ جیلوں میں کمیونسٹوں کو مسیحیت کا پیغام پہنچانے کا جذبہ میرے اندر پیدا ہوا۔

خدا اور ہمارے نقطۂ نظر میں فرق ہے بالکل اسی طرح جیسے ایک چیونٹی اور ایک انسان کے نقطۂ نظر میں بڑا فرق ہے۔ انسان کے نقطۂ نگاہ سے صلیب پر لٹکایا جانا ایک بہت ہی بھیانک واقعہ ہے لیکن انجیل مصلوب ہونے والے شہیدوں کی تکلیفوں کو معمولی کہتی ہے جیل کے چودہ سال میرے لئے ایک طویل مدت ہے جب کہ انجیل کی نظر میں یہ ایک لمحہ کے برابر ہے جو ہماری عظمت کی دلالت ہے۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ کمیونسٹوں کے مظالم اور جرائم جن کے خلاف ہم جائز طور پر جدوجہد کر رہے ہیں ہم انسانوں کی نظر میں کتنے ہی سنگین اور ناقابلِ معافی کیوں نہ ہوں مگر خدا کی نظر میں وہ بہت معمولی ہیں۔ ان کے نصف صدی کے جرائم اور ظلم و تشدد ہو سکتا ہے کہ خدا کے نزدیک جس کے ہزاروں سال ایک دن کے برابر ہوتے ہیں ان کی بے راہروی کا ایک لمحہ ہوں۔ اس لیے کمیونسٹوں کے لئے

اَب بھی نجات کا امکان ہو سکتا ہے۔ آسمانی یروشلیم ایک ماں کی مانند ہے اور ماں کی طرح شفقت رکھتا ہے۔

جنت کے دروازے کمیونسٹوں کے لئے بند نہیں ہیں۔ نہ ہی اِن سے روشنی کو چھین لیا گیا ہے وہ بھی دوسروں کی طرح توبہ کر سکتے ہیں اور ہمیں اِن کو توبہ کی ترغیب دلانی چاہیئے۔

صرف محبت اور شفقت کے ذریعے ہی ہم کمیونسٹوں میں تبدیلی لا سکتے ہیں (ایسی محبت جو کلیسیا کے اِن لیڈروں سے جُداگانہ ہو جو کمیونزم کے اثر کو قبول کر کے اختیار کرتے رہیں) نفرت انسان کو اندھا کر دیتی ہے۔ ہٹلر کمیونسٹوں کا مخالف نہ تھا بلکہ وہ اِن سے نفرت کرتا تھا۔ اس لئے وہ اِن پر فتح یاب نہ ہو سکا بلکہ اُلٹا دُنیا کے ایک تہائی حصے پر کمیونسٹوں کے قبضہ میں اِن کا مددگار ثابت ہُوا۔ جیل میں محبت کے جذبہ کے تحت ہم نے کمیونسٹوں میں پرچار کا پروگرام بنایا اور سب سے پہلے ہم نے کمیونسٹ حکمرانوں کے بارے میں سوچا۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تبلیغی اداروں کے بعض منتظمین نے کلیسیا کی تاریخ کا بہت تھوڑا مطالعہ کیا ہے۔ ناروے کو کس طرح مسیحیت کے دائرہ میں لایا گیا ناروے کے بادشاہ اڈلنٹ کو جیت کر روس میں بھی بادشاہ ولاڈیمیر کی کامیابی کے بعد مسیحیت کو وہاں فروغ حاصل ہوا۔ ہنگری میں اس مقصد کے لئے اس بادشاہ سینٹ سٹیفن کو جیتا گیا۔ یہی پولینڈ میں بھی ہُوا افریقہ میں بھی جب کسی قبیلے کا سردار

مسیح پر ایمان لے آیا اس کے پورے قبیلے نے مسیحیت کو اپنا لیا ہمارے مشنری ادارے اچھے مسیحی تو بناتے ہیں لیکن اِن کا اثر و رسوخ بہت کم ہوتا ہے کہ وہ حالات میں تبدیلی لا سکیں۔

ہمیں ہر حال میں حکمرانوں، سیاسی، اقتصادی، صنعتی اور سائنسی شخصیتوں کو جیتنا چاہئیے یہ لوگ روحوں کے انجینئر ہوتے ہیں وہ انسانی قالب کو ڈھالنے کا ملکہ رکھتے ہیں ایسے لوگوں کو جیتنے کا مطلب اِن تمام لوگوں کو جیتنا ہے جو اِن سب کے زیرِ اثر ہیں۔

مشنری نقطہ نگاہ سے کیمونزم ہمیں ایک ایسی سہولیت فراہم کرتا ہے جو کسی دوسرے سماجی اور سیاسی نظام میں نہیں ہے اور یہ ہے اس نظام کی زیادہ سے زیادہ مرکزیت۔

اگر امریکہ کا صدر بدھ مت کا پیرو بن جائے تو اس کی وجہ سے تمام امریکہ اس مذہب کا پیرو نہیں بنے گا لیکن اگر ماؤزے تنگ یا بریزنیف یا چاؤسسکو مسیحیت اختیار کرے تو اِن کے سارے ملک میں مسیحی عقیدہ پھیل سکتا ہے یہ ہوتا ہے قیادت کی مرکزیت کا اثر۔

لیکن کیا کسی کیمونسٹ لیڈر کو مسیحی بنایا جا سکتا ہے؟ یقیناً وہ اپنے شکار کی طرح بالکل ناخوش اور غیر محفوظ ہے روس کے تقریباً تمام کیمونسٹ لیڈروں کا خاتمہ جیل میں ہوا یا اِن کے اپنے ساتھیوں نے اُنہیں گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ چین میں بھی ایسا ہی ہے بڑے بڑے وزیر مثلاً ایاگوڈا، ایبزوف اور بیریا جن کے پاس بڑی قوت تھی۔ انقلاب دشمن

کی حیثیت سے ختم ہو گئے۔ صرف گدی پر لگنے والی ایک گولی نے خاتمہ کر دیا۔ حال ہی میں روس کے وزیر داخلہ شیلی پین اور یوگوسلاویہ کے وزیر داخلہ رنکوویک کو ایک غلیظ کیڑے کی طرح اٹھا کر باہر پھینک دیا گیا۔

کمیونسٹوں پر روحانی حملہ

کمیونسٹ اقتدار کسی کو خوش نہیں کر پاتا حتیٰ کہ وہ بھی لوگ خوش نہیں رہتے جو اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ سب کو یہی کھٹکا لگا رہتا ہے کہ نہ جانے کب پارٹی کی پالیسی تبدیل ہو جائے اور خفیہ پولیس کی گاڑی رات کے وقت اِن کے دروازے پر رُکے اور انہیں دھکیل کر لے جائے۔

میں بہت سے ایسے کمیونسٹ لیڈروں کو جانتا ہوں۔ جو آسمانی بوجھ تلے دبے ہوئے ہیں۔ صرف یسوع مسیح ہی انہیں آرام دے سکتا ہے کمیونسٹ لیڈروں کو مسیحیت کے لئے جیتنے کا مطلب ہے دُنیا کو تباہی اور انسانیت کو بھوک سے نجات دلانا کیونکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ خطرناک ہتھیاروں پر زر کثیر خرچ کیا جا رہا ہے۔ کمیونسٹ لیڈروں کو جیتنے کا مطلب ہے بین الاقوامی کشیدگی کا خاتمہ۔ کمیونسٹ لیڈروں کو جیتنے کے معنی ہیں۔ مسیح اور فرشتوں کے لئے مسرت پیدا کرنا۔ اس کا مطلب ہے کلیسیا کی کامرانی۔ وہ تمام علاقے جہاں مشنری بڑی سخت محنت کرتے ہیں۔ مثلاً نیوگنی یا مڈغاسکر خود بخود مسیحیت کے دائرے

میں آ جائیں گے اگر کمیونسٹ حکمرانوں کو مسیح کے لئے جیت لیا جائے تو اس طرح ایک نئے دَور کا آغاز ہو سکتا ہے۔

مسیحیت قبول کرنے والے کمیونسٹوں کو میں ذاتی طرح پر جانتا ہوں میں بھی اپنی جوانی میں، ایک پکا ملحد تھا۔ مسیحیت قبول کرنے والے ملحد اور کمیونسٹ اپنے بھاری گناہوں کی وجہ سے مسیح سے سچی محبت کرتے ہیں۔

مشنری کام کے لئے ایک ٹھوس اور مربوط حکمت عملی کی ضرورت ہے نجات کے نقطۂ نگاہ سے تمام رُوحیں مساوی اہمیت کی حامل ہوتی ہیں۔ لیکن مشنری حکمت عملی کے لحاظ سے مساوی نہیں۔ ایک اثر و رسوخ والے آدمی کو جیتنا زیادہ اہم ہے جو بعد ازاں ہزاروں افراد کو جیت سکے۔ لیکن ایک جنگلی کو مسیحیت کا پیغام دینا صرف اسی کے حق میں مفید ہو سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ یسُوع مسیح نے اپنا کام صرف ایک چھوٹے سے گاؤں تک محدود نہیں رکھا بلکہ وہ دُنیا کے سب سے بڑے رُوحانی مرکز یروشلم پہنچا اسی غرض سے اس کے ایک پیرو نے روم کا سفر کیا۔

انجیلِ مقدّس میں لکھا ہے "عورت کی نسل میں سے ہی کوئی سانپ کے سر پر ضرب لگا سکتا ہے۔" ہم صرف سانپ کے پیٹ پر گدگدی کرکے اسے ہنسا سکتے ہیں سانپ کا سر ماسکو اور پیکنگ میں کسی مقام پر ہے نہ کہ تیونس اور مڈغاسکر میں۔ کلیسیا کے لیڈروں اور مشنری

اداروں کے منتظمین اور سنجیدہ قسم کے مسیحیوں کو کیمونسٹ دُنیا پر اپنی توجہ مرکوز کرنے کی ضرورت ہے۔

ہمیں عام نوعیت کا کام ترک کر دینا چاہئیے۔ انجیلِ مقدس میں لکھا ہے "اُس پر لعنت ہو جو خُدا کا کام فریب دہی سے کرتا ہے"۔ کلیسیا کی طرف سے کمیونزم کے خلاف کھلے اور رُوحانی حملے کی ضرورت ہے۔ جنگیں صرف جارحانہ حکمتِ عملی سے ہی جیتی جاتی ہیں نہ کہ مدافعت سے۔ اب تک کیمونزم کے مقابلہ کے لئے کلیسیا نے مدافعانہ پالیسی اختیار کر رکھی ہے جس کا نتیجہ یہ ہُوا کہ ایک کے بعد دوسرا ملک کمیونزم کی گود میں چلا گیا۔ کلیسیا کی اس پالیسی میں فی الفور تبدیلی کی ضرورت ہے۔ زبور میں آیا ہے کہ خُدا لوہے کے ٹکڑے ٹکڑے کر سکتا ہے اور اشتراکیت کا آہنی پردہ اس کے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ ابتدائی کلیسیا نے بھی خفیہ اور غیر قانونی طور پر کام کیا تھا اور وہ کامیاب ہُوا ہمیں اب پھر اسی طرح کام کرنا چاہئیے۔

کیمونسٹوں کے اقتدار میں آنے تک یہ بات ہرگز میری سمجھ میں نہ آئی کہ نئے عہدنامہ میں بہت سے لوگوں کو عرفیت (دوسرے نام) سے کیوں یاد کیا گیا۔ شمعون کو پطرس کا نام اور یوحنا کو مرقس کا نام دیا گیا۔ اَب ہم بھی کمیونسٹ ملکوں میں کام کرتے وقت اپنے فرضی نام رکھتے ہیں۔ یہ بات بھی میری سمجھ میں پہلے نہیں آئی تھی کہ یسوع مسیح نے اپنا آخری کھانا لگانے کی خواہش کرنے سے پہلے اس مقام کا

پتہ کیوں نہ دیا بلکہ صرف اتنا کہا تھا "گاؤں میں جاؤ اور ایک آدمی پانی کا گھڑا اٹھائے ہوئے تمہیں ملے گا تم اس کے پیچھے ہو لینا" اس مصلحت کو میں اب سمجھا ہوں۔ خفیہ کلیسیا کے کام کے لئے اب ہم بھی شناخت کی خفیہ علامتیں استعمال کرتے ہیں اگر ہم اس طرح کام کرنے پر متفق ہو جائیں اور ابتدائی کلیسیا کے کام کا طریقہ اپنا لیں تو ہم کمیونسٹ ملکوں میں مسیحیت کے لئے مؤثر کام کر سکیں

لیکن جب میں نے مغربی ملکوں میں کلیسیا کے بعض لیڈروں سے ملاقات کی تو میں نے کمیونزم کے لئے نفرت کی بجائے جو کمیونسٹ ملکوں میں مشنری تنظیموں کے کام کرنے کے بعد بہت عرصہ پہلے پیدا ہو جانی چاہئے تھی۔ یہ دیکھا کہ ان کی پالیسی کمیونزم کی موافقت میں ہے۔ میں ان لوگوں کے دل میں کارل مارکس کے گمراہ کئے ہوئے لوگوں کی نجات کی تڑپ نہیں پاتا اور میں ان لوگوں کے دل میں کارل مارکس کے گمراہ کئے ہوئی روحوں کے لئے خدائی شفقت اور محبت کا جذبہ نہ پا سکا۔ سچا اعتقاد وہ نہیں جس کا زبان سے اظہار کیا جائے بلکہ وہ ہے جس کے لئے انسان اپنی جان نثار کرنے کے لئے آمادہ ہو جائے۔

خفیہ کلیسیا کے مسیحیوں نے ثابت کر دیا ہے کہ وہ اپنے اعتقاد کی خاطر اپنی جان بھی قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ میں اب بھی ایک ایسا کام جاری رکھے ہوتے ہوں۔ جس کا مطلب میرے لئے ایک کمیونسٹ ملک میں دوبارہ قید ہو سکتی ہے۔ میرے لئے تشدد کے دروازے کھل سکتے ہیں مجھے موت کے اندھیاروں میں دھکیلا جا سکتا ہے کیونکہ

میں آہنی پردے کے پیچھے ایک خفیہ کام کی قیادت کر رہا ہوں اور مجھے اس کے تمام خطرات کا بخوبی اندازہ ہے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ میں صحیح کام کر رہا ہوں۔

مجھے یہ پوچھنے کا حق حاصل ہے کیا امریکہ میں کلیسیا کے لیڈر جو کمیونسٹوں کے ساتھ دوستی گانٹھ رہے ہیں اپنے اس اعتقاد کی خاطر مرنے کیلئے تیار ہوں گے؟ ان لوگوں کو مغربی ملکوں میں اپنی اعلیٰ حیثیت ترک کرکے مشرقی ملکوں میں سرکاری پادری بننے سے کون روکتا ہے جہاں وہ کمیونسٹوں سے پورا پورا تعاون کرتے ہیں اب تک مغربی کلیسیا کے کسی لیڈر نے اپنے ایسے عقیدے کا ثبوت نہیں دیا ہے۔

انسانی الفاظ انسانوں کے ایک دوسرے کو سمجھنے کی مشترکہ ضرورت کے تحت جنم لیتے ہیں۔ اس کے بعد ضروریات زندگی کے لئے چیزوں کی مشترکہ پیداوار ہوتی ہے اور پھر ایک دوسرے کے متعلق اظہار خیال کا جذبہ بیدار ہوتا ہے تاہم روحانی زندگی کی عظمتوں اور خدا کے اسرار کو بیان کرنے کے لئے انسان کے پاس وافر ذخیرہ الفاظ نہیں ہے۔

اسی طرح شیطانی ظلمت کی گہرائیوں کو بھی بیان کرنے کے لئے انسان کے پاس الفاظ نہیں۔ کیا آپ اس آدمی کے احساسات کو الفاظ میں بیان کر سکتے ہیں۔ جنہیں نازی جلتی ہوئی بھٹی میں پھینکنے والے تھے یا جب اس کے اپنے بچے کو اس کی آنکھوں کے سامنے گرم بھٹی میں پھینک دیا گیا! اس لئے یہ باتیں بے کار ہیں کہ مسیحیوں پر کیا کیا مظالم ڈھائے گئے یا

کمیونسٹوں کے زیرِ اثر اب وہ کن مصائب سے دوچار ہیں۔

جیل میں میرے ساتھ ایک قیدی کرتیوپتراسکانو بھی تھا۔ یہ وہ شخص تھا جس نے رومانیہ میں کمیونسٹ اقتدار کی بنیاد رکھی۔ اس کے ساتھیوں نے اسے یہ صلہ دیا کہ جیل میں ڈال دیا اگرچہ اس کے حواس بالکل درست تھے مگر کمیونسٹوں نے اسے پاگل خانے میں ڈال دیا جہاں وہ بھی دوسرے لوگوں کی طرح پاگل ہو گیا اُنہوں نے اپنے سابق وزیرِ خارجہ اناپاکر کے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک کیا مسیحیوں سے بھی اکثر اسی قسم کا سلوک روا رکھا جاتا ہے انہیں بجلی کے جھٹکے دیئے جاتے ہیں اور تنگ و تاریک کوٹھڑیوں میں رکھا جاتا ہے۔

چین میں کھلے عام جو کچھ ہوا دُنیا اس پر خوفزدہ ہے ہر ایک جانتا ہے کہ ریڈ گارڈ تشدد کرتے تھے۔ آپ ذرا اِن مظالم کا تصور کریں جو جیلوں میں مسیحیوں کے ساتھ روا رکھے گئے اور جنہیں کوئی نہیں جانتا۔ اِن مسیحی پرچاروں اور ایک مسیحی ادیب کے، جس نے اپنا عقیدہ چھوڑنے سے انکار کیا، زبان، ہاتھ پاؤں اور کان کاٹ دیئے گئے۔ خوفناک پہلو یہ نہیں کہ کمیونسٹ تشدد کرتے ہیں اور انسانی جانوں کو تلف کرتے ہیں بلکہ یہ ہے کہ وہ بچوں اور نوجوانوں کو گمراہ کرنے میں مصروف ہیں اُنہوں نے کلیسیا کی قیادت اپنے آدمیوں کو سونپ دی ہے جو انہیں تباہ و برباد کر رہے ہیں وہ نوجوانوں کو یہ بتاتے ہیں کہ خدا اور مسیح پر ہرگز ایمان نہ لائیں بلکہ اِن ناموں سے نفرت کریں۔

ان مسیحیوں کا المیہ الفاظ میں کس طرح بیان کیا جا سکتا ہے جو کئی سال تک جیل کاٹنے کے بعد جب اپنے گھروں کو واپس آتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ اپنے بچے جو پکے ملحد بن چکے ہوتے ہیں ان کے عقیدے کا مذاق اڑاتے ہیں۔ یہ کتاب درحقیقت سیاہی سے نہیں بلکہ خون کے آنسوؤں اور دلوں سے بہنے والے خون سے لکھی گئی ہے۔

دانی ایل کے دور میں تین نوجوانوں کو جلتی ہوئی آگ میں پھینکا گیا مگر جب انہیں نکالا گیا تو بھٹی میں سے آگ کی تپش نہیں آ رہی تھی۔ اسی طرح جو مسیحی کمیونسٹ جیلوں میں ہیں ان سے بھی کمیونسٹوں کے خلاف نفرت کی بو نہیں آتی۔ ایک پھول کو اگر آپ پاؤں تلے کچلیں گے تو اس کے صلے میں آپ کو خوشبو ملے گی اسی طرح جن مسیحیوں پر کمیونسٹ ظلم وستم ڈھاتے ہیں اس کے بدلے میں مسیحی ان سے محبت کرتے ہیں۔ ہم نے بہت سے کمیونسٹ جلادوں کو مسیح کے لئے جیتا ہے اور ہمارے دل میں صرف ایک ہی خواہش ہے کہ کمیونسٹوں کو جن سے ہمیں تکلیف اور دُکھ پہنچا ہے نجات کا راستہ دکھائیں جو ہمیں مسیح نے دکھایا ہے۔

مجھے وہ اعزاز حاصل نہیں جو میرے بہت سے مسیحی بھائیوں کو حاصل ہُوا۔ وہ اپنے عقیدے کی خاطر جیل میں شہید کر دیئے گئے مجھے رہا کر دیا گیا اور اپنا ملک چھوڑ کر مغربی دُنیا میں آنے میں کامیاب ہو گیا۔

مغربی دُنیا میں کلیسیا کے لیڈروں میں میں نے ایسا جذبہ پایا جو آہنی پردے کے پیچھے کام کرنے والے خفیہ کلیسیا کے لیڈروں کے جذبے کا

اثر ہے مغرب میں بہت سے مسیحی کمیونسٹوں کے لئے کوئی شفقت نہیں رکھتے۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ وہ کمیونسٹ ملکوں میں لوگوں کی نجات کیلئے کچھ نہیں کرتے اُنہوں نے یہودیوں بودھوں حتیٰ کہ مسلمانوں کو مسیحی بنانے کے لئے تو مشنریاں قائم کر رکھی ہیں۔ ایک مسیحی عقیدہ رکھنے والے کو دوسرے مسیحی عقیدے میں لانے کے لئے بھی مشنریاں موجود ہیں۔ لیکن کمیونسٹوں کے لئے اِن کی کوئی مشنری نہیں۔ وہ کمیونسٹوں سے محبت نہیں کرتے ورنہ وہ بہت پہلے اس کے لئے مشنریاں قائم کر دیتے جسطرح غیر مسیحی عقیدے کے لوگوں نے قائم کر رکھی ہیں۔

لیکن یہ بات اچھی نہیں ہے کہ وہ کمیونسٹوں سے محبت نہیں رکھتے اور نہ ہی اِن کو مسیح کے لئے جیتنے کی کوشش کرتے ہیں اپنے اس تجاہل اور جمود اور بعض اوقات کمیونسٹوں کے شریک کار بن کر مغربی کلیسیا کے بعض لیڈر کمیونسٹوں کے کنبہ کو اور مستحکم کر رہے ہیں مغربی کلیساؤں میں کمیونسٹوں کے گھسنے میں وہ اِن کی مدد کر رہے ہیں تاکہ وہ دُنیا بھر کے کلیساؤں کی قیادت حاصل کر سکیں وہ مسیحیوں کو کمیونزم کے خطرات سے بے خبر رکھ رہے ہیں۔

کمیونسٹوں سے محبت نہ کر کے اور ان کو مسیح کے لئے جیتنے کی کوشش نہ کر کے وہ اپنے ہی مسیحی بھائیوں سے بھی عدم توجہی کا ثبوت دے رہے ہیں اِن کا بہانہ یہ ہے کہ انہیں ایسا کرنے کی اجازت نہیں ہے کیا ابتدائی مسیحیوں نے انجیل پھیلانے کے لئے نیرو سے اجازت لی تھی

یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اگر ہم کمیونسٹوں کو مسیح کے لئے نہیں جیتتے تو وہ مغرب پر فتح پا لیں گے اور مسیحیت کو بھی جڑ سے اکھاڑ پھینکیں گے۔

تاریخی حقائق

ابتدائی صدیوں میں شمالی افریقہ مسیحیت کا مرکز تھا۔ آگسٹین، سائپرین، اتھنیشس اور ٹرٹولین جیسے سینٹ افریقہ ہی کی دین ہیں شمالی افریقہ کے مسیحیوں نے اپنے صرف ایک فرض سے کوتاہی کی۔ مسلمانوں کو مسیحیت کے لئے نہ جیت سکے نتیجہ یہ نکلا کہ مسلمانوں نے شمالی افریقہ پر قبضہ کر کے کئی صدیوں کے لئے وہاں سے مسیحیت کا خاتمہ کر دیا۔ شمالی افریقہ پر آج پھر مسلمانوں کا قبضہ ہے اور مسیحی مشنری ادارے انہیں ایسے لوگوں سے تشبیہ دیتے ہیں۔ جن کا عقیدہ تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔

ہمیں تاریخ سے سبق حاصل کرنا چاہئیے۔ تحریک اصلاح کے دور میں ہش، لوتھر اور کالون کے مذہبی مفادات یورپی لوگوں سے مطابقت رکھتے تھے جو پاپائیت کے چنگل سے نجات حاصل کرنا چاہتے تھے جو اس زمانے میں ایک ظالمانہ سیاسی اور اقتصادی طاقت کی مالک تھی۔ اسی طرح آج بھی انجیل کا پیغام کمیونسٹوں اور ان کے شکار عوام دونوں میں پھیلانے میں خفیہ کلیسیا کے مفادات تمام آزاد لوگوں کے اہم مفادات سے مطابقت رکھتے ہیں تاکہ وہ آزادی میں اپنی زندگی

بسر کر سکیں۔
ایسی کوئی سیاسی قوت نہیں ہے جو کیمونزم کو اُکھاڑ پھینکے فوجی لحاظ سے اِن پر حملہ کرنے کا مطلب ایک نئی عالمی جنگ ہوگا جس میں لاکھوں انسانی جانیں تلف ہو جائیں گی بہت سے مغربی حکمران برین واش ہو چکے ہیں اور وہ کیمونسٹ حکمرانوں کا تختہ اُلٹنے کی کوئی خواہش نہیں رکھتے وہ کئی بار اس کا اظہار کر چکے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ نشہ آور ادویہ کا استعمال غنڈہ گردی سرطان اور تپ دق کا خاتمہ کر دیا جائے لیکن کیمونزم کا نہیں جو اِن بیماریوں سے بہت زیادہ انسانی جانوں کے اتلاف کا باعث ہے۔

روسی ادیب ایلیا اہرن برگ کا کہنا ہے کہ اگر سٹالن اپنی زندگی میں کچھ اور نہ کرتا اور اِن بے گناہ لوگوں کی فہرست بناتا رہتا جسکو اُس نے مروایا تھا تو یہ فہرست اس کی ساری زندگی میں مکمل نہ ہو پاتی۔ خروشچیف نے کمیونسٹ پارٹی کی بیسویں سالانہ کانفرنس میں کہا تھا۔ "سٹالن نے ہزاروں ایماندار اور بے گناہ کمیونسٹوں کو مروا دیا۔ مرکزی کمیٹی کے ۱۳۹ ممبروں اور امیدواروں میں سے جو سترہویں کانگرس میں چنے گئے تھے بعد ازاں ۹۸ ممبروں یعنی ۷۰ فیصد کو گرفتار کر کے مار ڈالا گیا"

اَب تصور کیجئے کہ اس نے مسیحیوں کے ساتھ کیا کیا ہوگا؟
خروشچیف نے سٹالن کی مذمت تو ضرور کی لیکن وہ بھی وہی کچھ کرتا

رہا جو سٹالن نے کیا تھا ۱۹۵۹ء تک روس کی جو نصف کلیسیا کھلی تھیں وہ بھی بند کر دیں گئیں۔ چین میں تو مسیحیوں کو اس طرح بھی بُرے حالات کا سامنا کرنا پڑا چین میں تمام کھلے چرچ بند کر دیئے گئے۔ رومانیہ اور روس میں مسیحیوں کی گرفتاری کی تعداد میں اضافہ ہو گیا اور اب روس سے پھر مسیحیوں کی بڑے پیمانے پر گرفتاریوں کی اطلاعات مل رہی ہیں

تشدد اور فریب دہی سے اِن ملکوں میں جن کی آبادی ایک ارب کے قریب ہے پوری نوجوان نسل کی اس طرح پرورش کی جا رہی ہے کہ وہ مغرب کی ہر چیز سے اور خاص طور پر مسیحیت سے نفرت کرے

روس میں مقامی حکام کا کلیسیاؤں کے دروازے پر کھڑے ہو کر بچوں پر نگرانی رکھنا کوئی خلافِ معمول واقعہ نہیں ہے جو بچے کلیسیاؤں میں داخل ہونے کی کوشش کریں ان کے طمانچے لگائے جاتے ہیں اور انہیں باہر پھینک دیا جاتا ہے۔ مستقبل میں مغربی مسیحیت کو تباہ کرنے والوں کو بڑی غور و پرداخت اور منظم طریقے سے پرورش کیا جا رہا ہے۔

کمیونزم کو ختم کرنے کے لیے صرف ایک ہی قوت ہے یہ وہی طاقت ہے جس نے مسیحی ریاستوں کو سلطنت روما پر قابض کیا۔ وہی قوت جس نے مسیحیوں کو ٹیوٹون اور وائیکنگ سے چھٹکارا دلایا وہی قوت جس نے خون خرابے کا خاتمہ کیا یہ قوت انجیل کی قوت ہے جس کی نمائندگی خفیہ کلیسیا کرتی ہے اور یہ تمام کمیونسٹ ملکوں میں مصروفِ عمل ہے۔

اس کلیسیا کی بقا اور اس کی امداد کا مسئلہ صرف مصیبت زدہ مسیحی بھائیوں

کی ہمدردی کے نقطۂ نظر سے ہی اہم نہیں بلکہ یہ خود آپ کے ملک اور آپ کی کلیسیا کے لئے زندگی اور موت کا مسئلہ ہے۔ اس کلیسیا کی بقا نہ صرف آزاد مسیحیوں کے مفاد میں ہے بلکہ آزاد حکومتوں کی بھی یہی پالیسی ہونی چاہیے۔

خفیہ کلیسیا بہت سے کمیونسٹ حکمرانوں کو مسیح کے لئے جیت چکی ہے۔ رومانیہ کا وزیراعظم جارجیو ڈیج مسیحیت قبول کرنے کے بعد مرا۔ اس نے اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہوئے اپنی گناہگار زندگی بدل ڈالی تھی کمیونسٹ ملکوں میں حکومت کے بہت سے کمیونسٹ خفیہ طور پر مسیحی ہو چکے ہیں۔ ان کی تعداد میں اضافہ ہو سکتا ہے تب ہم بعض کمیونسٹ حکومتوں کی پالیسی میں تبدیلی کی توقع کر سکتے ہیں۔ ایسی تبدیلی نہیں جو ٹیٹو اور گومکا لائے ہیں جس کے بعد بھی وہی ظالمانہ اور الحاد پر یقین رکھنے والی پارٹی کی آمریت قائم رہی بلکہ وہ تبدیلی جو مسیحیت اور آزادی کی جانب ہو۔

اس کام کے لئے مثالی مواقع موجود ہیں کمیونسٹ جو اکثر مسیحیوں کی طرح اپنے عقیدے سے بہت مخلص ہوتے ہیں ایک زبردست بحرانی دور سے گزر رہے ہیں انھوں نے خلوص سے یہ یقین کر لیا تھا کہ کمیونزم قوموں کے درمیان بھائی چارہ پیدا کرے گا۔ لیکن اب وہ دیکھ رہے ہیں کہ کمیونسٹ ملک باہم نبرد آزما ہیں اِن کا یہ خیال تھا کہ زمین پر وہ ایک ایسی حقیقی جنت کی تخلیق کریں گے جسے دیکھ کر مسیحی عقیدے

کے لوگ آسمانی جنت کا خیال دل سے نکال دیں گے۔ لیکن اب ان کے لوگ بھوکے مر رہے ہیں اور گندم سامراجی ملکوں سے درآمد کی جاتی ہے۔ کمیونسٹوں نے اپنے لیڈروں پر پورا بھروسہ کیا اور اب سبھی نے اپنے ہی اخبارات میں کہ سٹالن ہزاروں کمیونسٹوں کا قاتل ہے خروشچیف احمق تھا اسی طرح اُنہوں نے دوسرے لیڈروں کی جن میں رکوسی، گیرو، اناپوکر اور رینکووچی شامل ہیں۔ مذمت بھی سُنی ہے کمیونسٹوں کو اب یہ یقین ہو گیا ہے کہ اِن کے لیڈر ایسے نہیں جن سے خطا نہیں ہو سکتی وہ اِن کیتھولک مسیحیوں کی طرح ہیں جن کا کوئی پوپ نہیں۔

آج کمیونسٹوں کے دِل پژمردہ ہیں اور اس پژمردگی کو مسیحیت سے ہی دُور کیا جا سکتا ہے انسان کا دِل فطری طور پر خُدا کی تلاش کرتا ہے اور ہر انسان میں اس وقت تک رُوحانی خلا رہتا ہے۔ جب تک وہ مسیحیت کی روشنی سے منّور نہ ہو جائے انجیل میں محبت کی قوت ہے جو اِن کے دلوں کو جیت سکتی ہے میں نے ایسا ہوتے دیکھا ہے اور میں جانتا ہوں کہ ایسا ہو سکتا ہے۔

مسیحیوں نے جن کا تمسخر اُڑایا گیا اور جن پر بے پناہ مظالم ڈھائے گئے وہ سب کچھ بھلا دیا ہے اور معاف کر دیا ہے جو ذاتی طور پر اِنکے ساتھ اور اِن کے خاندان والوں کے ساتھ روا رکھا وہ اپنے طور پر پوری کوشش کر رہے ہیں کہ کیمونسٹ اِس بحران سے گزر کر مسیحیت کا راستہ

اپنائیں اس کام کے لئے انہیں ہماری امداد کی ضرورت ہے۔
مسیحیوں کی محبت ہمیشہ عالمی ہوتی ہے ان کے نزدیک طرفداری کوئی حیثیت نہیں رکھتی یسُوع مسیح نے کہا تھا کہ خُدا کا سُورج اچھے اور بُرے دونوں پر یکساں طور پر طلوع ہوتا ہے مسیحی محبت بھی اسی طرح ہے۔

مغربی ملکوں کے وہ مسیحی لیڈر جو کمیونسٹوں سے دوستی ظاہر کرتے ہیں وہ اس کے جواز میں مسیح کی تعلیمات پیش کرتے ہیں کہ ہمیں اپنے دشمنوں سے بھی محبت کرنی چاہیئے لیکن مسیح نے ہرگز یہ تعلیم نہیں دی کہ ہم اپنے دشمنوں سے تو محبت کریں اور اپنے بھائیوں کو فراموش کردیں۔ وہ اِن لوگوں کے ساتھ بیٹھتے اور کھانا کھاتے ہیں جن کے ہاتھ مسیحیوں کے خُون سے رنگے ہوئے ہیں۔ لیکن انہیں مسیح کا پیغام نہیں دیتے اِن لوگوں کو نظر انداز کیا جاتا ہے جو کمیونسٹوں کے ظلم وستم کا نشانہ بنے ہوئے ہیں۔ اِن سے محبت کا اظہار نہیں کیا جاتا پچھلے سات سال کے دوران مغربی جرمنی کے کلیسیاؤں نے بھوک زدہ لوگوں کے لئے ساڑھے بارہ کروڑ ڈالر کی امداد دی ہے اور امریکی مسیحیوں نے اس سے بھی زیادہ امداد دی ہے۔

دُنیا میں بے شمار لوگ بھوک کا شکار ہیں لیکن میں مسیحی شہیدوں اور ان کے خاندان کے افراد سے زیادہ کسی کو بھوکا خیال نہیں کرتا اور یہی لوگ صحیح معنوں میں آزاد مسیحیوں کی امداد کے مستحق ہیں۔ اگر جرمنی

افریقہ، برطانیہ، امریکہ اور سکنڈے نیویائی ممالک کے کلیسیا امداد کیلئے رقم اکٹھی کرتے ہیں تو یہ ہر ضرورت مند کو ملنی چاہئیے لیکن سب سے پہلے مسیحی شہیدوں اور ان کے خاندانوں کا حق ہے۔

کیا اب ایسا ہو رہا ہے! مجھے مسیحی تنظیموں نے یرغمال دے کر آزاد کرایا تھا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیحیوں کو یرغمال کی ادائیگی کر کے آزاد کرایا جا سکتا ہے۔ میں وہ واحد مثال ہوں جس میں مجھے میرے ملک کو مسیحی اداروں نے یرغمال دے کر آزاد کرایا۔ یرغمال دے کر میری رہائی سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مغربی ملکوں کے مسیحی ادارے اسی قسم کے دوسرے معاملات میں اپنے فرائض سے کوتاہی برت رہے ہیں۔

ابتدائی زمانے کے مسیحیوں نے اپنے آپ سے یہ سوال کیا تھا کہ آیا نئی کلیسیا صرف یہودیوں کے لئے ہے یا دوسرے لوگوں کے لئے بھی؟ اس سوال کا بالکل درست جواب ملا اب ایک دوسری صورت میں یہی سوال بیسویں صدی میں اُبھر آیا ہے۔ مسیحیت صرف مغربی ملکوں کے لئے نہیں ہے۔ مسیح صرف امریکہ، انگلستان یا دوسرے جمہوری ملکوں کیلئے نہیں ہے۔ جب وہ مصلوب ہوا تو اس کا ایک ہاتھ مشرقی سمت اور دوسرا مغربی جانب تھا وہ نہ صرف یہودیوں بلکہ ان کے غلاموں کا بھی بادشاہ تھا نہ صرف مغربی ملکوں بلکہ کیمونسٹوں کا بھی۔ مسیح نے اپنے پیروؤں سے کہا "تم پوری دُنیا میں پھیل جاؤ اور ہر جاندار تک انجیل کی روشنی پہنچاؤ"۔ مسیح کا خون سب کے لئے بہا تھا اور سب کو اس کا پیغام ملنا چاہئیے؛

کمیونسٹوں میں تبلیغ کے لئے ہماری حوصلہ افزائی اس امر سے ہوتی ہے کہ جب وہ لوگ مسیح پر ایمان لاتے ہیں تو پورے جوش و خروش سے لاتے ہیں مجھے آج تک ایسا کوئی روسی مسیحی نہیں ملا جو اس جذبے سے عاری ہو سابق نوجوان کمیونسٹ مسیح کے مثالی پیرو بن سکتے ہیں۔

مسیح کمیونسٹوں سے محبت کرتا ہے اور انہیں کمیونزم کے چنگل سے چھڑانا چاہتا ہے جس طرح کہ وہ تمام گنہگاروں سے محبت کرتا ہے اور اور انہیں ان سے نجات دلانا چاہتا ہے مغربی کلیسیا کے بعض لیڈر کمیونزم کے متعلق قطعاً بے توجہی کا رویہ اختیار کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے اس رویے سے گناہ کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔ اس طرح وہ کمیونزم کی مدد کرکے اسے فتح مند کر رہے ہیں۔ وہ کمیونسٹوں اور ان کے ظلم و ستم کا شکار لوگوں کو نجات سے محروم کرنا چاہتے ہیں۔

میری رہائی کے بعد

میں جب جیل سے رہا ہو کر دوبارہ اپنی بیوی سے ملا تو اُس نے پوچھا کہ مستقبل کے لئے میرا کیا پروگرام ہے۔ میں نے جواب دیا کہ میرے سامنے جو نظریہ ہے وہ ہے گوشہ نشینی میری بیوی نے کہا یہی میاں اس کا بھی ہے۔ اپنی جوانی میں بڑا ہی متحرک تھا لیکن جیل کی طویل تنہائی نے مجھے ایک نحیف و نزار اور سوچ بچار کرنے والا شخص بنا دیا سارے طوفان دل ہی میں ٹھنڈے ہو گئے مجھے کمیونزم کی کوئی فکر نہ تھی۔ میں نے اس کا نوٹس بھی نہ لیا تھا۔ میں تو آسمانی دولہے کی باہنوں میں تھا۔

میں نے تکلیف دینے والوں کے لئے بھی دُعا کی تاکہ دلی طور پر اِن سے چاہت رکھ سکوں۔

مجھے درحقیقت اپنی رہائی کی بہت کم اُمید تھی لیکن گاہے بگاہے میرے دل میں یہ خیال آتا تھا کہ اگر مجھے رہا کر دیا گیا تو میں کیا کروں گا۔ میں یہی خیال کیا کرتا تھا کہ ریٹائر ہو جاؤں گا اور کسی جگہ اور جنگل یا صحرا میں تنہائی میں آسمانی دولہے سے عشق میں زندگی گزار دوں گا۔ خُدا ایک سچائی ہے۔ انجیل سچائی کے متعلق ایک سچائی ہے یہ ایک سچائی کے متعلق بتانے والی سچائی ہے۔ مسیحیت کے پیروکار اپنی سچائیوں میں اپنی زندگی بسر کرتے ہیں بھوک اور تشدد کا شکار ہونے سے ہم لوگ مذہب اور انجیل کو بھول گئے رہتے ہم سچائی کو بھول گئے رہتے انجیل میں کہا گیا ہے۔ خُداوند یسوع مسیح ایسے لمحے اور ایسے دن ہمارے سامنے آئے گا جب کہ ہم تصور بھی نہیں کر سکتے تھے،، ہماری سوچ کی قوت مفلوج ہو چکی تھی تشدد کے اِن تاریک ترین لمحوں میں وہ ہمارے پاس آیا جیل کی دیواریں ہیروں کی طرح چمکنے لگیں اور ہماری کوٹھڑیاں روشنی سے منور ہو گئیں ہم سے بہت دُور کرۂ کے کسی مقام کے نیچے ہمارے جلاد پڑے سسک رہے تھے۔ میری روح میرے خُداوند میں لگی تھی ہم یہ مسرت شاہی محلوں کی خاطر بھی ترک نہیں کر سکتے تھے۔

کس کے خلاف جنگ کا آغاز کروں؟ اس کے سوا میرے ذہن سے کوئی چیز دُور نہ تھی میں کسی طرح کی جنگ نہیں کرنا چاہتا تھا میں تو

خداوند کے لئے ایک معبد کی تعمیر کے بارے میں سوچتا تھا۔ مستقبل کے پُرسکون برسوں کا تصوّر اور اُمید لئے ہوئے میں جیل سے باہر نکلا تھا لیکن جیل سے رہا ہوتے ہی مجھے کمیونزم کے ایسے پہلوؤں کا سامنا کرنا پڑا جو جیل کے دوران ہم پر کئے جانے والے تشدد سے بھی زیادہ گھناؤنے تھے۔ میں نے مختلف کلیساؤں کے پادریوں مبلغوں اور بشپوں سے ملاقات کی جنہوں نے انتہائی افسوس کے ساتھ یہ اعتراف کیا وہ مخبر بن چکے ہیں۔ اور اپنے ہی لوگوں کے خلاف خفیہ پولیس کو اطلاعات بہم پہنچاتے ہیں۔ میں نے پوچھا کیا آپ لوگ یہ کام چھوڑ سکتے ہیں خواہ اس کے لئے آپکے جیل جانے کا خطرہ ہی کیوں نہ ہو۔ تمام نے نفی میں جواب دیا۔ اُنھوں نے بتایا ایسا کرنے سے وہ اپنی ذات کے لئے کسی خطرہ سے خوفزدہ نہیں بلکہ میری گرفتاری کے بعد کلیساؤں میں ایسے حالات پیدا ہو چکے ہیں کہ اگر وہ مخبری سے انکار کر دیں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ چرچ بند کر دیئے گئے۔

ہر قصبے میں حکومت کی طرف سے ایک ایسا نمائندہ مقرر تھا جو مذہبی عقیدہ رکھنے والوں کی نگرانی کرتا تھا اور یہ عام طور پر خفیہ پولیس کا کوئی ملازم ہوتا۔ یہ پادری یا جس مسیحی خدمت گار کو جب چاہے بلاتا اور یہ پوچھتا کہ کلیسا میں کون آیا۔ کون گیا، کون عشاء ربانی لیتا ہے کون مذہب میں زیادہ دلچسپی لیتا ہے اور کون تبلیغ کا کام کرتا ہے۔ کون لوگ اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہیں اگر کوئی یہ معلومات فراہم نہ کرتا تو اُسے برطرف کر کے کسی دوسرے کو پادری مقرر کر دیا جاتا جو اس قسم کی

معلومات فراہم کر سکے۔ جہاں حکومت کے نمائندے کے پاس اس قسم کا کوئی آدمی نہ ہو (اور ایسا شاذ و نادر ہی ہوتا ہے) تو اس مقام پر کلیسیا کو تالا لگا دیا جاتا ہے۔ بعض پادری تو خفیہ پولیس کو بڑی ہچکچاہٹ کے ساتھ خبریں بہم پہنچاتے اور کچھ باتیں پوشیدہ رکھتے ہیں لیکن بعض ایسے بھی ہیں جن کا ضمیر مُردہ ہو چکا ہے وہ مکمل خبریں دیتے ہیں۔ کچھ ایسے بھی ہیں جو مطلوبہ معلومات سے بھی زیادہ اطلاعات بہم پہنچا کر خفیہ پولیس کی خوشنودی حاصل کرتے ہیں۔

میں نے مسیحی شہیدوں کے بچوں کے اعترافات بھی سُنے ہیں جنہیں ان خاندانوں کے متعلق معلومات دینے پر مجبور کیا گیا جنہوں نے ازراہ ہمدردی اپنے پاس رکھ لیا تھا بصورت دیگر انہیں یہ دھمکی دی جاتی تھی کہ تعلیمی اداروں سے انہیں خارج کر دیا جائے گا اور وہ اپنی تعلیم جاری نہیں رکھ سکیں گے۔

میں بپٹسٹوں کی اس کانفرنس میں گیا جو سُرخ پرچم کے زیرِ سایہ منعقد ہوئی جہاں کیمونسٹوں نے یہ فیصلہ کیا کہ منتخب مسیحی لیڈر کون ہوں گے یہ بات میرے علم میں ہے کہ سرکاری کلیسیا کا سربراہ ایسے لوگوں کو مقرر کیا گیا ہے جنہیں کیمونسٹ پارٹی نے نامزد کیا تھا تب مجھے یہ معلوم ہُوا کہ انتہائی مُقدس مقامات کے لئے جہاں سے یسوع مسیح نے روشنی کا پیغام دیا تھا کس قسم کے لوگوں کو متعین کیا جا رہا ہے۔

مسیحیت میں ہمیشہ سے ہی اچھے اور بُرے خادم دین ہوئے ہیں

لیکن اَب کلیسیا کی تاریخ میں پہلی بار ایک ملحدانہ تنظیم کی مرکزی کمیٹی جس کا اعلانیہ مقصد مذہب کی بیخ کنی ہے یہ فیصلہ کرتی ہے کہ کلیسیا کا سربراہ کون ہوگا۔ کس مقصد کے لیے؟ یقیناً مذہب کی بیخ کنی کے لئے لینن نے لکھا ہے "ہر مذہبی خیال، خدا کا ہر تصوّر اور ہر وہ خیال جو ان باتوں کی ترغیب دلائے۔ ناقابلِ برداشت اور ایک متعدی مرض کی طرح جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے لائق ہے۔ لاکھوں گناہ گندے کام اور تشدد کے واقعات اور جسمانی ایذا رسانی اور متعدی امراض اتنے خطرناک نہیں جتنا خطرناک خُدا کا عیارانہ رُوحانی تصوّر ہے۔

سوویت علاقہ کی تمام کمیونسٹ پارٹیاں لینن ازم پر ہی چلتی ہیں ان کے لیے مذہب سرطان، تپ دق یا جنسی بیماریوں سے بھی زیادہ خطرناک ہے وہی یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ مذہبی رہنما کون ہوں گے اور یہ رہنما اُن کے پٹھو بن کر اِن سے مکمل تعاون کرتے ہیں۔

میں نے بچوں اور نوجوانوں کو دہریت کے زہریلے درس لیتے دیکھا ہے اور سرکاری کلیساؤں کی طرف سے اس کا توڑ کرنے کا ذرا برابر امکان نہیں ہے رومانیہ کے دارلحکومت بخارسٹ میں کوئی کلیسیا ایسا نہیں ملے گا جہاں نوجوان اکٹھے ہو سکیں یا بچوں کے لئے سنڈے سکول کا بندوبست ہو مسیحیوں کے بچوں کو نفرت کے سکولوں میں پرورش کیا جا رہا ہے۔

یہ سب دیکھ کر میں نے کمیونزم سے اتنی نفرت کی جتنی اس زمانے میں بھی نہیں کی جب مجھ پر تشدد کیا جا رہا تھا۔ میں نفرت اس لئے نہیں

کرتا کہ انہوں نے مجھ پر تشدد کیا اور مجھے تکلیفیں دیں بلکہ اس لئے کہ وہ خدا کی عظمت اور مسیح کا نام مٹانا چاہتے ہیں اور اپنے زیرِ تسلط ایک ارب لوگوں کے خلاف کام کر رہے ہیں۔

ملک بھر کے بہت سے کسان دُور دُور سے میرے پاس آئے اور بتلایا کہ کس طرح مشترکہ کھیتی باڑی کی جا رہی ہے اَب وہ اپنے ہی کھیتوں اور باغوں میں بھُوکے غلام بن گئے ہیں۔ اِن کے پاس کھانے کو کچھ نہیں ہے اِن کے بچوں کے لیے دودھ اور پھل نہیں ہے۔ یہ اس مُلک کا حال ہے جو قدرتی وسائل سے مالا مال ہے اور پرانے زمانے کے کنعان کی طرح ہے۔ اِن لوگوں نے یہ اعتراف کیا کہ کمیونسٹ حکومت نے اُنہیں چور اور جھُوٹا بنا دیا ہے بھوک کی وجہ سے اُنہیں اپنے ہی کھیت سے چوری کرنا پڑتی ہے جو اب مشترکہ کاشت کے تحت آ گئے تھے اور پھر چوری کو چھپانے کے لیے اُنہیں جھُوٹ بولنا پڑتا ہے مزدوروں نے مجھے بتایا کہ فیکٹریوں خوف و ہراس طاری رہتا ہے اور اقتدار پر قابض لوگ اِن کا اس طرح استحصال کر رہے ہیں سرمایہ دار جس کا تصوّر بھی نہیں کر سکتے۔ مزدوروں کو ہڑتال کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے دانشوروں کو اپنے ضمیر کے خلاف یہ کہنا پڑتا ہے کہ خُدا کا وجود نہیں ہے دُنیا کی ایک تہائی آبادی زندگی اور فکر کی تمام صلاحتیں تباہ کر دی گئی ہیں یا صلب کر لی گئی ہیں نوجوان لڑکیوں نے یہ شکایت کی کہ اُنہیں نوجوان کمیونسٹوں کی تنظیم نے بلا کر اس بنا پر دھمکیاں دیں کہ اُنہوں نے کسی

مسیحی نوجوان کو پیار کیا تھا ان کی بجائے انہیں بعض دوسرے کمیونسٹ نوجوانوں کے نام تجویز کئے گئے جن سے وہ پیار کر سکتی تھیں چاروں طرف مایوسی کی حد تک گندگی اور جھوٹ پھیل گیا تھا۔

اس کے بعد میں نے خفیہ کلیسیا کے مجاہدوں سے ملاقات کی جو کافی عرصے تک میرے ساتھی رہ چکے تھے ان میں بعض لوگ ایسے تھے جو لرزنہار نہیں کئے جا سکے تھے اور کچھ ایسے تھے جو جیل سے رہائی کے بعد پھر خفیہ کلیسیا کے لئے کام کر رہے تھے انہوں نے مجھے بھی دوبارہ اس جدوجہد میں شامل ہونے کی دعوت دی۔ میں نے ان کے خفیہ جلسوں میں شرکت کی جو وہ مسیحی گیت گاتے تھے گیتوں کی یہ کتاب انجیل سے نقل کر کے ہاتھ سے لکھی گئی تھی اس موقع پر مجھے مقدس انطونی کی یاد آئی جس نے تیس سال ریگستان میں گزارے تھے اس نے دُنیا کو چھوڑ دیا تھا وہ دُعا اور روزے میں اپنی زندگی گزار رہا تھا لیکن جب اسے معلوم ہوا کہ مقدس اتھینشس اور اریوس میں مسیح کی پاکیزگی کے متعلق نزاع پیدا ہو گیا ہے تو وہ اپنی تنہائی ختم کر کے سچائی کی فتح کی خاطر اسکندریہ پہنچ گیا تھا مجھے برنارڈ کلیرؔ واکس بھی یاد آیا جو پہاڑوں کی اونچائیوں پر زندگی گزار رہا تھا لیکن جب اس نے صلیبی جنگ کی خبر سنی۔ جس میں مسیحی ایک خالی مقبرے پر قبضہ کرنے کے لئے عربوں یہودیوں اور مختلف مسیحی عقیدہ رکھنے والے لوگوں کو ہلاک کر رہے تھے تو وہ اپنی پہاڑی خانقاہ چھوڑ کر نیچے اُتر آیا تھا تاکہ لوگوں کو اس جنگ سے بچانے کیلئے تبلیغ کرے۔

میں نے وہ کام کرنے کا فیصلہ کیا جو سارے سچے مسیحی کرتے ہیں
میں نے مسیح اور مقدس پیغمبروں کے نقشِ قدم پر چلنے کا فیصلہ کیا۔ میں نے آرام کا خیال چھوڑ کر اس مقدس جدوجہد میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا یہ کس قسم کی جدوجہد ہو گی؟ جیلوں میں اکثر مسیحی اپنے دشمنوں کے لیے دعائیں کیا کرتے تھے اور اُنہوں نے اس کی شاندار مثالیں پیش کیں ہماری دلی تمنائیں تھیں کہ اِن لوگوں کو نجات ملنی چاہیے اور جب کبھی ایسا ہوتا اور کوئی کیمونسٹ مسیحیت کے دائرے میں آتا تو ہم خوشی سے ناچ اُٹھتے۔

لیکن مجھے کیمونزم کے اس بُرے نظام سے نفرت تھی میں خفیہ کلیسیا کو مستحکم کرنا چاہتا تھا۔ کیونکہ میرے نزدیک صرف یہی ایک قوت تھی جو اس ظلم کا انجیل کی روشنی سے خاتمہ کر سکتی تھی۔ میں نے یہ صرف رومانیہ کے بارے میں ہی سوچا تھا بلکہ پوری کیمونسٹ دُنیا میرے سامنے تھی مگر مغربی ملکوں میں مجھ پر کوئی توجہ نہ دی گئی۔

روس میں جب دو ادیبوں۔ سنیا وسکی اور دانی ایل کو خود ان کے اپنے ساتھیوں۔ نے گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا تو دُنیا بھر کے ادیبوں نے اِن کی سزا کے خلاف احتجاج کیا لیکن جب روس میں عیسائیوں کو اِن کے عقیدے کی بنا پر جیل میں ڈال دیا جاتا ہے تو مغرب کی کلیسیا تک بھی احتجاج نہیں کرتے۔

کسی کو کیا پرواہ ہے اگر روس میں کرنیک کو "زہریلا" مسیحی لٹریچر

بانٹنے کے جرم میں جیل میں ٹھونس دیا جائے۔ کون جانتا ہے کہ پراکوفیف مسیحی دُعائیں تقسیم کرنے پر پکڑا گیا تھا۔ کون جانتا ہے کہ عبرانی مسیحی گرانوالڈ کو اسی قسم کے جرم میں پکڑا گیا اور پھر کیمونسٹوں نے اس کے بیٹے کو زندگی بھر کے لیے اس سے جُدا کر دیا۔ میں جانتا ہوں جب مجھے میرے بیٹے مہائی سے جُدا کیا گیا تھا تو مجھ پر کیا گزری تھی مجھے گرنوالڈ ایوانکو گرائی شیوکک۔ تیشیا تاچنکو لیکا ترینا ویکا زینا، جارجی ویکازین پیلاٹ اور لٹویا جیسے ۲۰ ویں صدی کے پیرووں کے دُکھ درد کا پورا احساس ہے۔ میں جُھک کر اِن کی بیڑیاں چومنا فخر سمجھتا ہوں۔ جس طرح ابتدائی دور کے مسیحی اپنے ساتھیوں کی بیڑیاں چوما کرتے تھے جب اُنہیں بھوکے جنگلی جانوروں کے سامنے پھینکنے کے لیے جایا جاتا تھا

مغربی کلیسیا کے بعض لیڈر آج اِن کی کوئی پرواہ نہیں کرتے ان شہیدوں کے نام ان کی دعاؤں کی کتاب میں درج نہیں جب اِن مسیحیوں پر تشدد کیا جا رہا تھا اور اُنہیں سزائیں دی جا رہی تھی تو پٹسٹ اور آرتھوڈوکس کلیسیا کے سرکاری لیڈروں کو جنہوں نے اپنے ہی مسیحی بھائیوں کو دھوکہ دیا۔ جینوا، نئی دہلی اور دوسرے دارالحکومتوں میں ہونے والی کانفرنسوں میں خوش آمدید کہا جا رہا تھا۔ جہاں اُنہوں نے ہر ایک کو یقین دلایا کہ روس میں مکمل مذہبی آزادی ہے کلیسیاؤں کی عالمی کونسل کے ایک لیڈر نے اس یقین دہانی پر لشویک آرچ بشپ نکودم کے ہاتھوں کو بوسہ دیا پھر اُنہوں نے کلیسیاؤں کی عالمی کونسل کے نام پر پُرتکلف ضیافت اُڑائی جب کہ

روسی جیلوں میں پڑے ہوئے مسیحی خدمت گار گلی سڑی گوبھی اور غلیظ لا شوربا کھا رہے تھے جو میں نے بھی جیل میں مسیح کے نام پر کھائی تھیں۔

حالات اسی طرح برقرار نہیں رہ سکتے۔ خفیہ کلیسیا نے فیصلہ کیا کہ اگر اس امر کا امکان میسر آجائے تو میں ملک سے چلا جاؤں اور دنیا بھر کے مسیحیوں کو یہ بتاؤں کہ کمیونسٹ ملکوں میں کیا ہو رہا ہے۔ میں نے کمیونزم کے خلاف کام کرنے کا فیصلہ کیا ہے اگرچہ مجھے کمیونسٹوں سے محبت ہے میں کمیونزم کی مخالفت کئے بغیر انجیل کا پیغام پھیلانا درست خیال نہیں کرتا۔ کچھ لوگوں نے مجھ سے کہا "میں صرف انجیل کا پیغام دوں" مجھے کمیونسٹ خفیہ پولیس نے بھی یہی کہا تھا کہ میں صرف مسیح کا پیغام پھیلاؤں لیکن کمیونزم کا ذکر نہ کروں۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ جو لوگ مجھے صرف انجیل کی روشنی پھیلانے کو کہتے ہیں وہ بھی اسی جذبہ سے وجدان حاصل کرتے ہیں جو کمیونسٹ خفیہ پولیس کا تھا۔

میں نہیں جانتا کہ صرف انجیل سے کیا مطلب ہے؟ کیا یوحنا کی تبلیغ خالص تھی؟ اس نے صرف یہ نہیں کہا تھا "توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہت قریب ہے" بلکہ اس نے یہ بھی کہا تھا "ہیرودیس تم نہایت ذلیل ہو" اس بنا پر اس کا سر قلم کر دیا گیا کہ اس نے خود کو چند دانش بات لینے تک محدود نہیں رکھا تھا۔ یسوع مسیح نے پہاڑی پر خالص وعظ نہیں دیا تھا۔ بلکہ کچھ اور بھی کہا تھا آج کی کلیسیا کے لیڈر اپنے منفی وعظ کہیں گے۔ مسیح نے کہا تھا "فریسیو اور صدوقیو، اے سانپ کے بچو، تم پر افسوس" اور اسی "نا خالص" تبلیغ کی بنا پر وہ مصلوب کیا گیا ورنہ فریسی پہاڑی وعظ کو بالکل خاطر میں نہ لاتے۔

گناہ کا نام واضح طور پر لینا چاہیئے ۔ دُنیا میں آج کمیونزم ہی سب سے بڑا گناہ ہے جو انجیل آج اشتراکیت کی مخالفت نہیں کرتی وہ خالص انجیل نہیں خفیہ کلیسیا کے ارکان اپنی زندگی اور آزادی کو خطرے میں ڈال کر کمیونزم کی مخالفت کرتے ہیں تو پھر مغرب میں آزاد ملکوں کے لوگ ایسا کرنے سے کیوں پیچھے رہ سکتے ہیں ۔ میں نے کمیونزم کی مخالفت کا فیصلہ کیا ہے اس لحاظ سے نہیں جو عام طور سے کمیونسٹ دشمن کرتے ہیں ۔ ہٹلر کمیونسٹوں کا دُشمن تھا لیکن وہ ایک ظالم تھا ۔ ہم گناہ سے نفرت کرتے ہیں لیکن ہم گنہگار سے محبت کرتے ہیں ۔

مغرب میں مشکلات

مغرب میں مجھے کمیونسٹ ملکوں سے زیادہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑا رہا ہے ۔ میری اولین مشکلات خفیہ کلیسیا سے میری عقیدت اور وہ خوبصورت اور معجزانہ کارنامے ہیں جو اَب تک بیان نہیں کئے جا سکے اور یہی کلیسیا قدیم لاطینی روایات پر پوری اُترتی ہے ۔

کمیونسٹ کیمپ میں انسانوں کے لئے ایسا کوئی مقام نہیں ہے جہاں وہ وہ اپنا سَر جھکا سکیں وہاں کے مسیحی اپنے لئے مکان تعمیر نہیں کرتے ان سے کیا حاصل ؟ کیونکہ وہ اوّلین گرفتاری پر ہی ضبط کر لئے جائیں گے ۔ یہ امر کہ آپ کے پاس نیا مکان ہے آپ کی گرفتاری کا زیادہ محرک بن سکتا ہے ۔ کیونکہ کمیونسٹ اس مکان پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں وہاں آپ اپنے والد کو دفن نہیں کر سکتے اور نہ ہی مسیح کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اپنے گھر والوں کو الوداع

کہہ سکتے ہیں آپ کی ماں بہن اور بھائی کون ہے ؟ اس معاملے میں آپ مسیح کی طرح ہیں۔ آپ کے لئے ماں اور بھائی صرف وہ ہیں جو خُدا کی خواہشات کا احترام کرتے ہیں جہاں تک فطری رشتوں کا تعلق ہے کیا اُن پر زیادہ بھروسہ کیا جا سکتا ہے۔ جب کہ اکثر دُلہن دولہا کی مذمت کرتی ہے۔ بچے اپنے والدین کی اور بیوی اپنے خاوند کی ؛ صرف اور صرف روحانی رشتہ ہی برقرار رہتا ہے۔

خفیہ کلیسیا مفلس اور مصائب سے دو چار کلیسیا ہے لیکن اس کے ممبر بڑے عزم اور ہمت والے ہیں خفیہ کلیسیا کی مذہبی عبادت ۱۹۰۰ سال قبل کے ابتدائی کلیسیا کی طرح ہے۔ مبلغ مذہبی تفصیلات سے زیادہ واقفیت نہیں رکھتا۔ پطرس کی طرح وہ مبادیات کا زیادہ علم نہیں رکھتا۔ یہودیوں کے فصل کی کٹائی کے تہوار پر پطرس نے جو وعدہ کیا تھا مذہب کے پروفیسر اسے اچھا نہیں کہیں گے۔ انجیل کی آیات کیمونسٹ دُنیا میں عام نہیں ہیں اس لئے کہ وہاں انجیل نہیں ملتی مزید برآں یہ کہ مبلغ کئی سال تک انجیل کے بغیر جیل میں رہا ہے۔

جب وہ خُداوند پر اپنے عقیدے کا اظہار کرتے ہیں تو اس کی بہت اہمیت ہوتی ہے کیونکہ اس اعتراف حقیقت کے پیچھے ایک طویل کہانی ہوتی ہے۔ جیل میں وہ روزانہ خُداوند سے روٹی مانگتے ہیں مگر انہیں صرف گلی سڑی گوبھی ملتی ہے تاہم اس کے باوجود وہ خُداوند کو ایک مشفق باپ سمجھتے ہیں وہ بالکل اس مقدس مسیحی کی طرح ہیں جس نے کہا تھا کہ اگر خُدا اسے

قتل بھی کر دے تو بھی وہ اس پر ایمان رکھے گا وہ بالکل یسوع مسیح کی طرح ہیں جس نے مصلوب ہوتے ہوئے بھی اس پر اپنے اعتقاد کا اظہار کیا تھا۔

جن کسی کو بھی خفیہ کلیسیا کے روحانی معجزوں کا علم ہے وہ بعض مغربی کلیساؤں کے کھوکھلے پن سے مطمئن نہیں ہو سکتا مجھے کمیونسٹ جیل کے مقابلے میں مغرب میں زیادہ اذیت محسوس ہو رہی ہے کیونکہ میں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں کہ مغربی تہذیب تباہ ہو رہی ہے۔

آسوالڈ سپینگلر نے "مغرب کا زوال" میں لکھا ہے "آپ کا وجود ختم ہو رہا ہے میں آپ کے وجود کے خاتمہ کی تمام خصوصیات اور علامتیں دیکھ دیکھ رہا ہوں۔ میں یہ ثابت کر سکتا ہوں کہ آپ کی بے پناہ دولت، انتہائی غربت، سرمایہ داری سوشلزم، جنگ اور انقلاب، دہریت اور مایوسی اور قنوطیت، اخلاقی بے راہروی، اجڑنے والی ازدواجی زندگی، خاندانی منصوبہ بندی یہ سب عوامل ایسے ہیں جیسے آپ کی رگوں سے خون نچڑ رہا ہو اور آپ کا دماغ ماؤف ہو رہا ہو۔ میں یہ ثابت کر سکتا ہوں کہ یہ خصوصی علامتیں اسکندریہ، یونان اور روم جیسی ریاستوں کے زوال کی علامتوں سے بالکل مشابہ ہیں۔

یہ کتاب ۱۹۲۶ میں لکھی گئی تھی اس وقت سے اب تک جمہوریت اور تہذیب و ثقافت تقریباً آدھے یورپ اور کیوبا تک میں تو مر چکی ہے اور باقی مغربی دنیا محو خواب ہے لیکن ایک ایسی قوت بھی ہے جو خوابیدہ نہیں ہے۔ یہ قوت کمیونسٹوں کی ہے مشرق میں تو کمیونسٹ مایوس ہو چکے

ہیں اور اپنے سراب کھو چکے ہیں لیکن مغرب میں وہ بدستور سرگرم ہیں مغربی ملکوں کے یہ کمیونسٹ اشتراکی ملکوں میں مسیحیوں کے ساتھ ہونے والے ظلم و تشدد اور بربریت کے متعلق اطلاعات پر یقین نہیں کرتے وہ انتھک جوش اور جذبے کے ساتھ ہر جگہ اپنے عقیدے کا اظہار کرتے ہیں وہ اونچے طبقے کے لوگوں، دانشوروں کے طلبوں، کالجوں، پسماندہ علاقوں اور حتیٰ کہ کلیساؤں میں بھی جاتے ہیں ہم مسیحی لوگ اکثر مکمل سچائی پر دل سے یقین کرتے ہیں لیکن وہ پوری تندہی سے ایک جھوٹ کا پرچار کر رہے ہیں اس کے برعکس مغرب میں مذہبی عالم فروعی معاملوں میں اُلجھے ہوئے ہیں۔

اس پر مجھے تاریخ کا وہ واقعہ یاد آتا ہے جب ۱۴۹۳ء میں محمد ثانی کی فوجوں نے قسطنطنیہ کو گھیرے میں رکھا تھا یہ فیصلہ ہونا تھا کہ بلقان مسیحیوں کے قبضہ میں رہے گا یا صدیوں کے لئے مسلمانوں کے زیرِ تسلط چلا جائے گا تو محصور شہر میں مقامی کلیسیا کی کونسل ان مسائل پر بحث کر رہی تھی۔ مُقدّس مریم کی آنکھیں کیسی تھیں؟ فرشتوں کی جنس کونسی ہے؟ اگر مقطر پانی میں مکھی گر جائے تو کیا ہو۔ کیا پانی آلودہ ہو جائے گا؟ ہو سکتا ہے یہ محض ایک افسانہ ہو جو اس وقت سے تعلق رکھتا ہے لیکن آج کے کلیسیا کے جرائد پر نظر ڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ ان میں اسی قسم کے سوالوں پر بحث ہوتی ہے کمیونزم کے عظیم خطرے اور خفیہ کلیسیا کو درپیش مشکلات کا شاذ ہی ذکر ہوتا ہے مگر مذہبی روایات رسم و رواج

اور غیر ضروری معاملات پر نہ ختم ہونے والی بحث ہوتی ہے۔

جہاز کے عرشے پر ایک پر تکلف ضیافت ہو رہی تھی۔ ایک نے پوچھا اگر جہاز ڈوب جائے اور تم بچ کر ایک غیر آباد جزیرے میں پہنچ جاؤ اور اگر تمہیں موقع ملے تو تم جہاز کی لائبریری سے کون سی کتاب اپنے مطالعہ کے لئے ساتھ لے جاؤ گے؟" ایک نے جواب دیا۔ "انجیل" دوسرے نے کہا "شیکسپیئر" لیکن ایک ادیب نے بالکل صحیح بات کی اس نے کہا "میں ایسی کتاب کا انتخاب کروں گا جس میں کشتی تیار کرنے کی ترکیب بتائی گئی ہو تاکہ میں ساحل تک پہنچ سکوں پھر میں جو چاہوں پڑھنے کے لئے آزاد ہوں گا۔"

ہر حالت میں آزادی برقرار رکھنا اور ان تمام مذہبی امور کا دوبارہ حصول جو کمیونسٹوں کے ظلم و تشدد سے چھن گئے ہیں کسی ایک عقیدے کی رائے پر مُصر رہنے سے بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے مسیح کا کہنا ہے۔ "سچائی آزاد رہتی ہے" مگر صرف آزادی سے ہی سچائی نصیب ہو سکتی ہے ہمیں غیر ضروری باتوں پر جھگڑنے کی بجائے متحد ہو کر کمیونزم کے ظلم سے نجات حاصل کرنے کے لئے جد و جہد کرنی چاہئیے۔

آہنی پردے کے پیچھے جو کلیسیا کام کر رہی ہے مجھے اس کے مصائب کا مکمل احساس ہے کیونکہ میں خود بھی ان مصائب سے گذرا ہوں۔ اور میں ان کا تصور کر سکتا ہوں جون ۱۹۶۶ء میں روس کے اخبار ازویستیا نے الزام لگایا تھا کہ روس کے پینٹی کوسٹل مسیحی اپنے ممبروں کو یہ درس دیتے ہیں کہ گناہوں کا کفارہ ادا کرنے کے لئے اپنے بچوں کو ہلاک کر دیں۔ قدیم مذہبی روایات کی خاطر قتل کرنے کا

پرانا الزام ہے جو یہودیوں کے خلاف بھی لگایا جاتا رہا ہے۔

مگر میں جانتا ہوں کہ اس کا مطلب کیا ہے۔ ۱۹۵۹ء میں، میں رومانیہ کی طرح جیل میں تھا جہاں ایک قیدی وزارودسی بھی تھا جس پر ایک لڑکی کے قتل کا الزام تھا اس کی عمر مشکل سے تیس سال ہو گی لیکن تشدد کے باعث راتوں رات اس کے سر کے بال سفید ہو گئے تھے اور وہ بوڑھا معلوم ہو رہا تھا۔ اسکا انگلیوں کے ناخن نہیں تھے جو ایک ایسے جرم کا اعتراف کروانے کے لئے جو اس نے نہیں کیا تھا نکال دیئے گئے تھے ایک سال کے تشدد کے بعد جب اس کی بے گناہی ثابت ہو گئی تو اسے رہا کر دیا گیا مگر یہ آثار اس کے دل و دماغ پر رہ گئے تھے وہ ہمیشہ کے لئے دوچار ہو گیا تھا۔

دوسرے لوگ اذیت پسندیا کا الزام پڑھ کر ہنس دیئے تھے اور انہوں نے اسے روسی اخبار کا احمقانہ الزام قرار دیا تھا لیکن میں جانتا ہوں کہ ملزم کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا ہو گا مغرب میں رہتے ہوئے جب اس قسم کے تصورات ذہن میں آتے ہیں تو تمام منظر آنکھوں کے سامنے گھوم جاتا ہے۔ یہ کتنا خوفناک تصور ہے۔

روس کا آرچ بشپ یرموگن آف کالوگا سات دوسرے بشپ آج کہاں ہیں جنہوں نے آرچ بشپ نکودیم اور ایلکسی کے روسی حکومت کے ساتھ انتہائی حد تک تعاون کے خلاف احتجاج کیا تھا۔ یہ دونوں پادری کمیونسٹوں کے ہاتھ میں کٹھ پتلی ہیں۔ اگر میں نے احتجاج کرنے والے بشپوں کو رومانیہ کی جیل میں اپنے قریب مرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو مجھے ان شہیدوں کے متعلق ذرا بھی علم نہ ہوتا

نکولائی ایسٹلی مان اور گلب یاکونو نے کلیسیا کے لئے زیادہ مذہبی آزادی کا مطالبہ کیا تھا مغرب کو صرف اسی حد تک علم ہے لیکن رومانیہ میں میرے ساتھ پادری دیڈیر شٹی بھی جیل میں تھا اس کے ساتھ بھی یہی کچھ ہوا - ظاہری طور پر صرف ڈسپلن کی خلاف ورزی کا الزام تھا ہمارے کلیسیا کے سرکاری لیڈر بھی کمیونسٹ ملکوں کے کلیسیا کے سرکاری لیڈروں کی طرح خفیہ پولیس کے شانہ بشانہ کام کرتے ہیں جن لوگوں کو ڈسپلن کی خلاف ورزی پر جیلوں میں ڈالا جاتا ہے اِن پر زیادہ تشدد، کوڑے مارنے اور نشہ آور ادویہ کا استعمال کر کے جیل کے ڈسپلن کا پوری طرح مظاہرہ کیا جاتا ہے -

کمیونسٹ کیمپ میں ظلم کا شکار لوگوں پر جو کچھ بیتی ہے اس کے تصور سے مجھ پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے اور مجھے تو اِن پر تشدد کرنے والوں کی آخرت سے بھی خوف آتا ہے مجھے مغربی مسیحیوں کی حالت پر ترس آتا ہے جو اپنے ستم رسیدہ بھائیوں کی امداد کے لئے کچھ نہیں کرتے -

اپنے دل کی گہرائیوں کے ساتھ میں یہ چاہتا ہوں کہ اپنے باغ کی خوبصورتی کو برقرار رکھوں اور کسی بڑی لڑائی میں نہ الجھوں میں یہ چاہتا ہوں کہ پرسکون مقام پر جا کر آرام کروں مگر یہ ممکن نہیں ہے کمیونزم ہماری دہلیز پر کھڑا ہے جب کمیونسٹوں نے بتت پر حملہ کیا تو اُنہوں نے اِن تمام لوگوں کو ختم کر دیا جو صرف رُوحانی معاملات سے دلچسپی رکھتے تھے ہمارے ملک میں اُنہوں نے اِن تمام لوگوں کو خاتمہ کر دیا جنہوں نے حقیقت سے کنارہ کشی کر لی تھی کلیسیا اور معبد ختم کر دیئے گئے اور صرف انہی کو برقرار رکھا گیا جو غیر ملکیوں کو دھوکا دینے کے لئے ضروری تھے یہ تنہائی اور سکون

جو میں چاہتا ہوں حقیقت سے فرار ہے اور میری روح کے لیے بھی خطرناک ہوگا۔
مجھے اس جدوجہد کو آگے بڑھانا ہے اگرچہ یہ میری اپنی ذات کیلئے بہت خطرناک ہے۔ اگر میں غائب ہو جاؤں تو آپ یہ سمجھ لیجئے گا کہ کیمونسٹوں نے مجھے اغوا کر لیا ہے انھوں نے ۱۹۴۸ء میں مجھے اغوا کر کے ایک فرضی نام کے ساتھ جیل میں ڈال دیا تھا ہمارے اس وقت کے وزیرِ خارجہ انا پاکرنے سویڈن کے سفیر مسٹو پرک کو بتایا تھا" اچھا ور مرانڈ۔ وہ تو اب کوپن ہیگن کی سڑکوں پر چہل قدمی کر رہا ہے"
سویڈن کے سفیر کے پاس میرا وہ خط موجود تھا جو میں نے کسی نہ کسی طرح جیل سے سمگل کرا کے اسے بھیجا تھا۔ اسے علم تھا کہ اس سے جھوٹ بولا گیا ہے ایسا پھر بھی ہو سکتا ہے اگر مجھے ہلاک کر دیا گیا تو میرا قاتل کیمونسٹوں کا مقرر کردہ ایجنٹ ہوگا۔ کسی اور کے پاس مجھے قتل کرنے کا کوئی محرک نہیں اگر آپ میرے بارے میں اخلاقی بے راہ روی چوری ہم جنسی اور سیاسی بد اعتمادی کے متعلق افواہیں سنیں تو یہ جھوٹ کے سوا کچھ نہیں ہوگا۔ یہ محض اسی دھمکی کی تکمیل ہوگی جو خفیہ پولیس نے مجھے دیا تھا "ہم تمہیں اخلاقی طور پر تباہ کر دیں گے"
ایک انتہائی باخبر ذریعہ نے مجھے بتایا ہے کہ امریکی سینٹ میں میری شہادت کے بعد روسی کیمونسٹوں نے مجھے ہلاک کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ وہ مجھے جسمانی طور پر یا میری شہرت کو ختم کرنے کی کوشش کریں گے وہ رومانیہ میں میرے دوستوں کو خوف و ہراس میں مبتلا کر کے مجھے بلیک میل بھی کر سکتے ہیں کیونکہ وہ طاقتور ذرائع کے مالک ہیں۔
مگر میں خاموش نہیں رہ سکتا اور آپ کا فرض یہ ہے کہ میں جو کچھ کہوں اسے ٹھنڈے

دل سے جائزہ لیں۔ اگر آپ یہ خیال کریں کہ میں جن مصائب سے گزرا ہوں اس کی وجہ سے میں اعصابی اور ذہنی طور پر ایک مریض بن گیا ہوں تو آپ کو اپنے آپ سے یہ استفسار کرنا چاہئیے کہ کمیونزم کا یہ طاقتور خوف کیا ہے جس سے اس کے شہری ذہنی مریض بن جاتے ہیں یہ کیا قوت ہے جس سے مشرقی جرمنی کے باشندے بل ڈوزر میں ایک ننھے کونے کر خاردار تاروں میں سے گزرتے رہے ہیں جب کہ انہیں پورے خاندان سمیت اپنی ہلاکت کا خطرہ بھی ہوتا تھا۔

مصائب کا شکار ہونے والے آدمی کسی ایسے شخص کی تلاش میں رہتے ہیں جس پر اپنے مصائب کا الزام عائد کرسکیں ایسا کرنے سے بوجھ بہت کم ہو جاتا ہے مگر میں ایسا نہیں کر سکتا۔ مگر میں یہ الزام مغربی کلیسیا کے بعض لیڈروں پر عائد نہیں کر سکتا جو کمیونزم سے مفاہمت کرتے ہیں۔ برائی ان سے جنم نہیں لیتی یہ بہت پرانی ہے یہ لیڈر بذاتِ خود ایک بہت پرانی برائی کا شکار ہیں انہوں نے کلیسیا میں یہ انتشار اور فرائتفری پیدا نہیں کی بلکہ انہوں نے اسے ماضی سے پایا ہے۔

مغرب میں قیام کے بعد میں بہت سے تعلیمی اداروں میں گیا ہوں۔ میں نے وہاں مذہب کی مختلف مبادیات پر لیکچر سُنے ہیں۔ مذہبی قوانین کے متعلق ان کے درس سُنے ہیں جو کافی عرصے سے متروک ہو چکے ہیں۔ کلیسیا کے ڈسپلن کے متعلق سُنا ہے جس کا اب کوئی وجود ہی نہیں ہے میں نے مذہب کے طالب علموں کو یہ پڑھتے سُنا ہے کہ بائبل میں تخلیق کی جو کہانی پیش کی گئی ہے وہ صحیح نہیں ہے آدم، طوفانِ نوح، موسیٰ کے معجزے یہ سب غلط باتیں ہیں۔ ان کی پیش گوئیاں ان باتوں کی تکمیل کے بعد لکھی گئی ہیں۔ کنواری مریم سے بچے کی پیدائش ایک تخیلاتی کہانی ہے

اسی طرح مسیح کا مصلوب ہونا بھی خیالی ہے اور یہ کہ اس کی ہڈیاں کسی مقام پر قبر میں موجود ہیں انجیل کی آیات حقیقی نہیں۔ الہامی باتیں ایک پاگل آدمی کی کتاب ہے لیکن بہرحال انجیل ایک مُقدّس کتاب ہے (اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ مُقدس کتاب میں کمیونسٹ اخبار سے زیادہ جھوٹ بھرے پڑے ہیں)

یہ ہے وہ تعلیم جو کلیسیا کے موجودہ لیڈروں نے اس وقت حاصل کی تھی جب وہ مذہبی درسگاہوں میں تعلیم پا رہے تھے یہ ہے وہ ماحول جس میں رہ رہے ہیں، وہ ایک ایسے خُداوند کے وفادار کیسے ہو سکتے ہیں جس کے متعلق ایسی عجیب و غریب باتیں کہی گئی ہیں۔ کلیسیا کے لیڈر ایک ایسی کلیسیا کے وفادار ہو سکتے ہیں جس میں آزادانہ طور پر یہ درس دیا جاتا ہے کہ خُداوند مر چُکا ہے۔

وہ سرکاری کلیسیا کے لیڈر ہیں نہ کہ مسیح کی رُوح کے۔ وہ ایسے کلیسیا کے لیڈر ہیں جس میں بہتوں نے اپنے خُداوند کو دھوکہ دیا جب وہ خفیہ کلیسیا کے کسی ستم رسیدہ سے ملتے ہیں تو وہ اسے ایک عجیب مخلوق سمجھتے ہیں کسی شخص کو اس کے محض ایک رویے کی بنا پر پرکھنا دُرست نہیں۔ اگر ہم ایسا کریں تو وہ بالکل فریسیوں کی طرح ہو گا جن کے نزدیک مسیح بُرا تھا کیونکہ اس نے سبت کے متعلق قواعد کا احترام نہیں کیا تھا اُنہوں نے اپنی آنکھیں بند کر لی تھیں ورنہ وہ ایک ایسا مسیح دیکھ لیتے جو ان سے محبت کرتا تھا۔ کلیسیا کے وہ لیڈر جو کمیونزم کے متعلق غلط رویہ رکھتے ہیں ہو سکتا ہے کہ وہ بہت سے دوسرے معاملات میں راست پر ہوں اور ذاتی طور پر مخلص ہوں اور ایسی صورت میں، جب کہ وہ غلطی پر ہیں تو وہ اس کا ازالہ کر سکتے ہیں۔

ایک بار میں رومانیہ میں ایک آرتھوڈوکس پادری کے ساتھ تھا وہ کمیونسٹوں کا آدمی تھا اور اپنے ہی آدمی کی مذمت کرتا تھا میں نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر اسے انجیل کی ایک آیت سنائی یہ شام کا وقت تھا اور میں اکیلے باغ میں تھا اور کہا دیکھو خدا گنہگار کا اس کی واپسی پر کس محبت سے خیر مقدم ہے وہ بشپ کا بھی اسی طرح خیر مقدم کرتا ہے۔ اگر وہ توبہ کرے" میں نے اسے مسیحی گیت سنائے اور وہ راہ راست پر آ گیا۔

میرے ساتھ جیل کی ایک ہی کوٹھری میں ایک آرتھوڈوکس پادری تھا جس نے اپنی رہائی کی امید میں ملحدانہ لیکچر لکھے تھے۔ میں نے اس سے بات چیت کی جس کے بعد اس نے اپنے لکھے ہوئے لیکچر پھاڑ دیئے اور اس طرح اپنی مزید قید کا خطرہ مول لیا۔ میں کسی کو بھی اپنے مصائب کا مجرم گردان کر اپنے دل کا بوجھ ہلکا نہیں کر سکتا۔

مجھے ایک اور دُکھ بھی ہے میرے بہت قریبی دوست بھی مجھے غلط سمجھتے ہیں بعض مجھ پر کمیونزم کے خلاف نفرت اور غصے کا الزام لگاتے ہیں جو درست نہیں۔ مذہبی معاملات پر لکھنے والے ایک ادیب کلاڈے مونٹ فوائر کا کہنا ہے کہ فقیہوں اور فریسیوں کے بارے میں مسیح کا رویہ اور مسیح کی طرف سے انکی عوامی طور پر مذمت محبت کے فرمان کے منافی ہے کہ اپنے دشمنوں سے محبت کرو اور ان کا بھی بھلا چاہو جو تم پر طعن کرتے ہیں سینٹ پال لندن کے سابق ڈین ڈاکٹر ڈبلیو آر میتھیوز کا کہنا ہے کہ یہ باتیں مسیح کے تصوراتی کردار سے عدم مطابقت کی دلالت ہیں وہ اس کی وجہ یہ بیان کرتا ہے کہ مسیح کوئی دانشور نہیں تھا۔

یسوع کے بارے میں مونٹی فوائر کا یہ تاثر غلط ہے وہ فریسیوں سے محبت کرتا تھا اگرچہ عوامی طور پر اُس نے ان کی مذمت کی اور میں کمیونسٹوں اور کلیسیا میں انکے ایجنٹوں سے محبت کرتا ہوں اگرچہ میں اِن کی مذمت کرتا ہوں۔

مجھے مسلسل یہ کہا جاتا ہے "کمیونسٹوں کو بھول جاؤ اور صرف رُوحانی کام کرو" میں نازی دَور کے ستم رسیدہ ایک مسیحی سے ملا۔ اس نے مجھے بتایا کہ اگر میں کمیونزم کے خلاف کچھ نہ کہوں اور صرف مسیح کا پیغام پھیلاؤں تو وہ میرا ساتھ دے گا۔ میں نے اس سے دریافت کیا۔ "کیا وہ مسیحی جو جرمنی میں ہٹلر کے خلاف لڑے غلطی پر تھے کیا وہ صرف انجیل پھیلانے تک محدود رہتے اور ظالم کے خلاف کچھ نہ بولتے" وہ بولا "ہٹلر نے ساٹھ لاکھ یہودیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا اس کے خلاف آواز بلند کرنا تو ضروری تھا۔" میں نے جواب دیا "کمیونزم نے تین کروڑ رُوسیوں، لاکھوں چینیوں اور دوسرے لوگوں کو ہلاک کیا ہے۔ اُنہوں نے بھی یہودیوں کو ہلاک کیا ہے۔ کیا ہمیں صرف اسی وقت احتجاج کرنا چاہیئے۔ جب یہودیوں کو قتل کیا جائے اور جب رُوسی قتل ہو تو خاموش رہیں؟" اس آدمی کا جواب تھا "یہ ایک الگ بات ہے" مگر وہ اپنے اس جواب کی وضاحت نہ کر سکا۔

پولیس نے مجھے ہٹلر کے دَور میں بھی پیٹا اور کمیونزم کے تحت بھی میری پٹائی ہوئی مجھے اس میں کوئی فرق نظر نہیں آیا۔ دونوں بار تکلیف ہوئی مسیحیت کو گناہ کی متعدد شکلوں کے خلاف لڑنا پڑتا ہے صرف کمیونزم سے ہی نہیں۔ ہمارے سامنے کمیونزم ہی گناہ کی سب سے بڑی شکل ہے۔ کمیونزم اس وقت مسیحیت کا سب سے بڑا دشمن ہے اس کے خلاف ہمیں متحد ہو جانا چاہیئے۔

میں پھر اس امر کا اعادہ کرنا چاہتا ہوں کہ آج انسان کا منتہائے مقصود یہ ہونا چاہیئے کہ وہ مسیح کی طرح بنے کمیونزم کا مقصد یہ ہے کہ انسان کو ایسا بننے سے روکا جائے کمیونسٹ بنیادی طور پر مذہب کے مخالف ہیں ان کا عقیدہ ہے: انسان مرنے کے بعد نمک اور معدنیات میں تبدیل ہو جاتا ہے اور کچھ نہیں وہ چاہتے ہیں کہ انسان مادی سطح پر اپنی زندگی بسر کرے۔

وہ صرف عوام الناس کو جانتے ہیں اِن کے افعال نئے عہد نامے کے حکمنامے کے مطابق ہوتے ہیں جب پوچھا جائے کہ اس کا نام کیا ہے تو جواب ملتا ہے۔ ہم کہتے ہیں" انفرادیت انسانوں کو خدا کو عطا کردہ ایک بہت بڑا عطیہ ہے مگر وہ اسے کچل دیتے ہیں اُنہوں نے ایک ایسے شخص کو قید میں ڈال دیا جس کے پاس الفریڈ ایڈلر کی کتاب" انفرادی نفسیات" تھی خفیہ پولیس کے افسر چلائے" اچھا انفرادیت، ہمیشہ، انفرادیت، اجتماعیت کیوں نہیں؟"

مسیح چاہتا ہے کہ ہم صاحب شخصیت انسانوں کی طرح زندہ رہیں اس لئے کمیونزم اور ہمارے درمیان مفاہمت کا کوئی امکان نہیں کمیونزم اسے جانتے ہیں۔ کمیونسٹوں کے ایک جریدہ" نوکائے ایلجیا" (سائنس اور مذہب) میں لکھا ہے" کمیونزم اور مذہب ساتھ ساتھ نہیں چل سکتے۔ کمیونزم مذہب کا دشمن ہے۔ کمیونسٹ پارٹی کے پروگرام کا خلاصہ یہ ہے کہ مذہب کو ملیامیٹ کر دیا جائے اس پروگرام کا مقصد ایک طرز نو معاشرے کی تخلیق ہے جس میں لوگ ہمیشہ کے لیے مذہب کی غلامی سے آزاد ہو جائیں گے۔

کیا مسیحیت اور کمیونزم میں بقائے باہمی ممکن ہے؟ کمیونسٹ اس سوال کا جواب دیتے ہیں وہ یہ ہے "کمیونزم مذہب کے لئے موت کا پیغام ہے"

پانچواں باب

ناقابلِ تسخیر کلیسا

اَب میں پھر خُفیہ کلیسیا کا ذکر کرتا ہوں جو انتہائی مشکل حالات میں کام کرتی ہے تمام کیمونسٹ ملکوں میں الحاد کو سرکاری مذہب کی حیثیت حاصل ہے کیمونسٹ بوڑھوں کو تو تھوڑی بہت آزادی دیتے ہیں لیکن بچوں اور نوجوانوں پر سخت پابندی ہے ان مُلکوں میں اظہار خیال کے تمام وسائل ریڈیو، ٹیلی ویژن، سینما، تھیٹر، اخبارات اور اشاعتی ادارے۔ خُدا کے عقیدے کے خلاف کام کرتے ہیں

خفیہ کلیسیا کو بہت کم وسائل میسر ہیں اور وہ ایک مطلق العنان حکومت کی تمام قوتوں کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ رُوس میں خُفیہ کلیسیا کے تمام پادریوں کو کوئی مذہبی تربیت نہیں ملی۔ یہ وہ مسیحی خدمت گار ہیں جنہوں نے کبھی انجیل کا مطالعہ نہیں کیا۔ روس میں مسیحی خادموں کو کس طرح مخصوص کیا جاتا ہے میں آپ کو بتاتا ہوں میں نے ایک خفیہ مسیحی خادم سے ملاقات کی اور اس سے پوچھا کہ اسے کو کس نے مقرر کیا تھا۔ اس نے بتایا "ہمیں مخصوص کرنے کے لئے کوئی خاص بشپ نہیں ہے سرکاری بشپ اس وقت تک کسی شخص کو اس مقصد کے لئے مخصوص نہیں کرتا جب تک اس کا تقرر کیمونسٹ پارٹی منظور نہیں کرتی اس لئے ہم میں سے دس مسیحی ایک بشپ کی قبر پر گئے جسے شہید کر دیا گیا تھا ہم میں سے دو نے اس کی قبر کے پتھر پر ہاتھ رکھے اور باقی ہمارے چاروں طرف گھیرا ڈال کر کھڑے ہو گئے پھر ہم نے پاک رُوح سے مدد مانگی کہ وہ ہمیں مخصوص کرے ہمیں

یقین ہے کہ اس طرح مسیح کے چھیدے ہوئے ہاتھوں نے ہمیں مخصوص کیا۔

میرے نزدیک اس نوجوان کا مسیحی خدمت کے لیے مخصوص کیا جانا خدا کی نظر میں جائز ہے اس طرح مخصوص کئے گئے مسیحی خدا کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں لیکن وہ اکثر انجیل کے بارے میں بہت کم علم رکھتے ہیں۔ وہ پہلی صدی کے کلیسیا کی مانند ہیں جو کسی بھی مذہبی ادارے میں تعلیم حاصل نہیں کر سکے تھے پھر بھی اُنہوں نے دُنیا میں ایک انقلاب برپا کر دیا ہے۔ کیا وہ پڑھنا جانتے تھے۔ انہیں انجیل کی جلدیں کہاں سے ملی تھیں؟ خداوند ان سے ہم کلام تھا۔ ہمارے خفیہ کلیسیا کے پاس عمارتیں کتھیڈرل نہیں ہیں لیکن نیلے آسمان اور ہرے بھرے جنگلوں سے زیادہ خوبصورت کتھیڈرل ہمیں کہاں مل سکتا ہے؟ پرندوں کا چہچہانا ہمارا باجا پھولوں کی مہک ہمارا لوبان تھا۔ اور جیل سے رہا ہونے والے مسیحیوں کے پھٹے پرانے کپڑے پادریوں کے لباس سے زیادہ اچھے تھے۔ چاند اور ستارے ہمارے لئے ایسی موم بتیوں کی طرح تھے جنہیں فرشتوں نے ہمارے لیے روشن کیا تھا میں اس خفیہ کلیسیا کی خوبصورتی الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔

اکثر اوقات خفیہ عبادت کے بعد مسیحیوں کو پکڑ کر جیل میں ڈال دیا جاتا۔ جہاں انہیں ہتھکڑیاں پہنا دی جاتیں اور وہ اس طرح مسرت کا اظہار کرتے جیسے انہیں کوئی زیورات مل گئے ہوں جو کسی محبوب نے اپنی دُلہن کو دیئے ہیں جیل میں انہیں مسیح کا بوسہ اور گود میسر آتی ہے اور وہ اپنے خداوند کی موجودگی میں مقامات تبدیل نہیں کرتے یہ نے ایسے مسیحی جو حقیقی معنوں میں خوش ہوتے ہیں انجیل۔ جیل یا خفیہ کلیسیا میں دیکھے ہیں۔

خفیہ کلیسیا ایک مظلوم ادارہ ہے لیکن اس کے بہت سے ہی خواہ ہیں اور یہ

اور یہ بھی خواہ خفیہ پولیس اور حکومت میں موجود ہیں اور بعض اوقات یہ خفیہ معتقد خفیہ کلیسیا کی حفاظت کرتے ہیں حال ہی رُوسی اخبارات نے یہ شکایت کی کہ ہمارے ممبروں کی تعداد خلاف توقع بڑھ رہی ہے رُوسی اخبارات کے مطابق یہ بڑھتے ہوئے مسیحی چاروں طرف پھیلتے جا رہے ہیں یہ لوگ کیمونسٹ دفاتر، پروپیگنڈا کے دفاتر حتیٰ کہ کیمونسٹ پارٹی کی ہر سطح پر کام کر رہے ہیں۔ظاہری طور پر یہ لوگ اپنے آپ کو کیمونسٹ بتاتے ہیں لیکن در اصل یہ مسیحی ہیں جو خفیہ کلیسیا کے ممبر ہیں۔

کیمونسٹ اخبارات نے ایک نوجوان لڑکی کی کہانی شائع کی جو کیمونسٹوں کے پروپیگنڈے کے محکمے میں کام کرتی تھی دفتر کے بعد جب یہ لڑکی اپنے گھر جاتی تو اپنے خاوند سے ملاقات کرتی جو اپنے کام سے فارغ ہو کر گھر پہنچ چکا ہوتا پھر وہ یہ دونوں کھانے کے بعد اسی عمارت کے دوسرے حصّوں میں رہنے والے نوجوانوں کو ایک مقام پر اکٹھا کر کے خفیہ گروپ کی صُورت میں انجیل کا مطالعہ کرتے اور عبادت کرتے۔پوری کیمونسٹ دُنیا میں ایسا ہی ہو رہا ہے ہر کیمونسٹ مُلک میں ہزاروں کی تعداد میں اس طرح کے مسیحی موجود ہیں جو بظاہر اپنے آپ کو کیمونسٹ کہتے ہیں کہ سرکاری کلیسیاؤں میں جانا بے معنی ہے جہاں نگرانی ہوتی ہے اور انہیں صرف وہی وعظ سُننا پڑتا ہے جو کیمونسٹ حکام کا منظور کردہ ہوتا ہے اس کے برعکس وہ اعلیٰ سرکاری آسامیوں پر برقرار رہتے ہوئے اور مؤثر طور پر مسیح کیلئے خدمت انجام دیتے ہیں۔

خفیہ کلیسیا کے وفادار ہزاروں کی تعداد میں ارکان کئی مقامات پر اکٹھے ہوتے ہیں ان کے جلسے عام طور پر تہہ خانوں، مکانوں کے پوشیدہ کمروں اور دوسرے خفیہ مقامات

پر ہوتے ہیں روس میں اب مسیحی لوگ اپنے بچوں اور نوجوانوں کو بپتسمہ دینے کے سوال پر بحث نہیں کرتے پوپ خطا کرسکتا ہے یا نہیں وہ اس مسئلہ پر بھی غور نہیں کرتے وہ پیش گوئیوں کی تشریح پر بھی غور نہیں کرتے تھے لیکن تعجب کی بات یہ ہے کہ وہ کس طرح دہریوں کو خدا کے وجود کا یقین دلا دیتے ہیں۔

دہریوں کے لئے اِن کا استدلال بڑا سیدھا سادہ ہوتا ہے اگر آپ کو ضیافت پر مدعو کیا جائے جہاں انواع و اقسام کے کھانے ہوں تو کیا آپ یقین کریں گے کہ انہیں کسی نے نہیں پکایا مگر خدا ہمارے لئے ضیافت کا سامان مہیا کرتا ہے ٹماٹر، لیچیاں، سیب، دُودھ، شہد اور اسی طرح بہت سی دوسری غذائیں ہیں۔ ان کو انسانوں کے لئے کس نے تیار کیا تھا۔ تمت لازوال ہے اگر آپ کسی خدا پر اعتقاد نہیں رکھتے تو آپ کیسے یہ بتا سکتے ہیں کہ ایک ایسی لازوال ہستی موجود ہے جس نے آپ کے لئے یہ سب کچھ تخلیق کیا ہے یہ لوگ موت کے بعد کی زندگی کے متعلق بھی دہریوں کو یقین دلا دیتے ہیں۔ میں نے ایک بحث سُنی جو ایک مسیحی اور ملحد کے درمیان ہوئی "اگر ہم پیٹ کے اندر کے بچے سے بات کرسکتے اور کہتے کہ تیرے پیٹ میں رہنے کی ایک مُدت مقرر ہے اور اس مقررہ مُدت کے بعد تجھے ایک حقیقی زندگی ملے گی تو کیا وہ پیٹ کا بچہ اس بات کو سمجھ سکے گا۔ اگر پیٹ کا بچہ آپ کی بات سمجھ سکتا تو کیا وہ یہ نہیں کہے گا کہ جو کچھ ہے بس اسی پیٹ کی زندگی ہے اور اسکے بعد کی زندگی ایک بے وقوفی کی بات ہے لیکن اگر پیٹ کے اندر کا بچہ سوچ سکے تو وہ آپ سے کہے گا "یہاں میرے بازو ہیں مجھے ان کی ضرورت نہیں میں تو انہیں پھیلا بھی نہیں سکتا ... یہ کیوں لگے ہیں شاید میرے آئندہ وجود کے لئے ان کی

ضرورت ہو۔ میں ان سے کام کر سکوں گا ٹانگیں ہیں جنہیں مجھے اپنے پیٹ کی طرف جوڑ کر رکھنا پڑتا ہے یہ کیوں لگی ہیں شاید مجھے دُنیا میں جانے کے بعد چلنے کے لیے ان کی ضرورت ہو میری آنکھیں ہیں لیکن پیٹ کے اندر تو اندھیرا ہے اور میں کچھ بھی نہیں دیکھ سکتا تو پھر یہ کیوں لگی ہیں ہو سکتا ہے کہ بعد میں مجھے روشنی اور رنگین زندگی سے واسطہ پڑے۔ اس لیے اگر پیٹ کے اندر کا بچہ اپنے پاؤں سے ارتقا پر غور کر سکے تو وہ دیکھے بغیر ماں کے پیٹ سے باہر کی زندگی کا تصور کر سکتا ہے یہی کچھ ہمارے ساتھ بھی ہے جب تک ہم کم عمر ہوں ہمارے اندر قوت ہوتی ہے لیکن اس کا صحیح استعمال کرنے کے لیے ذہن نہیں ہوتا زندگی گزرنے کے ساتھ ہی ہمیں علم اور شعور حاصل ہوتا ہے۔ موت کے بعد ہم جنت میں چلے جاتے ہیں علم اور شعور کی کیا ضرورت ہے جس کا ہم زیادہ استعمال نہیں کرتے پیٹ کے اندر بچے کے بازو ٹانگیں اور آنکھیں کیوں لگی ہوتی ہیں؟ یہ یقیناً باہر کی زندگی کے لئے ہیں۔ یہی جواب یہاں بھی دیا جا سکتا ہے۔ آنے والی زندگی میں ہمیں بڑے پیمانے پر علم، شعور اور تجربہ کی ضرورت ہے جس کی تیاری ہمیں اسی زندگی میں کرنی پڑتی ہے۔

مسیح کے بارے میں کمیونسٹوں کا سرکاری نقطۂ نظریہ ہے کہ اس نام کے کسی شخص کا وجود نہیں تنظیمیہ کلیسیا کے ممبر اس سوال کا جواب بڑی آسانی سے دیتے ہیں "آپ کی جیب میں کوئی سا اخبار ہے؟ کیا یہ آج یا کل کا پرادوا ہے؟ مجھے دیکھنے دیجئے۔ اچھا یہ ہے جنوری ۱۹۵۶ء کا اخبار ہے۔ یہ سن عیسوی کب سے شروع ہوتا ہے؟ جو کہ دُنیا میں تھا ہی نہیں آپ پھر بھی اسی کی پیدائش سے تاریخوں کا حساب لگاتے ہیں وقت تو دُنیا میں مسیح سے پہلے بھی تھا مگر جب وہ آیا تو انسان کو معلوم ہُوا کہ پچھلا سب بیکار

تھا اور اب حقیقی وقت شروع ہُوا ہے۔ آپ کا کیمونسٹ اخبار خود اس بات کا ثبوت ہے کہ مسیح ایک تاریخی حقیقت ہے۔

مغربی ملکوں میں پادری عام طور پر یہ سمجھتے ہیں کہ جو لوگ اِن کے کلیسیا میں ہیں وہ مسیحی مذہب کی بنیادی سچائیوں پر ایمان رکھتے ہیں لیکن حقیقت یہ نہیں ہے شاید ہی آپ کو کہیں اور پیغام ملے جو ہماری خفیہ کلیسیا دیتی ہے لیکن آہنی پردے کے پیچھے وہ لوگ جنہوں نے کبھی دین کی تعلیم حاصل نہیں کی وہ نئے مسیحیوں کے ایمان کی مضبوطی کے لیے ٹھوس بنیاد مہیا کرتے ہیں ایسی کوئی حدِ فاصل نہیں جس میں آپ کہہ سکیں کہ خفیہ کلیسیا جو مسیحیت کا مضبوط مرکز ہے کہاں ختم ہوتا ہے اور کہاں سے سرکاری کلیسیا کا آغاز ہوتا ہے اور اِن کا ایک دوسرے سے گہرا تعلق ہے سرکاری کلیسیا کے بہت سے مسیحی خدمت گار کیمونسٹوں کی عائد کردہ پابندیوں سے تجاوز کرکے خفیہ کلیسیا کے لیے بھی کام کرتے ہیں۔

سرکاری کلیسیا جس نے کیمونسٹوں سے گٹھ جوڑ کر رکھا ہے اس کی ایک طویل تاریخ ہے۔ یہ روس میں سوشلسٹ انقلاب کے فوراً بعد ہی شروع ہو گیا تھا سرجیس نامی ایک بشپ نے جو اس وقت کلیسیا کا لیڈر تھا اس کی قیادت کی تھی کیمونسٹوں سے تعاون کرنے والے ایک بشپ نے اعلان کیا تھا "مارکس ازم ایک ایسا آسمانی صحیفہ ہے جو دہریت کے الفاظ میں لکھا گیا ہے" کتنا خوبصورت ہے۔

ہر ملک میں اس قسم کے سرجیس موجود ہیں۔ ہنگری میں کیتھولک فادر بلوک نے سرجیس کا کام کیا اس نے کچھ پروٹسٹنٹ پادریوں سے مل کر کیمونسٹوں کے پورے مُلک پر تسلط جمانے میں اِن کی مدد کی رومانیہ میں یہ کام ایک آرتھوڈوکس پادری پردرشیانے

کیا جو پہلے فاشسٹ تھا اس نے اپنے ماضی کے جرائم پر پردہ ڈالنے کے لئے کلیسیا کے خلاف کیمونسٹوں سے بھی زیادہ جوش کا مظاہرہ کیا اور اپنے آقاؤں سے بھی زیادہ وفادار بن گیا اس نے رُوس کے وزیر خارجہ وشنسکی کے ساتھ کھڑے ہو کر مسکراتے ہوئے کیمونسٹ حکومت کے قیام کے اعلان کی مکمل تائید کی۔ وشنسکی نے کہا "ہماری حکومت زمین پر جنت بنائے گی تب ہمیں آسمان پر کسی جنت کی ضرورت نہیں ہو گی۔

جہاں تک رُوس کے آرچ بشپ نکودم کا تعلق ہے سبھی جانتے ہیں کہ وہ رُوسی حکومت کا مخبر ہے روس کی خفیہ پولیس کے ایک بھگوڑے میجر ڈیریابن نے اپنے بیان میں کہا تھا کہ نکودم خفیہ پولیس کا مخبر تھا۔ سارے کلیسیاؤں میں تقریباً یہی حالت ہے رومانیہ پینٹسٹوں کی موجودہ قیادت جبری طور پر مسلط کی گئی تھی۔ اس نے سچے عیسائیوں کی مذمت کی۔ روس میں بھی ایسا ہی ہُوا۔ رومانیہ کے ایڈونٹسٹ پادری تاچیسی نے مجھے بتایا تھا کہ جس روز کیمونسٹ برسر اقتدار آئے اسی روز سے وہ انکا مخبر بن گیا تھا۔

کیمونسٹوں نے ہر کلیسیا کو بند کرنے کی بجائے۔ اگرچہ انہوں نے ہزاروں کلیسیا بند کر دیئے انتہائی چالاکی سے کچھ کلیسیا اپنے کنٹرول کے تحت کھلے رکھنے کا فیصلہ کیا اور انہیں سرکاری کلیسیا کا نام دیا گیا تاکہ مشاہدے کے لئے کھڑکیوں کے طور پر استعمال کر سکیں اور مسیحیت کا اُلٹا سیدھا رُوپ دکھا کر مسیحیت اور مسیحیوں کو ختم کر سکیں۔ اُنہوں نے فیصلہ کیا کہ کیمونسٹوں کے کنٹرول میں کلیسیا کے ڈھانچے کو کھلا رکھا جائے اور اسے اپنا آلہ کار بنا کر دوسرے ملکوں سے آنے والے مسیحی سیاحوں کو دھوکا دیا جائے مجھے بھی اسی قسم ایک کلیسیا اس شرط پر پیشکش کی گئی تھی کہ میں کلیسیا

کے ممبروں کے بارے میں اطلاعات خفیہ پولیس کو فراہم کروں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مغربی ملکوں کے مسیحی جو تمام سفید اور سیاہ کے عادی ہو چکے ہیں۔ یا وہ دانستہ طور پر ایسا کرتے ہیں اس کی پیچیدگیوں کو سمجھنے سے قاصر ہیں لیکن خفیہ کلیسیا کسی صورت میں بھی اس غلط کلیسیا کو جو سرکاری کنٹرول میں ہے۔ موثر بامقصد اور انجیل پھیلانے والے کلیسیا کے متبادل کے طور پر قبول نہیں کر سکتا ہر جاندار کے لئے جس میں نوجوان بھی شامل ہیں یہ بات ناقابل قبول ہو گی۔

مگر سرکاری کلیسیا میں بھی بہت سے دغاباز لیڈروں کے باوجود حقیقی روحانی زندگی ملتی ہے (میرا تاثر یہ ہے کہ مغرب کے بہت سی کلیسیاؤں میں بھی حالات اسی قسم کے ہیں مذہبی اجتماعات بعض اوقات اس لئے پُر اثر نہیں ہوتے کہ ان کے اعلیٰ لیڈر اچھے نہیں) کمیونسٹ ظلم کے باوجود آرتھوڈوکس عبادت اسی پرانے طریقہ پر ہے۔ یہ عبادت کلیسیا کے ممبروں کی روح کے لئے غذا مہیا کرتی ہے خواہ اس میں کمیونسٹوں کو خوش کرنے کی کوشش ہی کیوں نہ کی جائے۔ لوتھرن، پریسبیٹیرین اور پروٹسٹنٹ بھی پرانے گیت گاتے ہیں کمیونسٹوں کے مخبر پادریوں کے وعظ میں بھی انجیل کے کچھ نہ کچھ اجزاء مل ہی جاتے ہیں۔ لوگوں نے ایسے آدمیوں کے ذریعے بھی مسیح کو پایا جن کے بارے میں وہ جانتے تھے کہ غدار ہیں انہیں معلوم تھا کہ ان کے پادری خفیہ پولیس کے ایجنٹ ہیں اور وہ ان کے مسیحیت قبول کرنے کی خبر کر دیں گے ان مسیحیوں کو اپنا عقیدہ ان پادریوں سے چھپانا پڑتا ہے جو کمیونسٹوں کے ایماء پر وعظ کرتے تھے۔ یہ خدا کا ایک بڑا معجزہ نہیں تو کیا ہے۔ جس کے بارے میں انجیل میں آیا ہے "اگر مردہ جسم کا کوئی حصہ جو موسوی قانون کی رو سے گندہ ہوتا ہے۔ بوئے جانے والے کسی بیج پر

گر جائے تو بیج پاک رہے گا۔

انصاف کا تقاضا ہمیں یہ کہنے پر مجبور کرتا ہے کہ سرکاری کلیسیا کے تمام لیڈر جن میں بعض سرکردہ لیڈر بھی شامل ہیں کمیونسٹوں کے آلۂ کار نہیں خفیہ کلیسیا کے ممبر ماسوائے اِن کے جنہیں اپنے آپ کو پوشیدہ رکھنا پڑتا ہے سرکاری کلیسیا میں بھی ممتاز حیثیت کے حامل ہیں وہ چاہتے ہیں مسیحیت محض ڈھیلا ڈھالا مذہب نہ بنا رہے بلکہ ایک عملی جدوجہد کے عقیدہ کی حیثیت سے برقرار رہے ایک بار جب رومانیہ میں خفیہ پولیس "ولاڈیمیر شتی" کی تعلیمی درس گاہ کو بند کرنے کے لئے گئی تو پولیس کے کئی آدمیوں کو اپنی جان سے ہاتھ دھونا پڑے روس میں بھی کئی مقامات پر ایسا ہوا جہاں مذہب کو پابند کرنے کی کوشش کے دوران کئی کمیونسٹ مارے گئے۔

لیکن سرکاری کلیسیاؤں کی تعداد روز بروز کم ہوتی جا رہی ہے۔ میں ٹھیک سے نہیں جانتا مگر میرا اندازہ ہے کہ پورے روس میں کلیسیاؤں کی تعداد پانچ چھ ہزار ہوگی جب کہ امریکہ میں اتنی ہی آبادی کے لئے کلیسیاؤں کی تعداد تین لاکھ ہے روس کے یہ کلیسا بہت سے چھوٹے چھوٹے کمروں میں ہیں۔ یہ ایسی کلیسیا نہیں جن کا تصور مغرب میں ہے۔ غیر ملکی سیاح جب ماسکو کے چرچ کو کھچا کھچ بھرا ہوا دیکھتے ہیں جو روس میں واحد پروٹسٹنٹ کلیسیا ہے تو وہ سوچتے ہیں کہ روس میں پوری مذہبی آزادی ہے اور وہ باہر جاکر اس کا چرچا کرتے ہیں حالانکہ وہ یہ نہیں سوچتے کہ ستر لاکھ پراٹسٹنٹ مسیحیوں کے لئے صرف ایک ہی چرچ ہے جو کہ کتنا بڑا المیہ ہے۔ ایک ایک کمروں پر مشتمل جو چرچ بنائے گئے ہیں اسی فیصد لوگ تو فاصلہ کی وجہ سے وہاں پہنچ بھی نہیں سکتے یا تو ہم اِن لوگوں کو بھول جائیں یا پھر اِن کے درمیان خفیہ کلیسیا کو پھیلائیں اس سے

علاوہ کوئی اور چارہ نہیں ہے۔ کیمونزم جس ملک میں جس قدر پھیلے گا اسی قدر خفیہ کلیسیا کو بھی پھیلانا ہوگا۔ کیمونسٹ ملکوں میں جو کلیسیا بند کر دیئے گئے ہیں اب وہاں مذہب دشمنی تنظیموں کے جلسے ہوتے ہیں۔

خفیہ کلیسیا اور الحادی لٹریچر

جس طرح ایلیانبی نے کوّوں کے ذریعے روٹی حاصل کی تھی اسی طرح خفیہ کلیسیا جانتاہے کہ الحادی کتابوں سے کس طرح غذا حاصل کی جاسکتی ہے۔ ملحد بڑے جوش اور جذبے کے ساتھ انجیل کی آیات پر نکتہ چینی کرتے ہیں اور اِن کا تمسخر تے ہیں۔ انھوں نے "مزاحیہ انجیل" اور "عقیدے اور غیر عقیدے والوں کی انجیل" کے نام سے کتابیں شائع کی ہیں وہ یہ بتانے کی کوشش کرتے ہیں کہ انجیل کی آیات کس قدر احمقانہ ہیں اور اس کے ساتھ وہ بعض آیات کا حوالہ بھی دیتے ہیں ہمیں اس پر بڑی خوشی ہوتی ہے۔ اِن کی نکتہ چینی اس قدر احمقانہ ہے کہ کوا اس پر سنجیدگی سے غور نہیں کرتا لیکن یہ کتابیں لاکھوں کی تعداد میں شائع ہوتی ہیں۔ ان میں انجیل کی کئی آیات ہوتی ہیں جو بہر حال مقدس ہیں خواہ کیمونسٹ اِن کا کتنا ہی مذاق کیوں نہ اڑائیں ماضی میں مُقدس لوگوں کو مضحکہ خیز، بھدّے اور غلیظ کپڑے پہنا کر ان کا جلوس نکالا گیا اِن کے کپڑوں پر دوزخ اور شیطان کی تصویریں بنائی گئیں مگر اس حالت میں بھی وہ کتنے عظیم معلوم ہوتے تھے اِن کی پارسائی اور عظمت میں کوئی کمی نہ آئی اسی طرح اگر شیطان بھی انجیل کی آیات کا حوالہ دے تو وہ انجیل کی آیتیں ہی کہلائیں گی۔

کمیونسٹ اشاعتی ادارے اس قسم کی مذہبانہ کتابوں کی دوبارہ اشاعت کی درخواست ملنے پر بہت خوش ہوتے ہیں جن میں انجیل کی آیات کا مذاق اڑایا جاتا ہے لیکن کمیونسٹ نہیں جانتے کہ یہ درخواستیں کلیسیا کے ارکان کرتے ہیں کیونکہ کمیونسٹ ملکوں میں انجیل تو کیا انجیل کی آیات کا ملنا بھی بہت مشکل ہے اس طرح انہیں کم سے کم انجیل کی آیات حاصل کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔

ہم کمیونسٹوں کے جلسوں کو انجیل کا پیغام پھیلانے کے لئے استعمال کرنا خوب جانتے ہیں کمیونزم کے ایک پروفیسر نے ایسے ہی ایک جلسہ میں بتایا کہ مسیح محض ایک جادوگر تھا پروفیسر نے اپنے آگے پانی سے بھرا ہوا ایک گھڑا رکھا پھر اس نے گھڑے میں ایک سفوف ڈالا جس سے پانی کا رنگ سُرخ ہو گیا۔ اس نے کہا یہی ایک معجزہ تھا جو مسیح نے دکھایا۔ اس نے اپنی آستین میں ایسا ہی ایک سفوف چھپا رکھا تھا۔ اس کے بعد اس نے یہ ظاہر کیا کہ اُس نے پانی کو شراب بنا دیا۔ لیکن میں مسیح سے بھی بڑا کمال دکھا سکتا ہوں۔ میں شراب کو دوبارہ پانی میں تبدیل کر سکتا ہوں۔" پھر اُس نے گھڑے میں ایک اور سفوف ڈالا اور لال رنگ کا پانی پھر سفید ہو گیا۔ اس کے بعد اس نے پہلے والا سفوف ڈالا تو پانی میں دوبارہ لال ہو گیا۔

ایک مسیحی نے کھڑے ہو کر کہا۔ کامریڈ پروفیسر ہم آپ کا کمال دیکھ کر حیرت میں پڑ گئے ہیں۔ اب ذرا ایک اور کمال دکھائیے۔ آپ اپنی بنائی ہوئی شراب میں سے ایک بوتل پی کر دکھا دیجئے۔" پروفیسر نے کہا یہ ناممکن ہے کیونکہ میں نے جو سفوف ڈالا وہ زہر تھا۔"

"مسیح اور آپ کے درمیان بس یہی فرق ہے۔" اس شخص نے کہا۔ "مسیح نے ہمیں

اپنی شراب نے پچھلے دو ہزار سال سے خوشی سے مسرور کر رکھا ہے۔ لیکن آپ اپنی شراب کے ذریعے ہماری زندگیوں میں زہر گھول رہے ہیں اس پر مسیحی کو جیل کی ہوا کھانا پڑی لیکن اس واقعہ کی خبر چاروں طرف پھیل گئی اور اس سے مسیحی عقیدے کو اور تقویت ملی ہم ننھے داؤد کی طرح کمزور ہیں لیکن الحاد کے گولائتھ سے بہت زیادہ طاقتور ہیں کیونکہ خدا ہمارے ساتھ ہے سچائی ہمارے ساتھ ہے۔

ایک موقع پر ایک کیمونسٹ الحاد پر لیکچر دے رہا تھا فیکٹری کے تمام مزدوروں کا اس لیکچر میں حاضر ہونا ضروری تھا۔ ان میں کچھ مسیحی مزدور بھی تھے وہ بڑی خاموشی سے خدا اور مسیح پر عقیدہ رکھنے کے خلاف دلائل سنتے رہے جسے مقرر نے احمقانہ قرار دیا تھا۔ اُس نے کہا "کوئی روحانی دُنیا نہیں، کوئی خدا نہیں، کوئی مسیح نہیں، انسان ہی اصل چیز ہے مگر رُوح کا کوئی وجود نہیں"۔ مقرر نے بار بار زور دے کر کہا کہ جو کچھ ہے وہ مادہ ہے۔

ایک مسیحی نے کھڑے ہو کر کچھ کہنے کی اجازت چاہی۔ اُس نے اپنی کرسی اُٹھائی اور زمین پر دے ماری۔ وہ اس کرسی کو دیکھتا رہا پھر وہ کیمونسٹ مقرر کی طرف بڑھا اور اس کے منہ پر ایک زوردار طمانچہ رسید کر دیا۔ مقرر آگ بگولا ہو گیا اور غصے سے گالیاں بکنے لگا۔ اس نے مسیحی کو گرفتار کرنے کے لیے اپنے کامریڈوں کو بلا لیا۔ اُس نے پوچھا "تم نے میرے طمانچہ کیوں مارا؟ اس کی کیا وجہ ہے؟"
مسیحی نے جواب دیا "آپ نے خود اپنے آپ کو جھوٹا ثابت کر دیا ہے۔ آپ نے ابھی کہا تھا کہ جو کچھ ہے مادہ ہے اور کچھ نہیں جب میں نے کرسی کو اُٹھا کر پھینکا تو اسے غصہ نہیں آیا کیونکہ وہ مادہ ہے لیکن آپ کا ردِعمل مختلف ہے۔ آپ بدلہ

اُلٹے مادے کو تو غصہ نہیں آتا لیکن آپ کو آگیا اس سے ثابت ہُوا کہ آپ یہ غلطی پر ہیں انسان محض مادہ نہیں بلکہ صاحب رُوح ہے۔"

اسی طرح کے بے شمار طریقوں سے خُفیہ کلیسیا سے تعلق رکھنے والے عام مسیحی الحاد کے متعلق نظریات کو ردّ کر دیتے تھے۔ جیل میں ایک سیاسی افسر نے مجھ سے پوچھا "کب تک تم لوگ احمقانہ مذہب سے چمٹے رہو گے"؟ میں نے کئی دہریوں کو بسترِ مرگ پر پچھتاتے دیکھا ہے کہ وہ زندگی بھر خُدا کے مذہب سے دُور رہے مرتے وقت انہوں نے مسیح کو یاد کیا۔ کیا تم بتا سکتے ہو کہ کبھی کوئی مسیحی بھی بسترِ مرگ پر پچھتایا ہو اس نے اپنی نجات کے لئے مارکس اور لینن کو پکارا ہو"؟ وہ افسر ہنسنے لگا اور بولا "اچھا جواب ہے"۔

میں نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا "جب ایک انجنیئر پُل بناتا ہے تو اس کی مضبوطی کا اندازہ اس پر سے پل کو گزار کر نہیں لگایا جاتا اس کی مضبوطی کا ثبوت تو جب ہی ملتا ہے۔ جب اس پر سے ریل گاڑی گزرتی ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ سب کام ٹھیک چلتا رہے تو آپ دہریے بنے رہتے ہیں لیکن اس سے دہریت کی سچائی ثابت نہیں ہوتی۔ بحرانی دَور میں دہریت کام نہیں آتی۔" میں نے اسے لینن کی کتابوں سے حوالے دے کر ثابت کیا کہ روس کا وزیرِ اعظم بننے کے بعد جب کبھی مصیبت کا وقت آتا تھا تو لینن خود بھی دُعا کیا کرتا تھا۔

"ہم پُرسکون اور امن پسند لوگ ہیں اور اپنی طریقوں سے واقعات کا اتار چڑھاؤ دیکھتے ہیں کیمونسٹ دِل موہ پر بے چین ہیں اور مذہب کے خلاف نئی مہمیں چلاتے ہیں۔ ایسا کرکے وہ آگسٹین کے اِن الفاظ کی تائید کرتے ہیں۔ دِل اس وقت تک

بے چین رہتا ہے جب تک وہ تجھ (خدا) میں سکون نہ پائے۔"

کمیونسٹوں کو جیتنا

اگر آزاد دنیا کے مسیحی کلیسیا کی مدد کریں تو کمیونسٹوں کے دل جیت کر ساری دنیا میں انقلاب لایا جا سکتا ہے۔ کمیونزم چونکہ غیر فطری ہے اس لیے کمیونسٹ کا دل جیتا جا سکتا ہے۔ ایک کتا بھی یہ خواہش رکھتا ہے کہ اس کے پاس اپنی ہڈی ہو۔ کمیونسٹوں کے دل ان کے اپنے اعمال کے خلاف بغاوت کرتے ہیں ان کا اعتقاد اور ان کے خیالات احمقانہ ہیں۔

کمیونسٹ یہ بات بڑی شدومد کے ساتھ کہتے ہیں کہ مادہ ہی سب کچھ ہے اور یہ کہ انسان چند کیمیاوی اجزا مرکب ہے جنہیں ایک خاص طریقے سے جوڑا گیا ہے اور موت کے بعد وہ پھر معدنیات اور نمک میں تبدیل ہو جاتا ہے لیکن کوئی ان سے یہ پوچھے "جب انسان کا یہ عالم ہے تو اتنے ملکوں میں کمیونسٹوں نے اپنے نظریات کے لئے کیوں اپنی جان کی بازی لگا دی۔ کیا مٹھی بھر کیمیاوی اجزا میں ایمان کی حرارت ہوتی ہے کہ معدنیات دوسروں کی بھلائی کے لئے خود کو قربان کر سکتی ہیں؟" ان سوالوں کا ان کے پاس کوئی جواب نہیں۔

اور پھر یہ مظالم و تشدد انسان کو بد سرشت پیدا نہیں کیا گیا زیادہ عرصے تک وہ اس حالت میں نہیں رہ سکتا ہم نازی حکمرانوں کا زوال دیکھ چکے ہیں۔ ان میں سے بعض نے خودکشی کر لی اور بہت ساروں نے پچھتا کر اپنے جرائم کا اقبال کر لیا۔ کمیونسٹ ملکوں میں شراب کے بے پناہ استعمال کا کوئی مثبت پہلو نہ ہو دوسرے ہی زندگی کی خواہش۔ لکھتے ہیں جو کمیونزم انہیں نہیں دے سکتا ایک عام روحانی تحقیق اور

وسیع القلب ہوتا ہے۔ کیمونزم کھوکھلا اور سطحی ہے وہ زندگی کی گہرائیوں کو تلاش کرنا چاہتا ہے لیکن جب وہ ایسا نہیں کر سکتا تو وہ شراب کا سہارا لیتا ہے تاکہ اس میں ڈوب کر اپنی پر فریب اور ظالمانہ زندگی سے فرار حاصل کر سکے شراب تھوڑی دیر کے لئے اسے آزاد کر دیتی ہے اگر وہ سچائی پر ایمان لے آئے تو وہ اسے ہمیشہ کے لئے آزاد کر سکتی ہے۔

مجارسٹ پر روسی قبضہ کے دوران ایک بار میرا دل چاہا کہ میں مے خانہ میں گھس جاؤں میں نے اپنی بیوی کو بھی اپنے ساتھ اندر جانے کو کہا۔ جب میں اندر گیا تو دیکھا کہ ایک روسی کپتان پستول ہاتھ میں لئے سب کو ڈرا دھمکا رہا تھا۔ اور مزید شراب طلب کر رہا تھا جو اسے انہیں مل رہی تھی کیونکہ وہ پہلے ہی بہت پی چکا تھا۔ لوگ گھبرائے ہوئے تھے۔ میں مے خانے کے مالک کے پاس گیا جو مجھے جانتا تھا اور کہا کپتان کو تھوڑی شراب اور دے دو۔ میں اس کے پاس بیٹھوں گا اور یہ خیال رکھوں گا کہ وہ شور نہ مچائے۔ ہمیں ایک کے بعد دوسری بوتل دی گئی۔ میز پر تین گلاس رکھے تھے وہ بڑے سکون کے ساتھ تینوں گلاس بھرتا اور ایک ایک کر کے پی جاتا اگرچہ اس نے بہت پی رکھی تھی لیکن پھر بھی اسے خود پر مکمل قابو تھا کیونکہ وہ شراب کا عادی تھا۔ میں نے اسے مسیح کے بارے میں بتایا وہ خلاف توقع بڑی توجہ سے سنتا رہا۔

آخر میں اس نے کہا "آپ نے مجھے بتا دیا کہ آپ کون ہیں اب میں آپ کو بتاتا ہوں کہ میں کون ہوں۔ میں ایک آرتھوڈوکس پادری تھا۔ میں ان لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے ابتدا ہی میں ستالن کے ظلم و تشدد سے گھبرا کر اپنا عقیدہ تبدیل کر لیا تھا میں گاؤں گاؤں جا کر پرچار کرتا تھا کہ خدا کا وجود ہے۔ اور یہ کہ پادری کی حیثیت سے میں دھوکہ باز

تھا۔ میں اِن کو بتاتا کہ میں دھوکہ باز ہوں اور میری طرح دوسرے پادری بھی دھوکہ باز ہیں۔ میرے جوش و جذبے کو سراہتے ہوئے مجھے خفیہ پولیس کا افسر بنا دیا گیا خدا کی طرف سے مجھے یہ سزا ملی کہ میں اس ہاتھ سے مسیحیوں پر ظلم و ستم کر کے انہیں قتل کروں اور اب میں اپنے کئے کو بھولنے کے لئے شراب پیئے جا رہا ہوں۔ لیکن یہ شراب کام نہیں کر رہی ہے۔"

بہت سے کیمونسٹ خودکشی کر لیتے ہیں۔ ان کے عظیم شاعروں مایا کووسکی اور ایسنن نے ایسا ہی کیا۔ کیمونسٹ ادیب فادیو نے بھی یہی کیا۔ اس نے "مسرت" نامی ایک کتاب لکھی تھی جس میں کہا تھا کہ مسرت کیمونزم کے لئے انتھک محنت کرنے سے ہی حاصل ہو سکتی ہے اور وہ اس بارے میں اتنا خوش تھا کہ ناول ختم کرنے کے بعد اس نے گولی مار کر خودکشی کر لی۔ اس کی روح اتنے بڑے جھوٹ کو برداشت نہ کر سکی۔

زارِ روس کے دور میں کیمونزم کے لئے جدوجہد کرنے والے عظیم کیمونسٹ لیڈر جوفی اور تامکن کیمونزم کی اصلیت دیکھنے کے لئے زندہ نہ رہ سکے اور خودکشی کر کے چل بسے۔ کیمونسٹوں کو خوشی حاصل نہیں۔ عظیم کیمونسٹ آمر بھی ایسے ہی تھے سٹالن کس قدر ناخوش تھا۔ اپنے تقریباً تمام پرانے کامریڈوں کو مروانے کے بعد اسے مسلسل یہ خوف لاحق رہتا تھا کہ کہیں اسے کوئی زہر نہ دے دے یا مار نہ ڈالے اس کی آٹھ خواب گاہیں تھیں جو بنک کے سیف کی طرح مقفل کر دی جاتی تھیں اور کوئی نہیں جانتا تھا کہ سٹالن رات کو کس کمرے میں سویا وہ اس وقت تک کھانا نہیں کھاتا تھا جب تک خانساماں اس کی موجودگی میں کھانا نہ چکھے کیمونزم سب کو ناخوش رکھتا ہے جب تک کہ اپنے لیڈروں کو بھی۔ انہیں مسیح کی ضرورت ہے۔

کمیونزم کا خاتمہ کر کے ہم نہ صرف کمیونزم کے ظلم و ستم کا شکار لوگوں کو نجات دلا سکتے ہیں بلکہ خود دہریوں کو بھی آزاد کرا سکتے ہیں خفیہ کلیسیا ہمارے محکوم جاتیوں کی اشد ضرورت عکاسی کرتا۔ اس کی مدد کیجیے۔

خفیہ کلیسیا کا نمایاں پہلو اپنے عقیدے کے ساتھ اس کی گہری وابستگی ہے ایک پادری نے جس نے اپنا فرضی نام جارج رکھا تھا اپنی کتاب میں مندرجہ ذیل واقعہ بیان کیا ہے۔

ہنگری میں ایک روسی کپتان ایک بشپ سے ملنے آیا وہ جوان بڑا ہی پھرتیلا لگ رہا تھا اور اسے فاتح کی حیثیت سے اپنے آپ پر بڑا فخر تھا اس نے کہا وہ تنہائی بات چیت کرنا چاہتا ہے کمرے کا دروازہ بند کر دیا گیا کمرے میں ایک صلیب بھی لٹک رہی تھی۔ کپتان نے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ تم جانتے ہو کہ یہ سب جھوٹ ہے تم لوگ غریبوں کو ان باتوں میں یقین دلا کر بیوقوف بناتے ہو تاکہ وہ لوگ سرمایہ داروں کے بارے میں لاعلم رہیں۔ اب جب کہ ہم اکیلے ہیں تم اس حقیقت کو تسلیم کرو کہ تم نے کبھی یسوع مسیح کو خدا کا بیٹا نہیں مانا۔"

بشپ نے مسکراتے ہوئے کہا "لیکن میرے نوجوان دوست یہ سچ ہے کہ میں مسیح پر ایمان رکھتا ہوں۔"

"میرے ساتھ یہ چکر نہیں چلے گا" کپتان نے چلا کر کہا "میں سنجیدہ ہوں اس سے مجھ پر مسکرانے کی کوشش نہ کرتا" اس نے پستول نکال کر اس کے سینے پر رکھ دیا۔

"اگر تم تسلیم نہیں کرو گے کہ یہ جھوٹ ہے تو میں تمہیں گولی سے اڑا دوں گا۔"

"میں یہ تسلیم نہیں کر سکتا کیونکہ یہ صحیح نہیں۔ ہمارا خداوند حقیقتاً اور واقعی خدا

کا بیٹا ہے ۔ بشپ نے جواب دیا۔

گپستان نے اپنا پستول زمین پر پھینک دیا اور اچھل کر پادری کو گلے لگا لیا اسکی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے اس نے پیخ پیخ کر کہا "یہ مسیح ہے یہ صحیح ہے۔ میرا بھی یہ ایمان ہے لیکن مجھے یقین نہیں آتا تھا جب تک میں نے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھ لیا کہ انسان اپنے ایمان کی خاطر جان کی بازی بھی لگا سکتا ہے میں تمہارا مشکور ہوں تم نے میرا ایمان پختہ کر دیا ہے میں بھی اب مسیح کے لئے اپنی جان قربان کر سکتا ہوں۔ تم نے مجھے اس کا راستہ بتا دیا ہے۔

میرے علم میں اس طرح کے اور واقعات بھی ہیں جب رُوسیوں نے رومانیہ پر قبضہ کیا تو دو روسی فوجی اپنے ہاتھوں میں بندوقیں لئے ایک گرجہ گھر میں گھس گئے۔ اُنہوں نے کہا "ہم مذہب پر اعتقاد نہیں رکھتے۔ آپ سب کو اسی وقت مذہب ترک کرنے کا اعلان کرنا پڑے گا نہیں تو تمہیں گولی سے اُڑا دیا جائے گا جو لوگ مذہب ترک کرنے کا اعلان کرتے ہیں وہ ہمارے دائیں ہاتھ کی طرف آجائیں کچھ لوگ دائیں طرف ہو گئے انہیں فوراً چرچ سے بھگا کر ان کے گھروں کو روانہ کر دیا گیا ـــــــــــــــ۔ وہ اپنی جان بچا کر بھاگ نکلے جب رُوسی بقیہ مسیحیوں کے ساتھ رہ گئے تو اُنہوں نے آگے بڑھ کر اِن لوگوں کو گلے لگا لیا اُنہوں نے کہا "ہم بھی مسیحی ہیں لیکن صرف اِن کے ساتھ رفاقت کرنا چاہتے تھے جو اپنے ایمان کے لئے جان بھی دے سکتے ہیں۔

ہمارے یہاں اس طرح کے لوگ تبلیغ کر رہے ہیں وہ نہ صرف انجیل کے لئے بلکہ آزادی کے لئے بھی لڑ رہے ہیں۔

بہت سے مغربی مسیحیوں کے گھروں میں گھنٹوں دنیاوی موسیقی سننے کے لئے

گزار دیئے جاتے ہیں ہمارے گھروں میں بھی اُونچی آواز میں موسیقی سنائی دیتی ہے لیکن یہ صرف خفیہ تبلیغی کام کی پردہ پوشی کے لیے ہے تاکہ ہمسایوں کو ہمارے کام کا علم نہ ہو سکے اور وہ خفیہ پولیس کو مطلع نہ کر سکیں۔ جب وہ مغرب سے آنے والے کسی مسیحی سے ملتے ہیں تو کس طرح خوشی مناتے ہیں۔ یہ بیان نہیں کیا جا سکتا۔

جو انسان یہ جملے تحریر کر رہا ہے وہ ایک غیر اہم سا آدمی ہے لیکن میں اِن لوگوں کی صدا ہوں جو ظلم کا شکار ہیں اور مغربی ملکوں میں کبھی اِن کی نمائندگی نہیں ہوئی میں چاہتا ہوں کہ اِن انسانوں کے مسائل پر سنجیدگی سے غور کیا جائے میں چاہتا ہوں کہ ہر مسیحی کمیونسٹ ملکوں کے خفیہ کلیسیا کے لیے نہ صرف رُوحانی بلکہ عملی امداد بھی جاری رکھے۔

ہم کمیونسٹوں کو ایک نہ ایک دِن ضرور جیت لیں گے۔ کیونکہ خدا ہمارے ساتھ ہے اور ہمارا پیغام دِل کی گہرائیوں کے تقاضوں کے عین مطابق ہے۔ اِن کمیونسٹوں نے جنہیں نازیوں نے جیلوں میں ڈال دیا تھا میرے سامنے یہ اعتراف کیا کہ مشکل حالات میں وہ دُعا کیا کرتے تھے میں نے بہت سے کمیونسٹ افسروں کو ایسی حالت میں مرتے دیکھا جبکہ اِن کے لبوں پر مسیح کا نام تھا۔

ہم ایک دِن ضرور کامیاب ہوں گے کیونکہ ہمارے عوام کا ثقافتی ورثہ ہمارے ساتھ ہے۔ روسی چاہیں تو تمام مسیحی لٹریچر پر پابندی لگا دیں لیکن ٹالسٹائی اور دوستو وسکی کی کتابیں موجود ہیں جن میں لوگ مسیح کی روشنی دیکھ سکتے ہیں۔ اسی طرح مشرقی جرمنی گوئٹے، پولینڈ میں سنکی وچ اور اسی قسم کے دوسرے مفکروں کو کون جلا سکتا ہے رومانیہ کا سب سے بڑا دانشور سدو دینو تھا کمیونسٹوں نے اس کی کتاب "یادِ سا لوگوں کی زندگی"

شائع کیا ہے۔ لیکن اس کا نام بدل کر "پارسا لوگوں کی کہانیاں" رکھ دیا گیا تاہم نام بدلنے سے کوئی فرق نہیں پڑا۔ پارساؤں کی زندگیاں پھر بھی لوگوں کے لیے باعث دہدایت ہیں۔ رافائیل، مائیکل انجیلو، لیونارڈو کے فن کو تاریخ سے کون ختم کر سکتا ہے انکے فن پارے مسیح کا پیغام دیتے ہیں۔

جب میں کسی کیمونسٹ سے مسیح کے بارے میں بات کرتا ہوں تو اسکے دِل کی گہری ضرورت میری مدد کرتی ہے اس کے لیے سب سے بڑی مشکل یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنے ضمیر کی آواز کو کس طرح دبا کر رکھے جو کہ میرے ساتھ ہوتا ہے۔

میں مارکس ازم کے پروفیسروں کو ذاتی طور پر جانتا ہوں جو الحاد پر لیکچر دینے سے پہلے خُدا سے دُعا مانگتے ہیں کہ وہ اِن کی مدد کرے۔ میں ایسے کیمونسٹوں کو بھی جانتا ہوں جو دور افتادہ مقامات پر خفیہ جلسوں میں شریک ہونے کیلئے جاتے ہیں لیکن جب اس کا پتہ چل جائے تو وہ انکار کر دیتے ہیں کہ وہ کسی خفیہ جلسے میں شریک ہوئے تھے پھر وہ روتے ہیں کہ ان میں اتنی جرأت نہیں کہ وہ اپنے عقیدے کا اعلان کر سکیں جس کے تحت وہ خفیہ جلسوں میں شریک ہوتے ہیں آخر وہ انسان ہی ہیں۔ ایک آدمی اگر مذہب پر ایمان لے آئے۔ اس کا عقیدہ خواہ کتنا ہی ابتدائی مرحلے میں ہو رفتہ رفتہ پختہ ہو جاتا ہے، ہمیں یقین ہے کہ ہمارا عقیدہ فتحیاب ہوگا اور یہ فتح خفیہ کلیسیا کے ذریعے حاصل ہوگی جس نے بار بار کامیابی حاصل کی ہے۔

مسیح کیمونسٹوں سے محبت کرتا ہے انہیں ہر حالت میں مسیح کیلئے جیتنا ہے انہیں صرف آہنی پردے کے پیچھے کام کرنے والی خفیہ کلیسیا ہی جیت سکتی ہے جو لوگ انسانیت کے لیے مسیح کے نجات دہندہ ہونے کی خوشخبری ساری دُنیا میں پھیلا کر اپنے دل کی

تمنا پوری کرنا چاہتے ہیں۔ ان کا فرض ہے کہ خفیہ کلیسیا کی کام میں ان کی مدد کریں یسوع کا فرمان ہے "تمام قوموں کو درس دو۔" اس نے کبھی یہ نہ کہا کہ کمیونسٹ ملکوں میں درس نہ دو۔ خدا پر اعتقاد اور مسیح پر ایمان ہمیں مجبور کرتا ہے کہ ہم آہنی پردے سے نکلیں اور مسیح کا پیغام پہنچائیں جہاں دُنیا کے ہر تین آدمیوں میں سے ایک آدمی کمیونزم کا غلام ہے یہ فرض ہم اِن ملکوں میں کام کرنے والی خفیہ کلیسیا کے ساتھ مل کر کر سکتے ہیں۔

خفیہ کلیسیا میں شامل لوگ

کمیونسٹ ملکوں کی خفیہ کلیسیا میں تین قسم کے لوگ شامل ہیں اوّل ہزاروں کی تعداد میں وہ مسیحی خدمت گار اور پادری شامل ہیں جنہیں کلیسیاؤں اور انکے رشتہ داروں سے کمیونسٹوں نے اس لئے الگ کر دیا تھا کیونکہ انہوں نے مسیح کے پیغام کے بارے میں ریاکاری برتنے سے انکار کر دیا تھا اِن لوگوں کو کئی سال تک جیلوں میں ڈال دیا گیا اور ان کے عقیدے کی وجہ سے اِن پر بے پناہ ظلم اور تشدد کیا گیا۔ رہا ہونے کے بعد اِن لوگوں نے پھر سے خفیہ تبلیغ کا کام شروع کر دیا ہے اور بڑے مؤثر طریقے سے کام کر رہے ہیں اگرچہ کمیونسٹوں نے گرجہ گھر بند کر دیئے ہیں یا اِن کے پادری تبدیل کر دیئے ہیں جن پر اِن کو زیادہ اعتماد ہے تاہم جہاں کہیں بھی رات یا دِن کے وقت کسی خفیہ مقام پر مقتدین جمع ہو سکیں یہ لوگ بڑے مؤثر طریقے سے تبلیغ کا کام کرتے ہیں یہ لوگ درحقیقت زندہ شہید ہیں اور کسی تشدد یا دوبارہ گرفتاری کے خطرہ کے پیش نظر اپنا کام ترک نہیں کر سکتے۔ خفیہ کلیسیا میں شامل تیسرا گروہ اِن عام مردوں اور عورتوں پر مشتمل ہے جو مسیح پر ایمان رکھتے ہیں۔ یہ بات ذہن نشین کرنے کے قابل ہے کہ روس یا

چین میں ایسے مسیحی نہیں جو نیم دلی سے اعتقاد رکھتے ہیں اور ان ملکوں میں مسیحیوں کو اپنے عقیدے کی بھاری قیمت ادا کرنا پڑتی ہے یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ ظلم وستم سے ہمیشہ پختہ ایمان والے مسیحی پیدا ہوئے ہیں ایسے مسیحی جو دوسروں کو جیتنے کی اہمیت رکھتے ہیں اور اپنا عقیدہ کسی سے نہیں چھپاتے کمیونسٹوں کے ظلم وستم نے انہیں کندن بنا دیا ہے اور ایسے پر خلوص مسیحی پیدا کئے ہیں جن کی مثال آزاد ملکوں میں بھی نہیں ملتی یہ لوگ اس بات کا تصور بھی نہیں کر سکتے کہ کوئی ایسا مسیحی بھی ہو سکتا ہے جو دوسرے لوگوں کو مسیح کی خاطر جیتنے کی فکر نہ کرے۔

روس کے فوجی اخبار "ریڈ سٹار" نے روسی مسیحیوں پر ان الفاظ میں نکتہ چینی کی مسیح کے پیروکار تمام لوگوں پر اپنا لالچی ہاتھ ڈالنا چاہتے ہیں۔ لیکن روس کے مسیحیوں کا اچھا نمونہ دیکھ کر دیہات کے لوگ اور ان کے پڑوسی ان کا احترام کرتے ہیں کسی بھی گاؤں یا قصبے میں مقامی لوگ ان کی بڑی عزت کرتے ہیں جب کسی بچے کی ماں بیمار ہوتی ہے تو کوئی مسیحی عورت رضا کارانہ طور پر اس بچے کی دیکھ بھال کرتی ہے جب کوئی شخص اتنا بیمار ہو کر لکڑی کاٹنے کے لئے نہ جا سکے تو کوئی مسیحی اس کے لئے لکڑی کاٹ کر لاتا ہے یہ لوگ مسیحی زندگی گزارتے ہیں اس لئے جب وہ مسیح کا پیغام دیتے ہیں تو لوگ ان کی بات توجہ سے سنتے ہیں اور مسیح پر ایمان لے آتے ہیں کیونکہ وہ انسان کی زندگی سے مسیح کا نمونہ دیکھ چکے ہوتے ہیں سرکاری کلیسیا میں جو حکومت کی طرف سے مقرر کردہ پادری کے سوا کوئی دوسرا مسیح کا پیغام نہیں دے سکتا اس نے کمیونسٹ دنیا کے ہر کونے میں پھیلے ہوئے لاکھوں پرجوش اور پرخلوص مسیحی گاؤں شہر، عام مقامات اور سائیکٹ میں وکر انسانوں کو مسیح کے لئے جیت سکتے ہیں کمیونسٹ اخبار یہ اعتراف کرتے ہیں کہ جب کوئی مسیحی قصاب گوشت فروخت کرتا ہے تو وہ گوشت لینے والے کاغذ کے اندر

انجیل کا پیغام ڈال دیتا ہے کمیونسٹ یہ اعتراف بھی کرتے ہیں کہ جو مسیحی چھاپہ خانوں میں اعلیٰ اسامیوں پر فائز ہیں وہ آدھی رات کے بعد چھاپہ خانوں میں جاتے ہیں پریس کو چالو کر کے مسیحی لٹریچر کے چند ہزار پمفلٹ چھاپ کر سورج نکلنے سے پہلے پریس بند کر چلے جاتے ہیں کمیونسٹ اخبارات یہ بھی کہتے ہیں کہ ماسکو میں مسیحی بچوں کو کسی ذریعے سے انجیل کی آیات ملتی ہیں پھر وہ اپنے ہاتھ سے ان کی نقلیں تیار کرتے ہیں اور اپنے بچپن کے ادور کوٹوں کی جیبوں میں ڈال دیتے ہیں جو ایک علیحدہ کمرے میں لٹکے ہوتے ہیں عام مردوں اور عورتوں کا یہ گروپ بڑا مضبوط اور مؤثر ہے جو ہر کمیونسٹ ملک میں مسیح کے لئے دوسرے لوگوں کو جیتنے کے لئے سرگرم ہے۔

کمیونسٹ کیوبا میں بھی ایک خفیہ کلیسیا نے کام کر دیا کیونکہ تمام سابق پادری اور خدمت گار جیلوں میں ڈال دیئے گئے ہیں یا انہیں ہلاک کر دیا گیا ہے اور ان کی جگہ کمیونسٹ پادری مقرر کر دیئے گئے ہیں کمیونسٹوں کا ظلم و ستم برداشت کر کے ان لوگوں کا ایمان مزید پختہ ہو جاتا ہے۔ جب کہ کمیونسٹوں کا یہ خیال ہے کہ وہ ان لوگوں کو تباہ کر دیں گے۔

خفیہ کلیسا کا تیسرا گروپ ایسے لوگوں پر مشتمل ہے جس میں دنیاوی سرکاری پادریوں کی بڑی تعداد شامل ہے لیکن وہ خفیہ کلیسا کے ساتھ بھی کام کرتے ہیں خفیہ کلیسا بھی سرکاری کلیسیا سے جدا نہیں ہے بہت سے کمیونسٹ ملکوں مثلاً یوگوسلاویہ، پولینڈ اور ہنگری میں سرکاری کلیساؤں کے بہت سے پادری پوشیدہ طور پہ خفیہ کلیسا کا کام کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جنہیں نہ گمراہ کیا جا سکتا ہے اور نہ خاموش کیا جا سکتا ہے بعض ملکوں میں دونوں قسم کے کلیساؤں کے درمیان گہرا رابطہ ہے ان پادریوں کو اپنے کلیساؤں کے

باہر جو عام طور پر ایک چھوٹے سے کمرے پر مشتمل ہوتا ہے مسیح کے بارے میں تبلیغ کرنے کی اجازت نہیں غیر مسیحی کلیساؤں میں جانے سے ڈرتے ہیں پادریوں کو یہ بھی اجازت نہیں کہ وہ کلیسیا کے بیمار ممبروں کے گھروں میں جاکر ان کی صحت یابی کے لئے دعا کریں کمیونسٹ قواعد و ضوابط نے ان کلیساؤں کو ہر طرف سے گھیرے میں لے رکھا ہے اور یہ بے معنی ہو کر رہ گئے ہیں اکثر اِن پادریوں کو ایسی بندشوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جن سے کمیونسٹ ملکوں میں "مذہبی آزادی" کا پول کھل جاتا ہے تاہم یہ لوگ کمیونسٹ بندشوں کو توڑ کر جرأت کے ساتھ اپنی زندگی اور سکون اور خطرے میں ڈال کر متوازی بنیادوں پر خفیہ تبلیغ کا کام کرتے ہیں۔ یہ پادری بچوں اور نوجوانوں میں بھی انجیل کا پیغام پھیلاتے ہیں۔ وہ مسیحی گھروں اور تہہ خانوں میں خفیہ طور پر انجیل کی آیات سناتے ہیں۔ وہ خفیہ طور پر مسیحی لٹریچر وصول کر کے سچائی کے پیاسوں تک پہنچاتے ہیں یہ پادری اپنی آزادی کو خطرے میں ڈال کر اور کمیونسٹوں کی عائد کردہ پابندیوں کو نظر انداز کر کے اپنے اردگرد کی روحوں کو انجیل کی روشنی سے منور کرتے ہیں ظاہری طور پر تو وہ سرکاری کلیسیا کے وفادار ہیں لیکن وہ اپنی زندگی کا خطرہ مول لے کر خدا کا پیغام پھیلاتے ہیں حال ہی میں روس میں اِس قسم کے لوگوں کا پتہ چلنے پر گرفتار کر لیا گیا اور انہیں کئی سال قید کی سزا دی گئی یہ لوگ خفیہ کلیسیا کے اہم جزو ہیں۔ سابق پادری جنہیں کمیونسٹوں نے نکال دیا یا ان پر ظلم و تشدد کیا

خفیہ طور پر تبلیغ کا کام کرتے ہیں۔ سرکاری مسیحی خدمت گار اپنے سرکاری فرائض سے تجاوز کر کے بڑے پیمانے پر خفیہ کلیسیا کے لئے کام کرتے ہیں۔ خفیہ کلیسیا کے لئے کام کرنے کا یہ جذبہ اس وقت تک برقرار رہے گا جب تک کمیونزم کو شکست نہ ہو جائے۔ بعض ملکوں میں اس کلیسیا کا ایک گروپ دوسروں سے زیادہ سرگرم اور مؤثر ہے لیکن یہ تمام گروپ ہر ملک میں موجود ہیں اور زبردست خطرات کا سامنا کرتے ہوئے مسیح کی خاطر کام کرتے ہیں۔

ایک شخص نے جو اکثر کمیونسٹ ملکوں کا سفر کرتے ہیں اور ایسے مذہبی معاملات سے گہری دلچسپی ہے اپنے سفر سے واپسی پر لکھا کہ اس نے کہیں خفیہ کلیسیا نہیں دیکھی یہ تو بالکل ایسا ہی ہے جیسے وسطی افریقہ کے ناخواندہ لوگوں کے درمیان سفر کیا جائے اور واپسی پر کہا جائے "میں نے تفصیل سے معلوم کیا ہے۔ میں نے ان سے پوچھا کیا وہ نثر بولتے ہیں انہوں نے مجھے بتایا کہ نہیں۔" حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ تمام نثر بولتے ہیں لیکن انہیں یہ علم نہیں کہ جو وہ بولتے ہیں وہ کیا ہے۔

ابتدائی دور کے مسیحیوں کو یہ علم نہیں تھا کہ وہ مسیحی ہیں اگر ان سے کوئی ان کے ——— مذہب کے بارے میں پوچھتا تو وہ کہتے ہیں ہم یہودی اسرائیلی ہیں جو مسیح پر ایمان لائے ہیں انکے لئے لفظ مسیحی کا استعمال بہت بعد میں دوسرے لوگوں نے کیا لوتھر کے کسی پیروکار کو یہ معلوم نہیں تھا کہ وہ لوتھرن ہیں۔ لوتھر نے اس نام کے خلاف سخت احتجاج

کیا تھا۔

خفیہ کلیسیا کا نام ایسے کمیونسٹوں اور مشرق میں مذہبی صورت حا
کی تحقیق کرنے والے مغربی محققوں نے دیا ہے کیونکہ تمام کمیونسٹ ملکوا
میں یہ خفیہ تنظیم اچانک معرض وجود میں آ گئی تھی خفیہ کلیسیا کے ممبر
اپنی تنظیم کو اس نام سے نہیں پکارتے۔ بلکہ وہ اپنے آپ کو مسیحی ایمان
والے اور خدا کے بچے کہتے ہیں لیکن وہ خفیہ طور پر کام کرتے ہیں اور
خفیہ جلسوں میں انجیل پھیلاتے ہیں جن میں بعض اوقات غیر ملکی بھی
شریک ہوتے ہیں جو بعد میں کہتے ہیں کہ ہم نے خفیہ کلیسیا نہیں دیکھا
اس خفیہ تنظیم کو ہمارے دشمنوں نے اور ان لوگوں نے جو باہر سے بڑی
دلچسپی سے دیکھتے ہیں خفیہ کلیسیا کا بہت موزوں نام دیا ہے۔

آپ مغربی ملکوں میں سالوں کام کرتے رہیں روس کے کسی جاسوس
گروہ کا پتہ نہیں چلے گا لیکن اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ روسی جاسوسوں
کے کسی گروہ کا وجود نہیں۔ یہ بات تو بالکل احمقانہ ہو گی کہ کوئی خود بخود
سیاحوں یا مسافروں کے سامنے اپنے گروہ کا انکشاف کردے۔

اگلے باب میں روسی اخبارات کے اقتباسات پیش کئے جاتے
ہیں جن سے خفیہ کلیسیا کی موجودگی اور اس کی بڑھتی ہوئی اہمیت
کا ثبوت ملتا ہے۔

چھٹا باب

کمیونسٹ اخبارات کیا کہتے ہیں

مَیں نے روسی فوج اور کمیونسٹ رومانیہ میں خفیہ طور پر مسیح کا پیغام پھیلانے کے متعلق اپنے تجربات کے بارے میں بتایا ہے۔ میں نے آپ سے کمیونسٹوں اور ان کے ظلم کا شکار لوگوں کے درمیان انجیل کی روشنی پھیلانے کے کام میں مدد دینے کی اپیل کی ہے کیا یہ بڑا چیلنج نظریاتی یا ناقابلِ عمل ہے یا حقیقت پسندانہ ؟ کیا خفیہ کلیسیا واقعی روس یا دوسرے کمیونسٹ ملکوں میں موجود ہے ؟ کیا اب بھی وہاں خفیہ طریقہ سے کام ممکن ہے ؟ اِن سوالات کا جواب بڑا تسلی بخش ہے۔

کمیونسٹ اب اپنے اقتدار کا پچاس سالہ جشن منا رہے ہیں لیکن ان کی فتح ایک شکست ہے۔ مسیحیت کامیاب ہوئی ہے نہ کہ کمیونزم۔ روسی اخبارات جن کے بارے میں ہماری تنظیم مکمل چھان بین کرتی ہے۔ خفیہ کلیسیا کے متعلق اطلاعات سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں پہلی بار خفیہ کلیسیا اس قدر مضبوط ہوگئی ہے کہ اس نے اب کسی حد تک کھلے عام تبلیغ شروع کر دی ہے جس سے کمیونسٹ خوفزدہ ہوگئے

ہیں۔ دوسرے ذرائع سے جو ہمیں اطلاعات ملتی ہیں ان سے کمیونسٹ اخبارات کی تصدیق ہوتی ہے۔

یہ بات یاد رکھیے کہ خفیہ کلیسیا برفانی تودے کی مانند ہے۔ اِس کا زیادہ تر حصّہ پانی کے نیچے ہوتا ہے لیکن تھوڑا سا حصّہ اوپر بھی دکھائی دیتا ہے آیندہ صفحات میں کمیونسٹ اخبارات کی شائع شدہ اطلاعات کا خلاصہ شائع کیا گیا ہے۔

۲۰ نومبر ۱۹۷۶ء کو سوہومی (کاکیشس) کھلے آسمانوں کے نیچے خفیہ کلیسیا کا ایک بہت بڑا اجتماع منعقد ہوا۔ بہت سے معتقدین اس اجتماع میں شرکت کے لئے دوسرے شہروں سے بھی آئے تھے۔ اجتماع میں انجیل کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا جس کے خاتمہ پر، ۴۸ نوجوانوں نے موقع پر ہی مسیح کو اپنا خداوند تسلیم کر لیا اور ابتدائی طور کی طرح انہوں نے بحرِ اسود میں بپتسمہ لیا قبل ازیں انہیں مذہبی تعلیم کا کوئی موقع نہیں ملا تھا۔ کمیونسٹ استبداد کے پچاس سالہ دور میں نہ کوئی انجیل رہی نہ کوئی دوسری مسیحی کتابیں اور نہ کوئی مذہبی درسگاہ خفیہ کلیسیا کے خدمت گاروں نے کسی جگہ رسمی طور پر مذہبی تربیت حاصل نہیں کی لیکن فلپس نے بھی تو کہیں تعلیم حاصل نہیں تھی اس کے باوجود جب اس نے ایک خواجہ سرا سے گھنٹے بھر بات چیت کی تو وہ اِس قدر قائل ہو گیا تھا کہ بولا ——— "یہ رہا پانی، اب مجھے بپتسمہ لینے سے کون روک سکتا ہے؟" فلپس نے کہا "اگر یہی تمہارے دل کی تمنا ہے تو تم

بپتسمہ لے سکتے ہو۔" چنانچہ وہ فوراً پانی میں اتر گئے اور خواجہ سرا کو بپتسمہ دیا۔ (رسولوں کے اعمال ۸: ۳۶-۳۸)۔

بحر اسود میں کافی پانی موجود ہے اور خفیہ کلیسیا نے پھر سے ابتدائی دور کی طرح سرگرمیاں شروع کر دی ہیں۔ نیچروں کے ایک رسالے کے ۲۳ اگست ۱۹۶۶ء کے شمارے میں آیا تھا کہ رسٹوو ف ڈون میں بپٹسٹوں نے قانون کے مطابق اپنے مذہبی اجتماع کی اطلاع دینے اور کمیونسٹوں کے مقرر کردہ پادری کے حکم کی تعمیل سے انکار کر دیا اور سڑکوں پر کمیونسٹوں کے خلاف مظاہرہ کیا۔ یہ مظاہرہ یکم مئی کو ہوا بالکل اسی طرح مسیح کے یوم سبت پر اپنے معجزے دکھاتے ہوئے اپنے مخالف فریسیوں کے خلاف ردِ عمل ظاہر کیا تھا۔ خفیہ کلیسیا نے بھی کمیونسٹ قوانین کی خلاف ورزی کے لئے کمیونسٹوں کے جشن کا دن انتخاب کیا۔ یکم مئی ان کا ایک ایسا جشن ہے جس پر کمیونسٹ بڑے جوش خروش کا مظاہرہ کرتے ہیں جس میں ہر ایک کا حصہ لینا ضروری ہوتا ہے۔ لیکن اس موقع پر روس کی دوسری بڑی طاقت — خفیہ کلیسیا بھی سڑکوں پر نکل آئی تھی۔ پندرہ سو ایمان والے اس مظاہرہ میں شریک ہوئے انہیں خداوند کی محبت نے مجبور کر دیا تھا۔ وہ جانتے تھے کہ اپنی آزادی کا خطرہ مول لے کر ایسا کر رہے ہیں وہ جانتے تھے کہ جیلوں میں بھوک اور موت ان کی منتظر ہے۔

روس کا ہر مسیحی اس خفیہ منشور کے بارے میں جانتا ہے، جسے

بارنال سے انجیلی مسیحیوں نے شائع کیا تھا۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ کوتندا گاؤں کی مسیحی بہن حمارا کو کس طرح جیل میں اپنے خاوند کی موت کی خبر ملی۔ اب وہ چار بچوں والی بیوہ تھی۔ جب اسے اپنے شوہر کی نعش ملی تو اس نے دیکھا کہ ہاتھوں پر ہتھکڑیوں کے نشان تھے۔ ہاتھ کی انگلیاں اور پاؤں کے تلوے بڑی طرح جھلسے ہوئے تھے۔ معدے کے نچلے حصہ پر چاقوؤں کے زخم تھے۔ دایاں پاؤں سُوجھا ہُوا تھا۔ دونوں پاؤں پر تشدد کے نشانات تھے جسم پر جگہ جگہ پٹائی کے نشان موجود تھے۔

روسٹوف ڈون کے مظاہرے میں حصہ لینے والا ہر مسیحی جانتا تھا کہ اس کا بھی یہی انجام ہو سکتا ہے لیکن پھر بھی وہ اِس میں شریک ہوئے۔ لیکن انہیں یہ بھی علم تھا کہ اِس شہید نے جس نے صرف تین ماہ قبل مسیح کو اپنایا تھا بڑی تعداد میں مسیحیوں کی موجودگی میں اسے دفن کیا گیا۔ اِس کی قبر پر یہ کتبہ لکھا ہُوا تھا۔

"میرے لئے زندگی مسیح کی خاطر تھی اور موت بھی نفع بخش تھی۔" ان لوگوں سے مت گھبراؤ جو جسم کو تو ختم کر سکتے ہیں لیکن رُوح کو فنا نہیں کر سکتے۔"

"مَیں نے خدا کے پیغام کی خاطر لوگوں کو قربانی دیتے دیکھا ہے۔"

روسٹوف ڈون کے اِس شہید سے ہی لوگوں نے وجدان

حاصل کیا تھا وہ ایک چھوٹے سے گھر کے گرد جمع ہو گئے۔ ہر جگہ لوگ اکٹھے تھے کچھ قریبی چھتوں پر اور دوسرے لوگ درختوں پر چڑھ گئے تھے بالکل اسی طرح جس طرح مسیح کو دیکھنے کے لیے زکائی درخت پر چڑھ گیا تھا۔ اسی لوگ ایمان لے آئے جن میں سے زیادہ تر نوجوان تھے ان میں سے ۲۲ ایسے تھے۔ جو نوجوانوں کی کیمونسٹ تنظیم کے ممبر تھے۔ یہ لوگ شہر سے گذر کر دریائے ڈون کے کنارے پر گئے جہاں سب نے بپتسمہ لیا۔ موٹروں میں سوار کمیونسٹ پولیس وہاں پہنچی اور ان تمام لوگوں کو گھیرے میں لے لیا۔ پولیس چاہتی تھی کہ ان کے لیڈروں کو گرفتار کرے کیونکہ پندرہ سو افراد کو گرفتار نہیں کیا جا سکتا۔ تمام مسیحی فوراً گھٹنوں کے بل گر گئے اور انہوں نے خدا سے مدد مانگی اور اس دن کے لیے عبادت کی اجازت چاہی پھر تمام مسیحی بہن اور بھائی کندھے سے کندھا جوڑ کر کھڑے ہو گئے اور انہوں نے اپنے لیڈروں کے گرد گھیرا ڈال لیا تاکہ پولیس انہیں گرفتار نہ کر سکے صورتِ حال بہت کشیدہ ہو گئی۔

اسی روسی اخبار نے لکھا ہے کہ روسٹوف میں بپٹسٹوں کی غیر قانونی تنظیم کے پاس ایک خفیہ چھاپہ خانہ بھی ہے (اس میں لفظ بپٹسٹ کا استعمال انجیلی اور پنتکست کلیسیا کے لئے بھی ہوتا ہے) اس میں ایسا لٹریچر چھاپا جاتا ہے جس میں نوجوانوں کو ایمان میں مضبوط رہنے کی تلقین کی جاتی ہے اس قسم کی ایک خفیہ کتاب میں

ایک بڑی پسندیدہ بات نظر آئی جو مسیحی والدین کو مخاطب کر کے کہی گئی ہے "کسی کو دفن کرنے کے لئے جائیں تو اپنے بچّوں کو قبرستان ساتھ لے جائیں تاکہ وہ عارضی خطرات سے پریشان نہ ہوں" والدین پر زور دیا گیا ہے کہ وہ اپنے بچّوں کو مسیحی تعلیم دیں تاکہ انہیں دہریت کے خلاف جس کا زہر انہیں کمیونسٹ سکولوں میں دیا جاتا ہے تریاق مل سکے۔

کمیونسٹ اخبار نے اپنی خبر کو ان الفاظ کے ساتھ ختم کیا ہے "ٹیچر ایسے خاندانوں میں بزدلی کے ساتھ کیوں گھلتے ملتے ہیں جن میں بچوں کو مذہب کی احمقانہ تعلیم دی جاتی ہے"۔

کمیونسٹ استادوں کے اس رسالے نے یہ بھی بتایا ہے کہ مسیحیّت قبول کرنے والے کارکنوں کے خلاف اس مقدمے کے دوران کیا ہُوا جنھوں نے خفیہ طور پر بپتسمہ لیا تھا۔ نوجوان مسیحیوں نے جن پر مقدمہ چلایا گیا کمیونسٹ عدالت میں بڑا تحقیر آمیز رویّہ اختیار کیا ان کا طرزِ عمل غصیلے پن اور کٹر مسیحیت کا مظاہرہ تھا۔ نوجوان عورتوں نے ایسی تحسین آمیز نگاہوں سے ان کو دیکھا جن سے دہریت سے انکی ناپسندیدگی کا اظہار ہوتا تھا"۔

خفیہ کلیسیا کے ممبروں نے اپنی پٹائی اور قید کا خطرہ مول لے کر روس میں کمیونسٹ پارٹی کے صدر دفتر کے سامنے زیادہ آزادی کے لئے اپیل کی۔

ہمارے پاس ایک خفیہ دستاویز ہے جو ہمیں روس میں بپٹسٹ کلیساؤں کی کمیٹی نے بھیجی تھی یہ کمیٹی کمیونسٹوں کے زیر اثر قائم ہونے والی بپٹسٹ یونین کی مخالف ہے اور اس یونین کا لیڈر غدار کاربو ہے۔ کاربو نے روس کے ایک جریدہ سوویٹ لائف ٹوڈے" (شمارہ ۶، ۱۹۶۳ء) میں مسیحیوں کو بڑے پیمانے پر قتل کرنے والے کمیونسٹوں کی انسانیت دوستی کی بڑی تعریف کی ہے اور وہاں کے عوام کو جو "آزادی" حاصل ہے اُسے خوب بڑھا کر پیش کیا۔ اس خفیہ دستاویز میں ماسکو میں ہونے والے ایک اور جرأت مندانہ مظاہرے کا ذکر ہے اِس کا ترجمہ ذیل میں پیش کیا جا رہا ہے۔

"ضروری اطلاع

"پیارے بھائیو اور بہنو! ہمارے آسمانی باپ اور خداوند یسوع مسیح کی برکت اور سلامتی آپ کے ساتھ رہے۔

ہم آپ کو بتانا چاہتے ہیں کہ انجیلی بپٹسٹ کلیسیا کے مسیحی جو پانچ سو کے قریب تھے ۱۶ مئی ۱۹۶۶ء کو سفر کر کے ماسکو پہنچے تاکہ کمیونسٹ اقتدار کے مرکزی ادارے کی توجہ اپنی طرف مبذول کرا سکیں۔ ہم یہ عرضداشت لے کر روس کی کمیونسٹ پارٹی کے مرکزی کمیٹی کے دفتر کی عمارت کے سامنے گئے تاکہ ہماری بات سنی جا سکے۔ ہم نے سیکرٹری جنرل برزنیف کے نام لکھی ہوئی ایک یادداشت وہاں پیش کی:۔

دستاویز میں مزید بتایا گیا ہے کہ یہ پانچ سو آدمی سارا دن عمارت

کے سامنے کھڑے رہے۔ کمیونزم کے خلاف ماسکو میں یہ پہلا عوامی مظاہرہ تھا۔ اور یہ خفیہ کلیسیا کے ارکان نے کیا تھا۔ شام کے وقت بریزنیف کے نام لکھی ہوئی انہوں نے دوسری یادداشت پیش کی جس میں شکایت کی گئی تھی کہ ایک کامریڈ سٹروگنوف نے ان کی یادداشت بریزنیف تک پہنچانے سے انکار کر دیا اور انہیں دھمکیاں دی گئیں۔ یہ پانچ سو مندوبین پوری رات سڑکوں پر رہے۔ گزرتی ہوئی کاروں میں سے ان پر کیچڑ پھینکا گیا اور ان کی توہین کی گئی۔ اگرچہ بارش ہو رہی تھی لیکن پھر بھی وہ صبح تک کمیونسٹ پارٹی کی عمارت کے سامنے کھڑے رہے۔

دوسرے دن یہ تجویز کیا گیا کہ یہ پانچ سو مسیحی ایک عمارت کے اندر جاکر کچھ کم درجے کے کمیونسٹ حکام سے ملاقات کریں لیکن وہ جانتے تھے کہ عمارت کے اندر داخل ہونے کا مطلب پٹائی کے سوا کچھ نہیں جس کی کوئی شہادت نہیں مل سکے گی اس لئے وفد نے متفقہ طور پر عمارت کے اندر جانے سے انکار کر دیا اور بریزنیف سے ملاقات کا انتظار کرتے رہے۔ اس کے بعد جو کچھ ہوا وہ یہ تھا۔ ایک بجکر ۵۰ منٹ پر ۲۸ بسیں آئیں اور مسیحیوں پر ظلم تشدد شروع ہو گیا۔ ہم نے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر گھیرا بنا لیا اور یہ گیت گانا شروع کر دیا۔ ہماری زندگی کے سب سے اچھے دن وہ ہیں جب ہم مسیح کی صلیب اٹھا سکیں۔" خفیہ پولیس کے آدمیوں نے ہماری پٹائی

شروع کر دی۔ قطاروں میں سے لوگوں کو کھینچ کر ان کے منہ اور سر پہ وار کئے گئے اور گرم تارکول پر پھینک دیا گیا۔ بعض مسیحیوں کو سر کے بالوں سے گھسیٹ کر بسوں میں ڈال دیا گیا۔ جب کچھ نے وہاں سے جانے کی کوشش کی تو انہیں مار مار کر بے ہوش کر دیا گیا۔ جب تمام مظاہرین سے بسیں بھر گئیں تو انہیں نامعلوم مقام پہ لے جایا گیا۔ خفیہ پولیس کی بسوں سے مسیحی بھائیوں اور بہنوں کے گیت گانے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں اور یہ سب کچھ ماسکو میں لوگوں کے بہت بڑے اجتماع کی موجودگی میں ہُوا۔"

اِس کے بعد ایک اور خوش کن واقعہ پیش آیا۔ پانچ سو مسیحیوں کی گرفتاری کے بعد جن پر یقیناً تشدد کیا گیا تھا۔ مسیحیوں نے حوصلہ نہیں ہارا۔ مسیحی بھائی جی ونس اور حوریت (جو مسیحیوں کا اصل لیڈر تھا)۔ کمیونسٹ پارٹی کے مرکزی دفتر گئے اور اسی مقام پر تبلیغ شروع کر دی۔ جس طرح یُوحنّا کے جانے کے بعد مسیح نے ٹھیک اسی مقام پر جا کر کہا تھا ——— "توبہ کرو کہ آسمان کی بادشاہت کا دن قریب ہے۔"

ونس اور حوریت نے گرفتار کئے جانے والے مسیحیوں کے بارے میں پوچھا اور ان کی رہائی کا مطالبہ کیا۔ ان دونوں کو بھی غائب کر دیا گیا۔ کچھ عرصے کے بعد پتہ چلا کہ وہ لیفورٹوسکیا جیل میں ہیں۔ کیا خفیہ کلیسیا کے یہ مسیحی خوفزدہ تھے۔ نہیں وہ تو پھر بھی آزادی

کو خطرے میں ڈالتے ہیں۔ انہوں نے دستاویز شائع کرکے یہ بتایا کہ انکے ساتھ کیا ہوا۔ وہ مسیحی بھائیوں کو یہ درس دیتے ہیں کہ تمہاری زندگی مسیح کی طرف سے عطا کردہ ہے نہ صرف یہ کہ تم اُسپر اعتقاد رکھو بلکہ اس کے لیئے قربانی بھی دو۔ وہ اپنے بھائیوں پر یہ زور دیتے ہیں کہ تم میں سے کسی کو ان مصائب سے گھبرانا نہیں چاہیے کیونکہ تم جانتے ہو کہ تمہیں نیک مقصد کے لیئے دنیا میں پیدا کیا گیا ہے۔ وہ یہ درس بھی دیتے ہیں کہ مسیحیوں کو اپنے خداوند کی مثال سامنے رکھنی چاہیئے اس نے جو مقصد اپنے سامنے رکھا تھا اس کی تکمیل کیلیئے خوشی سے مصلوب ہو گیا اور تحقیر کی ذرا بھر بھی پرواہ نہ کی۔

خفیہ کلیسیا نے کھلم کھلا طور پر روستوف۔ ماسکو اور رُوس بھر میں نوجوانوں کو الحاد کی تعلیم دینے کی مخالفت کی ہے۔ یہ لوگ کمیونزم کے زہر اور سرکاری کلیسیا کے دغاباز لیڈروں کے خلاف سرگرم عمل ہیں۔ جن کے بارے میں وہ اپنی ایک خفیہ دستاویز میں لکھتے ہیں: "آج کل شیطان کا راج ہے اور یہ سرکاری کلیسیا ہر اس بات کو قبول کر لیتی ہے جو خدا کے احکام کے خلاف ہوتی ہے۔" (اقتباس پراو دا یوکرینی۔ شمارہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۶۶ء)۔

پراودا، سٹوکا نے مسیحی بھائی الیکسی نیوروف، بورس گراماشوف اور ایکسن زبوف کے خلاف مقدمہ کی کارروائی شائع کی ہے۔ ان پر الزام تھا کہ وہ امریکہ سے انجیل کی نشریات سننے کے لیئے خفیہ گروہ

منظم کرتے تھے وہ پہلے ان نشریات کو ٹیپ کر لیتے تھے اور بعدازاں لوگوں کو سنانے کے لئے تقسیم کر دیتے تھے - ان پر یہ الزام بھی تھا کہ وہ تفریح اور آرٹ کے حلقوں کی آڑ لے کر مسیح کی تبلیغ کیا کرتے تھے - اِس سے روم میں ابتدائی مسیحیوں کے انجیل پھیلانے کی روایات تازہ ہوتی ہیں -

"سوویٹ سکیا مولڈا ویہ" کے ۱۵ ستمبر ۱۹۶۶ء کے شمارے میں یہ شکایت کی گئی کہ خفیہ کلیسیا چھوٹے چھوٹے پمفلٹ شائع کرتی ہے - قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے جگہ جگہ اس کے ممبر اکٹھے ہوتے ہیں اور مسیح کی تبلیغ کرتے ہیں - اِسی اخبار میں یہ خبر شائع ہوئی کہ رینی سے چسی ناؤ جانے والی ٹرین میں تین نوجوان لڑکوں اور چار لڑکیوں نے یہ گیت گایا "چلو قربان کر دیں اپنی زندگی مسیح پر"۔ اخبار کے رپورٹر کو اِس بات پر سخت غصہ آیا کہ مسیحی لوگ سڑکوں، بسوں، ریل گاڑیوں اور اسٹیشنوں پر پرچار کرتے ہیں ——— یہی تو خفیہ کلیسیا ہے جو آج بھی روس میں سرگرم عمل ہے -

پبلک مقامات پر مسیحی گیت گانے کے الزام میں جب ان افراد کو عدالت میں سزا سنائی گئی تو وہ گھٹنوں کے بل جھک گئے اور کہا "ہم اپنے آپ کو خدا کے سپرد کرتے ہیں - اے خدا ہم تیرے شکر گذار ہیں تو نے ہمیں یہ موقع دیا کہ ہم اپنے ایمان کی خاطر قربانی دے سکیں"۔ کمرہ عدالت میں یہ منظر دیکھ کر بہت سے دوسرے لوگ بھی

جن میں کرڈ کمیونسٹ بدن بھی شامل تھا وہ بھی مسیحی گیت گانے لگے جس کی بنا پر نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کو قید اور پٹائی کی سزا دی گئی تھی۔

یکم مئی کو پسبگ اور زہرادوکا کے دیہات کے مسیحیوں نے جنگل میں ایک مذہبی اجتماع کیا کیونکہ ان کے گاؤں میں کوئی کلیسیا نہ تھی۔ مذہبی اجتماع کے لئے انہیں سالگرہ کی پارٹی کا بہانا بنانا پڑتا ہے۔ اِس طرح بہت سے مسیحی جن کے خاندان کے افراد کی تعداد چار یا پانچ ہے خفیہ جلسوں کے لئے ایک سال میں ۲۵ بار سالگرہ مناتے ہیں۔ خفیہ کلیسیا کے مسیحی قید اور تشدد سے قطعاً خوفزدہ نہیں۔ ان کا ایمان بالکل اسی طرح مضبوط ہوتا ہے جس طرح ابتدائی دور میں ظلم و تشدد کے باوجود مسیحیوں کے عقیدے میں کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔

"پراودا یوکرینی" کے ۴ اکتوبر ۱۹۶۶ء کے شمارہ میں خفیہ کلیسیا کے ایک روسی لیڈر پراکوفیف کے بارے میں چھپا تھا کہ یہ شخص تین بار پہلے بھی قید ہو چکا ہے۔ لیکن جیسے ہی رہا ہوتا ہے۔ پھر خفیہ سنڈے سکول کی تنظیم شروع کر دیتا ہے۔ اب اسے پھر گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اس نے اپنے ایک خفیہ مضمون میں لکھا تھا "انسان کے بنائے ہوئے قوانین کو تسلیم کرنے سے (مراد کمیونسٹ قوانین سے ہے) سرکاری کلیسیا پر سے خدا کی رحمتیں اور برکتیں اُٹھ گئی ہیں۔"

کمیونسٹ جیل کے بارے میں یہ خیال مت کیجئے کہ وہ مغربی ملکوں کی جیل کی طرح ہے۔ روس میں کسی مسیحی کی قید کا مطلب ہے بھوک تشدد اور برین واشنگ۔

روس کے ایک جریدہ سائنس اور مذہب کے شمارہ نمبر ۶ (۱۹۶۶ء) میں یہ شکایت کی گئی کہ مسیحی انجیل کا پیغام ٹائم اور لک طرز کے ایک روسی جریدے کے ذریعے پھیلاتے ہیں۔ جس کے اندر وہ مسیحی لٹریچر رکھ دیتے ہیں وہ لوگوں کو ایسی کتابیں دیتے ہیں جن کا سرورق لیوٹالسٹائی کے ناول اینا کرینا کا ہوتا ہے لیکن اس کے اندر وہ انجیل کی آیات رکھ دیتے ہیں۔ کازکستانکیا پراودا نے اپنے ۲۰ جون ۱۹۶۶ء کے شمارے میں لکھا کہ مسیحی لوگ "کمیونسٹ انٹرنیشنل" کے گیت کی دھن پر اپنے مذہبی گیت گاتے ہیں تاکہ کمیونسٹوں کو شکست ہو۔

کولنڈا (سائبیریا) کے مسیحیوں نے اپنے ایک خفیہ خط میں لکھا ہے کہ بپٹسٹوں کی سرکاری قیادت نے کلیسیا اور اس کے سچے خادموں کو اسی طرح تباہ کر دیا ہے جس طرح فریسیوں اور فقیہوں اور اونچے کاہنوں نے مسیح کو پیلاطس کے سامنے رسوا کیا تھا۔ لیکن اس کے باوجود سچے مسیحی اپنے دین کی خدمت میں مصروف ہیں۔ مسیح کی دلہن اُسکی خدمت جاری رکھے ہوئے ہے۔ کمیونسٹ بھی اس کا اعتراف کرتے ہیں کہ خفیہ کلیسیا تبلیغی سرگرمیوں میں مصروف ہے اور وہ کمیونسٹوں کو جیت

رہا ہے — تمام کمیونسٹوں کو مسیح کے لئے جیتا جا سکتا ہے۔

"باکو کا مزدور" نامی جریدہ نے ۲۰ اپریل ۱۹۶۶ء کی اشاعت میں تاینا سکنو واکا ایک خط شائع کیا۔ یہ لڑکی نوجوان کی کمیونسٹ تنظیم کی رکن تھی۔ بعد میں اس نے مسیحیت اختیار کر لی۔ کمیونسٹ حکام نے اس کا خط ضبط کر لیا۔ اس نے اپنے خط میں لکھا تھا۔

"پیاری چچی نادیا۔ مَیں اپنے پیارے خداوند کی طرف سے تم پر برکت بھیج رہی ہوں۔ پیاری چچی وہ مجھ سے کتنا پیار کرتا ہے، ہم اُس کے سامنے کچھ بھی نہیں۔ پیاری چچی مجھے یقین ہے کہ تم ان الفاظ کا مفہوم سمجھتی ہو۔ اپنے دشمنوں سے محبت کرو۔ اپنے ستانے والوں کے لئے دُعا کرو۔ ان لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو جو تم سے نفرت کرتے ہیں۔ ان لوگوں کے لئے دُعا کرو جو تمہیں تکلیف دیتے ہیں۔"

اِس خط کے ضبط ہونے کے بعد پیٹری سیری برینی کوف کو جو چچی اور دوسرے کمیونسٹ نوجوانوں کو مسیح کی طرف لایا تھا جیل میں ڈال دیا گیا۔ کمیونسٹ اخبار نے اس کے بہت سے وعظوں میں سے ایک وعظ کے اقتباسات پیش کئے ہیں "ہمیں اپنے نجات دہندہ پر اسی طرح ایمان رکھنا چاہیے جس طرح ابتدائی دور کے مسیحی رکھتے تھے۔ انجیل ہی ہمارے لئے سب سے بڑا قانون ہے۔ اِس کے علاوہ ہم کسی قانون کو تسلیم نہیں کرتے ہمیں مردوں خاص کر نوجوانوں کو گناہ سے بچانے کے لئے بلا تاخیر اور فوری طور پر اپنی جدوجہد شروع کر دینی چاہیے۔" جب

اُسے یہ بتایا گیا کہ روسی قانون میں نوجوانوں میں تبلیغ کی اجازت نہیں دیتا تو اس نے جواب دیا ہمارے لئے واحد قانون انجیل ہے" — جس ملک میں ملحدانہ دہریت اور آمریت قائم ہو وہاں یہی جواب دیا جا سکتا ہے۔

اس کے بعد کمیونسٹ اخبار نے ایک تصویر کو "حشیانہ قرار دیا جس میں نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کو مذہبی گیت گاتے دکھایا گیا ہے۔ اخبار کے مطابق یہ لوگ بپتسمہ لیتے اور بے معنی محبت کا چرچا کرتے ہیں کہ اپنے دشمنوں سے بھی پیار کرو۔ اخبار کا رپورٹر باکنسکی رابرٹس لکھتا ہے کہ بہت سے نوجوان لڑکے اور لڑکیاں جو کمیونسٹ نوجوانوں کی تنظیم کے ممبر ہیں، دراصل مسیحی ہیں۔ آخر میں وہ لکھتا ہے۔ کمیونسٹ سکول کتنا کمزور، کتنا تاریک اور بے کیف ہے کہ مسیحی خدمت گار سکول کے لاپرواہ معلمین کے سامنے سے ان کے طالب علموں کو چھین کر لے جاتے ہیں (مسیحیت کے لئے جیت لیتے ہیں) کازکستانکیا پراودا اپنے ۲۰ رجون ۱۹۶۶ء کے شمارے میں اس بات پر حیرت کا اظہار کرتا ہے کہ سکول میں اوّل آنے والا طالب علم مسیحی ہوتا ہے۔

کرغز سکیا پراودا نے اپنی ۱۷ر فروری ۱۹۶۶ء کی اشاعت میں خفیہ مسیحیوں کے ایک پرچے کے اقتباسات پیش کئے ہیں جو ماؤں کے نام لکھا گیا۔ اس میں کہا گیا ہے "آیئے اپنی دُعا اور کوششوں کے ذریعے اپنے بچوں کی زندگی جبکہ وہ ابھی چھوٹے ہیں ہوں خدا کے لئے وقف

کریں اپنے اپنے بچوں کو دنیاوی اثرات سے بچائیں۔

یہ کوششیں بارآور ہوئی ہیں۔ کمیونسٹ اخبارات خود اس کی شہادت پیش کرتے ہیں مسیحی مذہب کمیونسٹ نوجوانوں میں پھیل رہا ہے۔ روس کے علاقہ سلیابنسک کے اخبار نے نوجوان کمیونسٹ لیگ کی ایک ممبر لڑکی ینا کے بارے میں بتایا ہے کہ وہ کس طرح مسیح کے حلقے میں چلی گئی۔ وہ مسیحیوں کے ایک خفیہ اجتماع میں شریک ہوئی تھی۔

سوویٹ سکیا جسٹیا ۱۹۶۶ء شمارہ نمبر ۹ میں اس قسم کے ایک خفیہ مذہبی اجتماع کا ذکر ان الفاظ میں کرتا ہے "یہ اجتماع آدھی رات کے بعد ہوا اور اس میں شرکت کے لئے مختلف علاقوں سے لوگ آئے۔ چھوٹا سا تاریک کمرہ جس کی چھت نیچی تھی۔ شرکاء سے کھچا کھچ بھر گیا۔ کمرے میں اتنے لوگ سما گئے تھے کہ گھٹنے ٹیکنے کے لئے کوئی جگہ نہیں رہ گئی تھی کمرے میں ہوا کی کمی کی وجہ سے مٹی کے تیل سے جلنے والا پرانے طرز کا لیمپ بجھ گیا۔ لوگ پسینے سے شرابور ہو گئے۔ گلی کے کونے پر ایک مسیحی پولیس والوں کو دیکھتا رہا۔ لیکن ینا کا کہنا ہے اس اجتماع میں اس کے ساتھ محبت اور شفقت کا برتاؤ کیا گیا۔" اس کلیسیا کے لوگوں میں آج ایک زندہ اور روشن ایمان موجود ہے۔ وہ خدا پر ایمان رکھتے ہیں۔ آج میرا بھی یہی ایمان ہے۔ وہ ہمیں اپنی حفاظت میں لیتا ہے۔ جو لوگ مجھے جانتے ہیں (نوجوانوں کی کمیونسٹ تنظیم کی طرف اشارہ ہے) اگر وہ سلام کئے بغیر میرے پاس سے گذر جائیں تو گذر جانے دو۔ وہ مجھے نفرت سے دیکھیں تو دیکھنے دو۔

نعے بیٹ کہ کر انہیں میری بے عزتی کرنے دو۔ مجھے ان کی ضرورت نہیں"
اجتماع کے آخر میں اس کی طرح کے بہت سے دوسرے نوجوان کمیونسٹوں
نے بھی یسوع کی خدمت کرنے کا فیصلہ کیا۔

کازکستانسکیا پراودا اپنے ۱۸ اگست ۱۹۶۷ء کے شمارے میں تین
مسیحیوں کلیسن لونڈ اور ٹیلی گن کے خلاف مقدمہ کی رودیداد شائع کی۔
اخبار نے یہ تو نہیں بتایا کہ انہیں کتنی سزا سنائی گئی لیکن ان کا جرم بتایا
ہے اور وہ یہ تھا کہ وہ بچوں کو مسیح کے بارے میں بتاتے تھے۔ ایک اور
اخبار سوویٹ سکیا کرغزیا نے ۱۵ جون ۱۹۶۷ء کی اشاعت میں یہ
شکایت کی کہ مسیحی خود اپنے خلاف انتقامی کارروائیوں کی دعوت دیتے
ہیں یہ چند قسم کے مسیحی جو آزاد رہنے پر قانع نہیں ہیں خود معصوم
کمیونسٹ حکام کو اشتعال دلاتے ہیں کہ انہیں گرفتار کیا جائے ایسی
قسم کے ایک اور گروپ کو گرفتار کیا گیا ہے ان کا جرم یہ تھا کہ ان کے
پاس ایک پرنٹنگ مشین، پندرہ ہیٹیں اور جلد سازی کی چھ مشینیں
تھیں جن کے ذریعے وہ مسیحی لٹریچر چھاپتے تھے۔

۱۰ فروری ۱۹۶۹ء کے پراودا نے لکھا کہ ہزاروں عورتیں اور
لڑکیاں ایسی پائی گئیں جنہوں نے ایسی پٹیاں اور ربن باندھ رکھے تھے
جن پر انجیل کی آیات اور دعائیں چھاپی گئی تھیں۔ حکام نے جب چھان
بین کی تو پتہ چلا کہ اس نئے فیشن کا آغاز ایک ایسے شخص نے کیا تھا
جو لینن سٹ پولیس کا ایک مسیحی ممبر تھا۔ بیوبرلتس کے رہنے والے ان

مسیحی سٹاسیوک کو گرفتار کر لیا گیا۔ مغربی ملکوں میں اِس قسم کا فیشن اختیار کرنا چاہیئے۔

کمیونسٹ عدالتوں میں پیش کیے جانے والے خفیہ کلیسیا کے مسیحی عدالت کے سوالوں کا جو جواب دیتے ہیں وہ ہمارے لیئے بہت حوصلہ افزا ہیں۔ ایک جج نے پوچھا "آپ اِس غیر قانونی فرقے کی جانب لوگوں کو کیوں متوجہ کرتے ہیں؟ ایک مسیحی خاتون نے جواب دیا "ہمارا مقصد ساری دنیا کو مسیح کی خاطر جیتنا ہے۔"

جج نے ایک اور مقدمہ کی سماعت کے دوران طنزیہ طور پر پوچھا "تمہارا مذہب تو سائنس کے خلاف ہے؟" جس پر ایک نوجوان لڑکی نے جو طالبہ تھی۔ جواب دیا۔ کیا آپ آئن سٹائن یا نیوٹن سے زیادہ سائنس جانتے ہیں یہ سب مذہب کی حقیقتوں کو تسلیم کرتے تھے۔ ہماری موجودہ دنیا آئن سٹائن کی ممنون احسان ہے۔ میں نے ہائی سکول میں یہ پڑھا ہے کہ یہ دنیا اِس سے متاثر ہے۔ آئن سٹائن نے ایک جگہ لکھا ہے۔ اگر ہم نبیوں کے یہودی مذہب اور اِس مسیحیت پر چلیں جس کا درس ہمیں مسیح نے دیا ہے۔ بالخصوص غیر راہبانہ مسیحیت پر چلیں تو ہمیں ایسا ایسا مذہب مل جائے گا جس سے دنیا کو برائیوں سے نجات مل سکتی ہے۔ ہر انسان کا یہ مقدس فرض ہے کہ وہ دنیا پر اِس مذہب کو غالب کرنے کی کوشش کرے۔" — اور ہاں یاد رکھیئے کیا خود ہماری اپنی کتابیں یہ نہیں بتاتیں کہ ہمارا عظیم سائنس دان پاولوف ایک مسیحی تھا

مارکس نے بھی اپنی کتاب "داس کیپٹیل" کے دیباچے میں لکھا ہے کہ مسیحیت اور خصوصاً پراٹسٹنٹ مسیحیت گناہ سے برباد ہو جانے والی زندگیوں کی تعمیرِ نو کے لئے ایک مثالی مذہب ہے۔ میری زندگی گناہ سے تباہ ہو گئی تھی۔ مارکس نے مجھے یہ سبق دیا ہے کہ میں تعمیرِ نو کے لئے مسیحی بن جاؤں۔ مارکس کے ماننے والو تم مجھے اس کے لئے کیونکر مجرم ٹھہرا سکتے ہو؟ یہ بات بڑی آسانی سے سمجھ میں آجاتی ہے کہ اس جواب پر جج خاموش کیوں رہا۔

مسیحیت سے سائنس دشمن ہونے کے الزام کا جواب دیتے ہوئے ایک اور علاقے میں ایک مسیحی نے جو جواب دیا وہ یہ تھا: جج صاحب مجھے یقین ہے کہ آپ خود سمپسن کی طرح کے بڑے سائنس دان نہیں ہیں جس نے کلوروفارم اور دوسری بہت سی دوائیں ایجاد کیں۔ جب اس سے پوچھا گیا کہ آپ کی سب سے بڑی ایجاد کیا ہے تو اس نے جواب دیا کہ کلوروفارم نہیں۔ میری سب سے بڑی ایجاد یہ ہے کہ مجھے یہ معلوم ہو گیا ہے کہ میں گنہگار ہوں اور یہ کہ میں خدا کے رحم و کرم سے بچایا جا سکتا ہوں۔

ان کی زندگی، ان کا خون اور ایثار، یہ ہی تو خفیہ کمیساؤں کے پاس ایک ٹھوس اور موثر دلیل ہے جسے وہ اپنے ایمان کے ثبوت کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ افریقہ کے ایک مشنری البرٹ شوئٹزر نے مسیحی کلیسیا کے بارے میں جو کچھ کہا تھا وہ خفیہ کلیسیا پر صادق آتا ہے یعنی

وہ مُقدس جماعت جس پر دکھ کی چھاپ ہے یہی وہ جماعت ہے جو مٹی سے دبے ہوئے مسیح سے تعلق رکھتی ہے۔ خفیہ کلیسیا کے ممبروں کو جو چیز ایک دوسرے سے ملاتے ہوئے ہے وہ مسیح کے لئے انکی محبت ہے۔ یہی رشتے کلیسیا کے دوسرے ممبروں کو بھی ایک دوسرے سے ملاتے ہیں۔ دنیا میں انہیں کوئی شکست نہیں دے سکتا۔

ایک خط میں جو خفیہ طور پر ہم تک پہنچا خفیہ کلیسیا نے لکھا ہے "ہم صرف اچھے مسیحی بننے کے لئے دعا نہیں کرتے لیکن ہم ایسے مسیحی بننے کی دعا کرتے ہیں جو خوشی سے خدا کے جلال کے لئے صلیب اٹھا سکیں تاکہ مسیح کی طرح کے مسیحی بن جائیں" مسیح کی تعلیم کے مطابق ہماری کلیسیا کے ارکان سانپ کی طرح ہوشیار رہتے ہیں اور ہر طرح کی اذیتوں کا سامنا کرنے کے باوجود عدالت میں ہرگز اپنے لیڈر کا نام نہیں بتاتے۔

پراودا وو سٹوکا نے اپنی ۱۵ جنوری ۱۹٦٦ء کی اشاعت میں لکھا تھا کہ ایک مسیحی خاتون ماریا سیوکیوک سے جب عدالت میں دریافت کیا گیا کہ اس کو مسیحی کس نے بنایا تو اس نے جواب دیا۔ خدا نے مجھے کلیسیا کی طرف پہنچایا" جب اس سے پھر سوال کیا گیا کہ تمہارا لیڈر کون ہے۔ تو اس نے جواب دیا۔ کوئی انسان ہمارا لیڈر نہیں" مسیحی بچوں سے پوچھا گیا کہ تمہیں نوعمروں کو کمیونسٹ کلب چھوڑنے اور سرخ رنگ کی ٹائی نہ پہنے کے لئے کون کہتا ہے تو انہوں نے جواب دیا

کہ وہ اپنی مرضی سے ایسا کرتے ہیں۔ انہیں کوئی نہیں سکھاتا۔

اگرچہ بعض مقامات پر بدنانی تو دوسرے زمرا دخفیہ کلیسیا، کی ہدنی نمود سی نوک دکھاتی دیتی ہے۔ لیکن دوسرے مقامات پر اپنے لیڈروں کو گرفتاری سے بچانے کے لئے مسیحی لوگ خود ہی خفیہ طور پر بپتسمہ لینے اور دینے والے دونوں دریا میں اترنے سے پہلے اپنے چہرے پر نقاب ڈال لیتے ہیں تاکہ کوئی ان کی تصویر نہ لے سکے۔

یوچی ٹلسکیا گزٹا کے ۳۰ جنوری ۱۹۶۴ء کے شمارے میں درنی نامی گاؤں میں الحاد پر دیئے گئے لیکچر کے بارے میں ایک اطلاع شائع ہوئی۔ جونہی لیکچر ختم ہوا مسیحیوں نے اپنے سوالات کے ذریعے دہریت پر کھلے عام حملے شروع کر دیئے۔ پوچھا گیا تم کمیونسٹ لوگوں نے وہ اخلاقی اصول کہاں سے حاصل کئے جن کا تم دعویٰ کرتے ہو لیکن ان پر عمل نہیں کرتے ——— مثلاً چوری نہ کرو، قتل نہ کرو وغیرہ مسیحیوں نے لیکچرار کو بتایا کہ اس قسم کے تمام اخلاقی اصول انجیل سے لئے گئے ہیں۔ جس کے خلاف کمیونسٹ سرگرم عمل ہیں۔ مقرر عجیب کشمکش و پیچ میں پڑ گیا اور کوئی جواب نہ دے سکا اس طرح وہ جلسہ مسیحیوں کی جیت پر ختم ہوا۔

خفیہ کلیسیا پر ظلم

خفیہ کلیسیا کے مسیحی آج کے مسیحی پہلے سے بھی زیادہ مصائب کا شکار ہیں۔ روس میں تمام مذاہب پر ظلم ڈھایا جا رہا ہے۔ مسیحیوں

کے لئے ہے۔ انتہائی دل سوز ہے کہ کمیونسٹ ملکوں میں یہودیوں کو قتل کیا جا رہا ہے۔ لیکن خفیہ کلیسیا کے مسیحی اس ظلم و ستم کا سب سے بڑا نشانہ ہیں۔ روس کے اخبارات میں ہزاروں مسیحیوں کے گرفتار اور قید کئے جانے کی خبریں شائع ہوتی ہیں ایک مقام پر ۸۲ مسیحیوں کو پاگل خانے میں ڈال دیا گیا ان میں سے ۲۴ تو کئی روز تک دُعا کرتے کرتے مر گئے۔ لمبے عرصے کی دُعا سے کب کوئی تائب ہے؟ کیا آپ تصور کر سکتے ہیں کہ ان کے ساتھ کیا برتاؤ کیا گیا؟ سب سے بڑی سزا یہ ہے کہ جب یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ کوئی ماں باپ اپنے بچوں کو مسیح کے بارے میں بتاتے ہیں تو بچے اُن سے زندگی بھر کے لئے چھین لے جاتے ہیں پھر وہ ان کو دیکھ بھی نہیں سکتے۔ روس نے اقوام متحدہ کے اس اعلان پر دستخط کر رکھے ہیں جس کا مقصد تعلیم کے میدان میں کسی قسم کے امتیاز کو ختم کرنا ہے۔ اس اعلان میں یہ کہا گیا ہے کہ والدین کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے بچوں کو اپنے عقیدے کے مطابق مذہبی اور اخلاقی تعلیم دلائیں۔ روس کی سرکاری بپٹسٹ یونین کا لیڈر غدار کاریو کہتا ہے کہ روس میں مذکورہ حق ایک حقیقت ہے جو لوگ اصلیت سے واقف نہیں وہ اس پر یقین کر لیتے ہیں۔ لیکن ذرا دیکھئے کہ روسی اخبارات اس سلسلے میں کیا کہتے ہیں۔ سوجو تسکیا رشیا کے ۴ جون ۱۹۶۴ء کے شمارہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک مسیحی نگران کو دانامی عورت نے اس کے چھ

بچے چھین لئے گئے۔ کیونکہ اس نے اپنے بچوں کو مسیح کا درس دیا تھا اور انہیں سرخ ٹائی پہننے سے منع کیا تھا۔ جب اس نے اپنے متعلق عدالت کا فیصلہ سنا تو بولی "میں اپنے ایمان کی خاطر ہر مصیبت برداشت کروں گی، اس عورت کو اپنے بچوں کے بورڈنگ میں قیام کا خرچ بھی اٹھانا پڑا جو اس سے جدا کر دیئے گئے تھے جنہیں اب دہریت کا زہر دیا جا رہا ہے۔ مسیحی مائیں اس ماں کے غم کا تصور کر سکتی ہیں۔

یوگوسلاویا گزٹا میں اسی قسم کا ایک اور واقعہ بھی شائع ہوا تھا جج نے اگتانی میولین اور اس کے خاوند سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنا مسیحی عقیدہ ترک کر دیں۔" جج نے کہا کہ خدا اور اپنی بیٹی میں سے کسی ایک کا انتخاب کر لو۔ کیا تم خدا کا انتخاب کرتے ہو؟" باپ نے جواب دیا۔ "میں اپنا عقیدہ ترک نہیں کروں گا۔"

پولوس نے کہا تھا "سب باتیں مل جل کر بھلائی پیدا کرتی ہیں" میں نے خود ایسے بچوں کو دیکھا ہے جو مسیحی گھرانوں میں پیدا ہوئے تھے مگر انہیں اپنے ماں باپ سے جدا کر کے کمیونسٹ سکولوں میں ڈال دیا گیا بجائے اس کے کہ سکولوں میں دہریت کا زہر ان میں سرایت کرے گھر میں انہوں نے جو عقیدہ اپنایا تھا وہ نہ صرف مضبوط ہو گیا بلکہ دوسرے بچوں تک بھی پھیل گیا۔

انجیل کہتی ہے کہ جو شخص مسیح سے زیادہ اپنے بچوں سے پیار کرتا ہے وہ اس کے لائق نہیں کمیونسٹ ملکوں میں ان الفاظ کا مقد-

پوری سمجھ میں آجاتا ہے آپ ذرا ایک ہفتہ تک اپنے بچوں کے بغیر زندہ رہنے کی کوشش کیجئے پھر آپ کو معلوم ہوگا کہ روس میں ہمارے مسیحی بھائی کس طرح کے عذاب میں مبتلا ہیں آج بھی والدین کو بچوں سے محروم کر دیا جاتا ہے اس سلسلے کا ایک واقعہ جو روس کے اخبارات میں شائع ہوا وہ مسز سٹشن سے تعلق رکھتا ہے ایک اخبار زنامیا الٹسی کے ۲۹ مارچ ۱۹۶۷ء کے شمارے کے مطابق مسز سٹشن سے اس کا بیٹا وسٹشلاف محض اس لئے جدا کر دیا گیا کہ اس نے اپنے بیٹے کی پرورش اس طرح کی تھی کہ اس کے دل میں خدا کا خوف تھا سووستکیا رشیا کے ۱۳ جنوری ۱۹۶۸ کے شمارے کے مطابق مسز زبادنیا سے اس کی یتیم بچی نانیا اسس لئے الگ کر دی گئی کیونکہ اسے غیر فطرتی مذہب کی تعلیم دی گئی تھی۔

صرف پروٹسٹنٹ خفیہ کلیسیا کے بارے میں ہی ذکر جاری رکھنا مناسب معلوم نہیں ہوتا روس میں آرتھوڈکس مسیحی بھی بدل گئے ہیں ان میں سے لاکھوں روسی جیلوں میں مصائب برداشت کر چکے ہیں وہاں ان کے پاس کوئی بستر، تسبیحیں، صلیبیں، مقدس مورتیاں، خوشبوئیں اور موم بتیاں نہیں ہوتیں ایسے عام مسیحی جیلوں میں ہیں جنہیں کسی پادری نے مذہب کا درس نہیں دیا پادریوں کے پاس کوئی راہبانہ لباس نہیں گندم کی روٹی نہیں، کوئی مقدس تیل یا شراب نہیں اور نہ ہی کوئی کتاب ہے کہ وہ دعاؤں کی تیاری کر سکیں انہوں نے یہ جان لیا ہے کہ خدا کے

ساتھ ان کا تعلق ان چیزوں کے بغیر ہی قائم ہو سکتا ہے انہوں نے دعا کا آغاز کیا اور خدا نے ان پر اپنی برکتیں نازل کر دیں ایک مسیحی روحانی بیداری جو ابتدائی دور کی مسیحیت سے بہت مشابہ ہے وہ روس کے آرتھوڈوکس مسیحیوں میں پیدا ہو رہی ہے۔

روس اور یورپ کے دوسرے کمیونسٹ ملکوں میں آرتھوڈوکس مسیحیوں کے بھی خفیہ کلیسیا موجود ہیں جو دراصل انجیلی کلیسیاؤں کی مانند ہیں۔ اور خدا کے بہت قریب ہیں۔ یہ کلیسیا رسومات کے بندھن سے آزاد ہو چکے ہیں اور بہت تھوڑی رسومات رہ گئی ہیں۔ ان میں سے بھی بہت سے مسیح کی خاطر شہید ہوئے ہیں۔ کوئی نہیں جانتا کہ کالوگا کا بوڑھا آرچ بشپ یرموگن اب کہاں ہے؟ اس نے آرتھوڈوکس کلیسیا اور بے دین کمیونسٹ حکومت کے ناپاک اتحاد کے خلاف احتجاج کیا تھا۔

روس میں کمیونسٹ اقتدار کے پچاس سال ہو چکے ہیں اور روسی اخبارات خفیہ کلیسیا کی کامیابیوں سے بھرے ہوتے ہیں۔ اگرچہ یہ کلیسیا ناقابل بیان مشکلات سے گزر رہی ہے لیکن اس کا ایمان مضبوط ہے اور ان کی تعداد بڑھ رہی ہے۔

ہم نے رومانیہ میں اپنے خفیہ کام سے روسی فوج میں مسیحیت کے بیج بو دیئے ہیں۔ بعض دوسرے لوگوں نے خود روس میں اور ان ملکوں میں جہاں روس نے اپنا تسلط جمایا مسیحیت کے بیج بوئے

ہیں۔ اب یہ بیج نشو ونما پاکر پھل دے رہے ہیں۔ کمیونسٹ دنیا کو مسیح کے لئے جیتا جا سکتا ہے۔ کمیونسٹ مسیحی بن سکتے ہیں۔ اِسی طرح ان کے ظلم کا شکار لوگ بھی مسیح کے حلقے میں آ سکتے ہیں۔ بشرطیکہ ہم انکی مدد کر سکیں۔ میرا یہ کہنا کس حد تک درست ہے اس کا ثبوت روس، چین اور تقریباً سبھی کمیونسٹ ملکوں میں خفیہ کلیسیا سے مل سکتا ہے جو مسلسل فروغ پا رہا ہے۔ مشکل ترین حالات کے باوجود کلیسیا میں کیسی مبارک روحیں موجود ہیں۔ یہ بتانے کے لئے میں یہاں کچھ خطوں کے اقتباسات درج کر رہا ہوں جو حال ہی میں روسی جیلوں سے موصول ہوئے ہیں۔

داریا نامی ایک لڑکی نے مسیح کو اپنایا جس کے نتیجہ میں اسے غلام اور خدمت گار بننا پڑا۔ اسے مسیحی بنانے کا سہرا ماریا نامی ایک لڑکی کے سر ہے۔ پہلے تین خط اسی لڑکی کے ہیں جو اس نے داریا کو لکھے۔

پہلا خط

"۔ ۔ ۔ ۔ میں یہاں رہ رہی ہوں۔ مجھے سب چاہتے ہیں۔ کمیونسٹ یوتھ آرگنائزیشن کی ایک ممبر بھی مجھے بہت چاہتی ہے۔ اس نے مجھے بتایا میں نہیں سمجھ سکتی تم کس قسم کی لڑکی ہو۔ یہاں کئی لوگ تمہاری بُرائی کرتے ہیں۔ تمہیں تکلیفیں پہنچاتے ہیں اس کے باوجود تم ان سے محبت

رکھتی ہو"۔ میں نے جواب دیا کہ خدا نے ہمیں سب سے محبت کرنے کا سبق دیا ہے نہ صرف دوستوں سے بلکہ دشمنوں سے بھی۔ اِس سے پیشتر اس لڑکی نے مجھے بہت نقصان پہنچایا لیکن میں نے خاص طور پر اس کے لئے دعا کی۔ اس نے مجھ سے پوچھا کیا میں بھی اس سے محبت کر سکتی ہوں میں نے اسے گلے لگا لیا۔ ہمارے آنسو بہہ نکلے۔ اب ہم دونوں ساتھ ساتھ دعا کرتی ہیں۔

مہربانی سے اس کے لئے دعا کیجئے اس کا نام داریا ہے۔

جب آپ لوگوں کو بلند آواز کے ساتھ خدا کا انکار کرتے ہوئے سنتے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ واقعی وہ ایسا یقین رکھتے ہیں ان کی زندگی یہ ظاہر کرتی ہے کہ ہونٹوں کے ساتھ خدا کا انکار کرنے والے اپنے دلوں میں ضرور خدا کی تمنا رکھتے ہیں۔ اور آپ کو دل کے کراہنے کی آواز سنائی دیتی ہے . . . . . یہ لوگ کسی چیز کے متلاشی ہیں لیکن اپنے اندرونی خلا کو دہریت سے پُر کرنے کی کوشش کرتے ہیں —

آپ کی مسیحی بہن داریا"

دوسرا خط

"اس سے پہلے خط میں میں نے ایک بے دین لڑکی داریا کے بارے میں بتایا تھا۔ میرے عزیزو، اب میں اپنی بے حد مسرتوں کے بارے میں بتاؤں گی۔ داریا نے مسیح کو اپنا نجات دہندہ تسلیم کر لیا ہے اور اب

وہ کھلم کھلا اس کا اعلان کرتی ہے۔

جب اس نے مسیح کو اپنایا اور اس کی نجات کو جانا تو خوش ہونے کے ساتھ وہ غمگین بھی ہوئی کیونکہ پہلے وہ یہ پروپیگنڈا کیا کرتی تھی کہ خدا نہیں ہے۔ اب اس نے اس گناہ کا کفارہ ادا کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

ہم واریا کے ساتھ دہریوں کے جلسوں میں گئے اگرچہ میں نے اسے خاموش رہنے کو کہا تھا لیکن وہ ایسا نہ کر سکی۔ میں واریا کے ساتھ ایک جلسے میں یہ دیکھنے کے لئے گئی کہ وہاں کیا ہوتا ہے کمیونسٹ گیت ختم ہونے کے بعد جس میں واریا نے حصّہ نہیں لیا، واریا اجتماع سے نکل کر آگے بڑھی۔ بڑی جرأت اور بھرپور احساس کے ساتھ اُس نے اعلان کیا کہ اس نے مسیح کو اپنا نجات دہندہ تسلیم کر لیا ہے۔ وہ اپنے سابق کامریڈوں سے معافی مانگتے ہوئے بولی کہ پیشتر ازیں اس کی روحانی آنکھیں بند تھیں اور اس نے یہ نہیں دیکھا تھا کہ وہ اپنے دوسرے ساتھیوں کو تباہی کی طرف لے جا رہی تھی۔ اس نے تمام حاضرین سے کہا کہ وہ اپنے گناہوں کو چھوڑ کر خداوند مسیح کی طرف آئیں۔

تمام لوگ خاموش ہو گئے اور کسی نے اُسے ٹوکنے کی کوشش نہیں کی۔ جب وہ اپنی بات ختم کر چکی تو پھر اس نے اپنی سریلی آواز میں ایک مسیحی گیت گایا۔ "مجھے مسیح کا نام لینے میں کوئی شرم نہیں جس نے اپنی تعلیم کی حفاظت کی خاطر صلیب پر چڑھ کر اپنی جان قربان کر دی۔"

اس کے بعد ـــــ اس کے بعد وہ دلریا کو ہم سے کھینچ کر لے گئے۔ آج مئی کی ۹ تاریخ ہے اور ہمیں اس کے بارے میں کوئی علم نہیں لیکن خدا قادرِ مطلق ہے ـــــ دُعا کیجئے وہ اُس کو اپنی حفاظت میں رکھے ـــــ آپ کی ماریا۔

تیسرا خط

"کل ۲۰ ر اگست کو میں نے جیل میں اپنی پیاری داریا سے بات چیت کی۔ جب میں اس کے بارے میں سوچتی ہوں تو میرے دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے۔ درحقیقت وہ ابھی ایک بچی ہے اور اس کی عمر صرف ۱۹ سال ہے اگرچہ وہ ایک بھولی سی بچی ہے۔ لیکن خدا سے محبّت رکھتی ہے۔ اسی وجہ سے اُسے مشکل حالات سے گزرنا پڑا ہے وہ بیچاری کس قدر بھوکی ہے جب ہمیں معلوم ہوا کہ وہ جیل میں ہے تو ہم نے اُسے کئی پارسل بھیجے لیکن ہم نے اسے جو کچھ بھیجا اس میں سے بہت کم اسے مل سکا۔

کل جب میں نے اسے دیکھا تو وہ بہت دبلی، پژمردہ اور بیمار نظر آرہی تھی لیکن اُس کی آنکھوں میں ایک ایسی پُرسکون جھلک تھی جو آسمانی خوشی سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ میرے عزیز یہ بات صرف وہی سمجھ سکتے ہیں جو مسیح کی سلامتی کا تجربہ کر چکے ہیں لیکن کس قدر شادمان ہوتے ہیں وہ لوگ جو مسیح کے سائے میں رہتے ہیں۔ ہمارے

لئے جو مسیح پر ایمان رکھتے ہیں۔ ناامیدی اور مصیبتیں کوئی اہمیت نہیں رکھتیں۔ ان سے ہمارے قدم نہیں لڑکھڑاتے۔ مَیں نے جیل کی آہنی سلاخوں کے بیچ میں سے بات چیت کرتے ہوئے واریا سے پوچھا کیا تم اپنے کئے پر پچھتاتی ہو؟ اس نے جواب دیا۔ "نہیں۔ اگر وہ مجھے رہا کر دیں تو پھر بھی میں یہی کہوں گی کہ مسیح کی محبت عظیم ہے۔ یہ مت خیال کرو کہ میں رنجیدہ ہوں۔ مَیں بہت خوش ہوں کہ خداوند نے مجھ سے اِتنی محبت کی کہ مصیبتوں میں بھی مجھے اس سے محبت کرنا نہیں بھولا۔

میں دلی طور پر استدعا کرتی ہوں کہ آپ واریا کے لئے خاص طور پر دعا کریں۔ شاید اُسے سائبیریا بھیج دیا جائے گا۔ اس کا تمام سامان اور کپڑے وغیرہ اس سے چھین لئے گئے ہیں جو کپڑے اس نے پہن رکھے ہیں بس وہی اس کے پاس ہیں۔ اس کے کوئی رشتہ دار نہیں ہیں ہمیں اس کے لئے ضروری سامان فراہم کرنا ہوگا۔ آپ نے مجھے جو امداد بھیجی تھی مَیں نے اس میں سے کچھ الگ رکھ لیا ہے اگر اسے باہر بھیج دیا گیا تو مَیں سب کچھ اس کے حوالے کر دوں گی۔ میرا یقین ہے کہ خدا اسے ہمت دے گا۔ اور مستقبل میں مصائب برداشت کرنے کی قوت عطا کرے گا۔ خدا اسے اپنے میں قائم رکھے ——— آپ کی ماریا۔"

چوتھا خط

"عزیز ماریا۔ آخر کار میں اس قابل ہو گئی ہوں کہ تمہیں لکھ سکوں۔ ہم یہاں ٹھیک ٹھاک پہنچ گئے ہیں۔ ہمارا کیمپ شہر سے دس میل کے فاصلے پر ہے۔ یہاں کی زندگی کے بارے میں بیان نہیں کر سکتی، تم جانتی ہو کہ کیوں۔ اپنے بارے میں کچھ تھوڑا ہی لکھ سکوں گی۔ خدا کا شکر ہے کہ اس نے مجھے صحت عطا کی ہے اور میں جسمانی طور پر کام کر سکتی ہوں۔ مجھے اور میری ایک اور مسیحی بہن کو ورکشاپ میں مشینوں پر کام کرنا پڑتا ہے۔ کام بہت مشکل ہے اور اس کی صحت خراب ہے اسی لئے دونوں کا کام مجھے ہی کرنا پڑتا ہے۔ پہلے میں اپنا کام کرتی ہوں اور پھر اس کی مدد کرتی ہوں۔ ہمیں روزانہ بارہ سے تیرہ گھنٹے کام کرنا پڑتا ہے۔ ہماری خوراک بالکل اسی طرح ہے جیسے تمہاری بہت تھوڑی لیکن میں اس بارے میں تمہیں نہیں لکھ سکتی۔

میرا دل خدا کی حمد و ستائش اور اس کا شکریہ ادا کرتا ہے کہ اس نے تمہارے ذریعے مجھے نجات کی راہ دکھائی۔ اب اس راہ پر چلتے ہوئے میری زندگی کا ایک مقصد ہے۔ میں جانتی ہوں کہ مجھے کہاں جانا ہے اور میں کس کے لئے دکھ اٹھا رہی ہوں۔ میرے دل میں نجات کے لئے جو عظیم خوشی ہے میں اس کے بارے میں ہر ایک کو بتانے کی خواہش رکھتی ہوں۔ خدا اور مسیح سے ہمیں جو محبت ہے

اس سے کون ہم کو جدا کر سکتا ہے۔ کوئی بھی نہیں۔ جیل اور مصائب؟ قطعاً نہیں۔ جو مصیبتیں خدا ہمارے اوپر بھیجتا ہے اس سے خدا پر ہمارا اعتقاد اور بھی مستحکم ہو جاتا ہے۔ میرا دل تو خدا کی حمد سے معمور ہے۔ کام کے دوران وہ لوگ مجھ کو گالیاں دیتے ہیں۔ سزا دیتے ہیں اور کام بھی زیادہ لیتے ہیں کیونکہ میں خاموش نہیں رہ سکتی۔ خدا نے میرے ساتھ جو مہربانی کی ہے میں وہ دوسروں کو بتانا چاہتی ہوں۔ اس نے مجھے ایک نیا انسان بنا دیا ہے نئے سرے سے میری تخلیق ہوئی ہے جبکہ میں ہلاکت کی طرف بڑھ رہی تھی۔ کیا اس کے بعد میں خاموش رہ سکتی ہوں؟ نہیں ہرگز نہیں۔ جب تک میرے ہونٹوں میں سکت باقی ہے میں اس کی عظیم محبت کے بارے میں ہر ایک کو بتاتی رہوں گی۔

کیمپ جاتے ہوئے ہمیں بہت سے مرد اور عورتیں ملیں جو مسیح پر ایمان رکھتی تھیں کتنے تعجب کی بات ہے کہ تم پہلی نظر میں ہی انہیں دیکھ کر روحانی طور پر یہ محسوس کر سکتی ہو کہ وہ بہن بھائی خدا کے بچے ہیں۔ ان سے بات کرنے کا کوئی فائدہ نہ تھا پہلی نظر میں دیکھتے ہی یہ معلوم ہو گیا کہ وہ کون ہیں جب ہم کیمپ کی طرف آ رہے تھے تو ایک ریلوے سٹیشن پر ایک خاتون ہمارے پاس آئی۔ ہمیں کھانے کا کچھ سامان دیا۔ اور صرف یہ کہہ کر چلی گئی — "خدا زندہ ہے۔"

پہلی شام جب ہم یہاں پہنچے تو خاصی دیر ہو گئی تھی۔ ہمیں زیر زمین

بارکوں میں پہنچا دیا گیا۔ جو لوگ پہلے سے وہاں موجود تھے ہم نے انہیں سلام کیا۔ تم پر سلامتی ہو اس وقت ہم بہت خوش ہوئے جب ہمیں ہر کوئی سے اپنے سلام کا جواب ملا۔ پہلے ہی دن سے ہمیں ایسا لگا جیسے ہم ایک ہی خاندان کے فرد ہیں — حقیقت میں بھی ایسا ہی ہے کیمپ میں بہت سے لوگ ایسے ہیں جو مسیح کو اپنا نجات دہندہ تسلیم کرتے ہیں۔ آدھے سے زیادہ قیدی مسیحی ہیں۔ ہمارے درمیان اچھے مبلغ اور گانے والے ہیں شام کو سخت محنت کے بعد جب ہم ایک جگہ اکٹھے ہوتے ہیں تو کچھ وقت دُعا میں گزارنے سے کتنا لطف آتا ہے۔

جب ہم قطار میں ایک ہو کر اپنے نجات دہندہ کے آگے سر جھکاتے ہیں تو ہمارے جوش کی حد نہیں ہوتی۔ ہمارا مسیح ہمیں ہر جگہ آزاد رکھتا ہے۔ میں نے یہاں بہت سے مسیحی گیت سیکھ لئے ہیں۔ ہر روز خدا کا کلام سننے سے مجھے نئی مسرت ملتی ہے ۱۹ سال کی عمر میں میں نے پہلی بار مسیح کی سالگرہ منائی۔ میں اس شاندار دن کو کبھی نہیں بھلا سکوں گی۔ ہمیں اس روز دن بھر کام کرنا پڑا۔ ہم میں سے کچھ مسیحی بھائی دریا پر گئے جہاں انہوں نے برف توڑ کر کچھ جگہ بنائی۔ پھر خدا کے کلام کے مطابق مجھے اور سات دوسرے بھائیوں کو رات کے وقت بپتسمہ دیا گیا۔ میں کتنی خوش ہوں اس کا تصور کرنا مشکل ہے کاش ماریا تم میرے ساتھ ہوتیں اور میں نے ماضی میں تمہارے خلاف جوشِ محبت میں جو کچھ کیا اس کا کفارہ ادا کر سکتی۔ بہر حال خدا ہمیں جس جگہ چاہے رکھے ہمیں اس

پر پختہ ایمان رکھنا چاہیئے۔
مسیحی کنبہ کو ہماری نیک خواہشات پہنچاؤ۔ خدا تمہارے کام میں برکت دے گا جس طرح اس نے میرے کام میں برکت دی۔ یہاں کے سب بہن بھائی تمہیں سلام کہتے ہیں۔ وہ خوش ہیں کہ خدا پر تمہارا ایمان اِس قدر مضبوط ہے کہ ہزاروں دُکھ اٹھانے کے باوجود تمہارے مُنہ سے اُس کی حمد نکلتی ہے اگر تم دوسرے لوگوں کو خط لکھو تو انہیں ہمارا سلام بھی لکھ دینا۔
تمہاری داریا۔"

پانچواں خط

پیاری ماریا۔ آخر مجھے تمہیں کچھ لکھنے کی فرصت مل ہی گئی۔ میں تمہیں بتا سکتی ہوں کہ خدا کی مہربانی سے میں اور میری ساتھی بہن صحت مند ہیں۔ اب ہم اس مقام پر ہیں۔ وہ لوگ ہمیں یہاں لے آئے ہیں۔

میرے لئے تمہارے دل میں ممتا جیسا پیار ہے جس کے لئے میں تمہاری شکر گزار ہوں۔ تم نے جو سامان تیار کر کے ہمیں بھیجا تھا وہ سب مل گیا ہے سب سے قیمتی چیز یعنی انجیل بھیجنے کا شکریہ۔ جن لوگوں نے میری مدد کی ہے۔ اگر تم انہیں خط لکھو تو میری طرف سے ان کا شکریہ ادا کر دینا۔

جب سے مجھے خداوند کی بے پناہ محبت کا راز معلوم ہُوا ہے مَیں اپنے آپکو دنیا میں سب سے خوش نصیب خیال کرتی ہوں۔ مجھے جو ظلم و ستم سہنا پڑے ہیں اُسے خدا کی خصوصی عنایت سمجھتی ہوں مجھے از حد خوشی ہے کہ ایمان لانے کے پہلے دن سے ہی اسکے لئے دکھ سہنے پڑنے۔ میرے لئے آپ سب دعا کیجئے کہ مَیں آخری دم تک خدا کی وفادار رہوں۔ مُقدس جدوجہد کے لئے خدا آپ سب کو طاقت عطا فرمائے۔

" مَیں اور میری ساتھی تمہیں پیار دیتی ہیں۔ جب ہمیں —— وہاں بھیج دیا گیا تو کچھ فرصت ملنے پر تمہیں پھر لکھوں گی۔ ہمارے بارے میں فکر مند نہ رہنا۔ ہم خوش و خرم ہیں۔ کیونکہ آسمان میں ہمارا اجر بہت بڑا ہے — تمہاری دآریا"

یہ دآریا کا آخری خط تھا۔ اس نوجوان کمیونسٹ لڑکی کا جس نے خداوند کو قبول کیا تھا پھر اُس کا اعلان کیا جس کے نتیجہ میں اسے غلامی کی مشقت میں ڈال دیا گیا۔ اس کے بعد اس کی کوئی خبر نہیں مل سکی لیکن اسے خدا سے جو محبت تھی اور اس نے مسیح کی خاطر جو مصائب برداشت کیے وہ کمیونسٹ ملکوں میں خفیہ کلیسیا کی روحانی خوبصورتی، صداقت اور موجودگی کا ٹھوس ثبوت پیش کرتے ہیں۔

ساتواں باب

مغربی مشنریوں کی امداد

مجھے خفیہ کلیسا کی آواز کہا گیا ہے میں نہیں سمجھتا کہ میں مسیحیوں کے اِس ادارے کی آواز کہلانے کے اعزاز کا مستحق ہوں تاہم مَیں نے کئی سال تک کمیونسٹ ملکوں میں خفیہ کلیسا کی رہنمائی کی ہے اور یہ ایک معجزہ ہی تھا کہ میں چودہ سال تک جیل کی صعوبتیں برداشت کرنے کے بعد زندہ بچ گیا جیل میں دو سال کا عرصہ میں نے ایک ایسی کوٹھڑی میں تنہا گزارہ جسے عام طور پر موت کی کوٹھڑی کہا جاتا ہے یہ بھی ایک معجزہ ہی تھا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے جیل سے رہائی دلائی اور مجھے مغربی ممالک میں بھیجا تاکہ میں آزاد کلیساؤں کے سامنے حقیقت حال بیان کر سکوں۔

میں آپ سے ان بے شمار مسیحی بھائیوں کے نام پر مخاطب ہوں جو شہید کر دیئے گئے ہیں۔ اِن بھائیوں کی طرف سے آپ سے مخاطب ہوں جو خفیہ طور پر جنگلوں، تہہ خانوں اور پوشیدہ مقامات پر جلسے کرتے ہیں۔ رومانیہ کے خفیہ کلیسیا نے فیصلہ کیا کہ مجھے رومانیہ چھوڑ کر چلے جانا چاہیئے تاکہ آزاد ملکوں کی کلیساؤں تک ان کی آواز پہنچا سکوں۔ میں رومانیہ چھوڑنے میں کامیاب ہو گیا اور اب اپنا وہ فرض پُورا کر رہا

ہوں جو کمیونسٹ ملکوں میں رہ جانے والے مسیحیوں نے میرے سپرد کیا تھا وہ لوگ آج بھی مشکلات، مصائب اور ظلم و ستم کا نشانہ بنے ہوئے ہیں میں ان ملکوں کی خفیہ کلیسیاؤں کی طرف سے یہ پیغام لایا ہوں۔

"ہمیں نہ چھوڑیے۔"

"ہمیں نہ بھولیے۔"

"ہمیں بے کار نہ سمجھیے۔"

"ہمیں ہماری ضرورت کے ہتھیار دیجئے ہم ان کی قیمت ادا کر دیں گے۔"

یہی وہ پیغام ہے جو مجھے آپ تک پہنچانا ہے۔ میں ایک مجبور اور بے کس کلیسیا کی طرف سے آپ سے مخاطب ہوں۔ جو بول نہیں سکتا جس کی کوئی آواز نہیں کمیونسٹ ملکوں میں آپ کے جو بہن بھائی ظلم و ستم کا شکار ہیں ان کی چیخ و پکار سنیئے۔ وہ وہاں سے فرار نہیں چاہتے وہ آپ سے اپنی حفاظت آرام کی بھیک نہیں مانگتے وہ آپ سے صرف ایسے ہتھیار چاہتے ہیں جن سے وہ اپنی نوجوانوں کی نسل کو دہریت کے زہر سے محفوظ کر سکیں۔ وہ انجیل چاہتے ہیں تاکہ خدا کے کلام کو پھیلا سکیں۔ انجیل کے بغیر وہ خدا کا کلام کس طرح پھیلا سکتے ہیں۔

خفیہ کلیسیا ٹرین میں سفر کرنے والے ایک سرجن کی مانند ہے۔ اچانک ٹرین ایک دوسری ریل گاڑی سے ٹکرا جاتی ہے۔ سینکڑوں آدمی زخمی ہو جاتے ہیں۔ بیشتر کی حالت نازک ہے اور وہ مر رہے ہیں۔

سرزمین ان لوگوں کی حالت دیکھ کر جلا جاتا ہے۔ کاش میرے پاس آلات ہوتے کاش میرے پاس آلات ہوتے۔ ان آلات کے ساتھ میں کتنوں کی جانیں بچا سکتا تھا کیونکہ وہ ایسا کرنے کی خواہش رکھتا تھا لیکن اس کے پاس اوزار نہیں تھے خفیہ کلیسا کی بھی یہی کیفیت ہے۔ وہ اپنا سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہے۔ اِس کے ارکان شہادت کے لیئے تیار ہیں وہ کمیونسٹ جیلوں کا خطرہ مول لینے کے لیے تیار ہیں لیکن اِنکی یہ تمام خواہش اور آمادگی اس وقت تک بے کار ہے جب تک، ان کے پاس کام کرنے کے لیے مناسب اوزار نہیں۔ خفیہ کلیسا کے وفادار اور جرأت مند مردوں کی آپ سے۔ مغربی ملکوں کے آزاد مسیحیوں سے یہ دردمندانہ اپیل ہے۔ "ہمیں اوزار دیجئے۔ انجیل دیجئے مسیحی لٹریچر دیجئے مناسب امداد دیجئے تاکہ ہم اپنے ارادوں کو عملی جامہ پہنا سکیں۔"

امداد کس طرح کی جا سکتی ہے۔

دہریے اس غیر مرئی طاقت کو نہیں مانتے جو اس کائنات کی خالق ہے وہ اس کائنات اور زندگی کے مربستہ رازوں کو نہیں سمجھتے۔ مسیحی اس طاقت پر اپنے پختہ ایمان کے ذریعے اس کی منشا کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھال کر اور اپنی قربانیوں کے ذریعے ان کی مدد کر سکتے ہیں۔ خدا پر کامل یقین رکھتے ہوئے آپ ان کی حوصلہ افزائی اور مدد کر سکتے ہیں کہ کمیونسٹ ملکوں میں مسیحیوں پر جو ظلم و ستم ڈھایا جاتا ہے اب اس کے خلاف عوامی

طور پر احتجاج کریں۔ آپ کمیونسٹ کی نجات کے لئے دُعا کر سکتے ہیں۔ ایسی دعائیں اگرچہ عجیب معلوم ہوں گی۔ ہم نے کمیونسٹوں کی نجات کے لیے دُعا کی۔ اگلے روز انہوں نے ہم پر مزید ظلم ڈھائے لیکن مسیح کی دُعا بھی تو ایسی ہی عجیب تھی دُعا کے بعد اسے سُولی پر چڑھا دیا گیا لیکن چند روز بعد ہی وہ لوگ ماتم کرنے لگے اور ایک دن کے اندر پانچ ہزار لوگوں نے مسیح کو اپنا نجات دہندہ تسلیم کر لیا۔

دوسرے لوگوں کے لیے دعا بیکار نہیں جاتی۔ ایسی دعا جو آپ کسی کے لئے کرتے ہیں اگر وہ اسے نہیں مانتا وہ اس کے لیے عذاب اور آپ کے لیے رحمت کا باعث بن جاتی ہے مسیح کے اسی مشن کی تکمیل کرتے ہوئے مَیں نے اور بہت سے دوسرے مسیحیوں نے ہمیشہ ہٹلر اور اُس کے ساتھیوں کی نجات کے لئے دعائیں کیں۔ میرا یقین ہے کہ ہماری دُعائیں بھی اتحادی فوجوں کی گولیوں کی طرح ہٹلر کا سبب بنیں ہیں اپنے پروسیوں سے اسی طرح محبت رکھنی چاہیئے جس طرح ہم اپنے آپ سے رکھتے ہیں۔ کمیونسٹ دوسروں کی طرح بھی پڑوسی ہیں۔

کمیونسٹ مسیح کے الفاظ اور مشن کی تکمیل نہ ہونے کی پیداوار ہیں مسیح نے کہا تھا میں تمہیں زندگی اور کثرت کی زندگی دینے کے لیے آیا ہوں۔" مسیحیوں نے ہر ایک کے لیے زندگی میں کثرت پیدا کرنے کی سعی نہیں کی۔ مسیحیوں نے زندگی کی کثرت کے متعلق لوگوں کو بہت تھوڑا درس دیا ہے۔ اس امر نے ان کو باغی بنا کر کمیونسٹ پارٹی کی صورت میں ابھارا

ہے یہ لوگ اکثر سماجی عدم مساوات کا شکار رہے ہیں اب ان کے اندر تلخی پیدا ہو گئی ہے اور وہ ظالم بن گئے ہیں ہمیں ان سے مقابلہ کرنا ہے لیکن مسیحی یہ مقابلہ اپنے دشمن کے ساتھ محبت اور ہمدردی کے ہتھیاروں سے کرتا ہے آج جو لوگ کمیونسٹ بن گئے ہیں ہم اس کی ذمہ داری قبول کرنے سے گریز نہیں کر سکتے ہم کم از کم اس حد تک تو ذمہ دار ہیں کہ ہم نے اپنا فرض پورا نہیں کیا ہم اس کا کفارہ صرف اسی صورت میں ادا کر سکتے ہیں کہ ان سے محبت کریں (اس محبت کا مطلب یہ نہیں کہ ہم انہیں پسند کریں) اور ان کی نجات کے لئے دعا کریں۔

میں ذاتی طور پر یہ نہیں سمجھتا کہ صرف کمیونسٹوں کے ساتھ محبت کرنے سے ہی کمیونزم کا مسئلہ حل ہو سکتا ہے میں ملک کے حکام کو یہ مشورہ نہیں دے سکتا کہ چوریوں اور ڈکیتیوں کے مسئلہ کے حل کے لئے چوروں اور ڈاکوؤں سے محبت کی جائے چوروں اور ڈاکوؤں کے لئے پولیس ججوں، جیلوں اور پادریوں کا وجود ضروری ہے اگر جرائم پیشہ افراد باز نہ آئیں تو پھر انہیں جیل بھیجنا ضروری ہے۔ میں مسیحیت کی اصطلاح میں "محبت" کے لفظ کا اطلاق کمیونسٹوں کے خلاف سیاسی ثقافتی اور اقتصادی جدوجہد کے لئے استعمال کرنے کے حق میں نہیں ہوں کیونکہ بین الاقوامی سطح پر کمیونسٹوں کی یہ کارروائیاں جرائم کے زمرے میں آتی ہیں چور تو بٹوہ چھین کر لے جاتا ہے لیکن کمیونسٹ پورا ملک ہی چھین کر لے جاتا ہے مسیحی مذمت کاروں اور دوسرے مسیحیوں کو کمیونسٹوں

کو مسیح کے لئے جیتنے کی خاطر اپنی بہترین کوششیں بروئے کار لانا ہونگی خواہ ان کے جرائم کتنے ہی بھاری کیوں نہ ہوں۔ اسی طرح ہمیں کمیونسٹوں کے ظلم کا شکار لوگوں پر بھی ہمدردی کے ساتھ توجہ دے کر انہیں نجات کا راستہ دکھانا چاہیئے۔

آزاد دنیا کے مسیحی خفیہ کلیسیا کو انجیل اور انجیل کے حصے بھیج کر اس کام میں مدد کر سکتے ہیں ایسے ذرائع اور ادارے موجود ہیں جو اس قسم کے لٹریچر کو محفوظ طریقوں سے کمیونسٹ ملکوں میں پہنچا سکتے ہیں۔ میں جب سے کمیونسٹ ملکوں سے باہر آیا ہوں بہت سا مسیحی لٹریچر وہاں بھیج چکا ہوں جو متعلقہ لوگوں تک بحفاظت پہنچ گیا خفیہ کلیسا کو مسیحی لٹریچر بھیجنے کے ذرائع تو یقینی طور پر موجود ہیں بشرطیکہ آزاد دنیا کے مسیحی ضروری لٹریچر بھیج سکیں جب میں رومانیہ میں تھا تو مجھ تک مسیحی لٹریچر انہی ذرائع سے پہنچتا تھا۔ ذرائع کا کوئی مسئلہ نہیں ہے اصل مسئلہ تو لٹریچر کی فراہمی ہے مسیحی لٹریچر کی شدید ضرورت ہے روس اور اس کے طفیلی ملکوں میں ہزاروں ایسے مسیحی موجود ہیں جنہوں نے پچھلے بیس پچیس سال کے دوران انجیل کی شکل نہیں دیکھی۔

ایک روز دو دیہاتی میرے گھر آگئے وہ سردیوں کے موسم میں اپنے گاؤں سے اس لئے شہر آئے تھے کہ سڑک پر جمی ہوئی برف صاف کر کے کم سے کم اتنے پیسے تو کما سکیں کہ کوئی پرانی اور بوسیدہ سی انجیل خرید کر اپنے گاؤں پہنچائیں میرے پاس امریکہ سے انجیل کی

کچھ جلدیں آئی تھیں چنانچہ میں نے انہیں ایک نئی انجیل دے دی انہیں اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا تھا انہوں نے مجھے اِن پیسوں سے انجیل کی قیمت دینا چاہی جو انہوں نے سڑک پر سے برف صاف کر کے کمائے تھے مگر میں نے قیمت لینے سے انکار کر دیا وہ انجیل لے کر فوراً اپنے گھر چلے گئے چند روز بعد مجھے شکریہ سے بھرپور ان کا ایک خط ملا جس پر تیس دیہاتیوں نے دستخط کئے تھے انہوں نے انجیل کو بڑی ہوشیاری سے تیس حصّوں میں بانٹ لیا تھا اور آپس میں ایک دوسرے سے بدل لیتے تھے۔

کتنا عجیب لگتا ہے جب کوئی روسی انجیل کا ایک صفحہ مانگتا ہے۔ اس کی روح کو اس سے سکون ملتا ہے انجیل حاصل کرنے کیلئے وہ لوگ خوشی خوشی اپنی بکری یا گائے دیتے ہیں میں ایک آدمی کو جانتا ہوں جس نے نیا عہد نامہ حاصل کرنے کے لیے اپنی شادی کی انگوٹھی دے دی تھی کمیونسٹ ملکوں میں مسیحی بچوں نے کرسمس کارڈ بھی نہیں دیکھے تھے اگر گاؤں میں کسی بچے کے پاس کوئی کارڈ پہنچ جائے تو گاؤں کے سارے بچے اس کارڈ کو دیکھنے کے لیے جمع ہو جاتے ہیں کوئی معمر مسیحی مُقدسہ مریم اور پھر مسیح کی نجات کی کہانی سناتا ہے اور یہ سب کچھ صرف ایک کرسمس کارڈ کے ذریعے ممکن ہو سکتا ہے ہم ان کے لئے انجیل کی جلدیں اور مسیحی لٹریچر بھیج سکتے ہیں آپ اِس سلسلے میں یقیناً تعاون کر سکتے ہیں۔

کمیونسٹ ملکوں میں کنڈرگارٹن سکولوں سے لے کر کالج تک طلبہ کو دہریت کا جو زہر دیا جا رہا ہے اس کا توڑ کرنے کے لئے ہمیں خاص قسم کا مسیحی لٹریچر شائع کر کے کمیونسٹ ملکوں میں بھیجنا چاہیئے۔ کمیونسٹوں نے دہریت کے رہنما اصولوں پر مشتمل ایک کتاب تیار کی ہے" جسے دہریوں کی انجیل" کہا جاتا ہے۔ کنڈرگارٹن سکولوں میں بچوں کو اس کتاب کو آسان الفاظ میں پڑھایا جاتا ہے جوں جوں بچے اسے ازبر کر لیتے ہیں انہیں زیادہ تشریح اور تفصیل کے ساتھ درس دہریت دیا جاتا ہے اس طرح کالج کے طلبہ کو مکمل دہریہ بنانے کے لئے زیادہ جامع درس دیئے جاتے ہیں۔ زہر کی مقدار میں اضافہ کر دیا جاتا ہے مسیحی دنیا نے آج تک کمیونسٹوں کی اس کتاب کا کوئی جواب تیار نہیں کیا ہمیں اس کا جواب تیار کر کے بڑی مقدار میں شائع کر کے کمیونسٹ ملکوں میں بھیجنا چاہیئے تاکہ نوجوان نسل کو دہریت کے زہر سے محفوظ کیا جا سکے ہمیں یہ کام فوری طور پر کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ خفیہ کلیسیا کے پاس ایسا کوئی لٹریچر نہیں جو نوجوانوں کو دہریت کے زہر سے محفوظ کر سکے۔ خفیہ کلیسیا کے ہاتھ اسکی پشت کی جانب بندھے ہوئے اور جب تک اس کے پاس مختلف کمیونسٹ ملکوں کے لئے مختلف زبانوں میں لٹریچر نہیں ہوتا اس کے ہاتھ کھل نہیں سکتے۔

کمیونسٹ ملکوں کے نوجوانوں کو جنہیں دہریت کا زہر دیا جا رہا

ہے۔ خدا اور مسیح کی خاطر جیتنے کے لئے اِس زہر کا توڑ کرنا ضروری ہے آزاد دنیا کے مسیحی دہریت کا توڑ کرنے کے لئے نوجوانوں اور بچوں کیلئے مصور انجیل شائع کریں اور کمیونسٹ ملکوں میں پھیلائیں۔

سب سے اہم پہلو یہ ہے کہ آزاد دنیا کے مسیحی خفیہ کلیسیا کے لئے مالی ذرائع مہیا کریں۔ تاکہ اس کے ارکان گھوم پھر کر اور دور دراز مقامات کا سفر کر کے زاتی روابط کے ذریعے انجیل کو پھیلا سکیں اس وقت خفیہ کلیسیا کے ارکان "زنجیروں" میں جکڑے ہوئے ہیں اور ان کی تمام سرگرمیاں اپنے گھر کے اندر ہی محدود رہتی ہیں۔ ان کے پاس اس قدر مالی وسائل نہیں ہیں کہ بسوں اور ریلوں کے کرائے ادا کر سکیں اور سفر کے دوران اپنی خوراک کا بندوبست کر سکیں مالی وسائل کی کمی کے سبب وہ بیس تیس میل کے فاصلے پر واقع دیہات تک نہیں جا سکتے جہاں سے انہیں خفیہ جلسوں میں شرکت کے لئے بلاوے آتے ہیں، آزاد دنیا کے مسیحی ہر ماہ دس بیس ڈالر کا عطیہ دے کر خفیہ کلیسیا کے ارکان کی زنجیریں کھول سکتے ہیں تاکہ وہ منادی کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے دور دراز مقامات تک خدا کا پیغام پہنچا سکیں۔

سابق مسیحی خدمت گار جو جیلوں میں رہ چکے ہیں اپنے دلوں میں انجیل کی شمع روشن کئے ہوئے ہیں وہ بھٹکی ہوئی روحوں کو سیدھے راستے پر لانے کی زبردست خواہش رکھتے ہیں لیکن ان کے پاس ذرائع نہیں ہیں کہ وہ خدا کا پیغام دیہاتوں اور شہروں تک پھیلا سکیں۔

آپ کا چند ڈالر ماہوار کا عطیہ ان کو یہ ذرائع مہیا کر سکتا ہے۔

کمیونسٹ ملکوں میں عام مسیحی مردوں اور عورتوں کی امداد اشد ضروری ہے وہ مشکل سے اس قدر کما سکتے ہیں کہ ان کی گزر بسر ہو سکے۔ لیکن ان کے پاس اس قدر رقم نہیں بچتی کہ وہ گاؤں گاؤں جا کر انجیل کی روشنی پھیلا سکیں ان کے لئے چند ڈالر ماہوار کا عطیہ نئے معجزات رونما کر سکتا ہے۔

سرکاری کلیسیاؤں کے مسیحی خدمت گار جو بہت بڑا خطرہ مول لے کر متوازی بنیادوں پر خفیہ درس دیتے ہیں ان کے پاس اِس مقصد کے لئے رقم کا ہونا انتہائی لازمی ہے کمیونسٹ حکومت ان کی جو تنخواہ مقرر کرتی ہے وہ بہت تھوڑی ہوتی ہے۔ اپنی آزادی کا خطرہ مول لے کر اور کمیونسٹ قواعد و ضوابط کی پرواہ نہ کرتے ہوئے بچوں، نوجوانوں اور بالغوں کے خفیہ جلسوں میں تبلیغ کے لئے ان مسیحیوں کی آمادگی ہی کافی نہیں۔ ان کے پاس اپنی بامقصد اور خفیہ تبلیغ جاری رکھنے کے ذرائع بھی ہونے چاہئیں۔ دس بیس ڈالر ماہوار کی امداد سے خفیہ کلیسیا کے ایسے ممبر مؤثر طور پر انجیل کا پیغام پھیلا سکتے ہیں۔

اِس کے ساتھ کمیونسٹ ملکوں میں مسیحیت کی تبلیغ کے لئے ہمیں ریڈیو نشریات سے بھی کام لینا چاہئیے۔ آزاد دنیا کے ریڈیو سٹیشنوں کو استعمال کرتے ہوئے ہم خفیہ کلیسیا کے لئے روحانی غذا مہیا کر سکتے

ہیں جیسے اپنی بقا کے لئے اس کی اشد ضرورت ہے کمیونسٹ حکومتیں اپنے عوام کے درمیان اپنے پروپیگنڈے کے لئے شارٹ ویو ریڈیو استعمال کرتی ہیں لاکھوں روسیوں اور دوسرے محکوم لوگوں کے پاس چونکہ ریڈیو موجود ہیں اس لئے وہ ہماری یہ نشریات سُن سکتے ہیں۔ ریڈیو کے ذریعے کمیونسٹ ملکوں میں مسیح کا پیغام کے دروازے کھلے ہیں اِس کام کو بڑھانا چاہیئے ان نشریات کے ذریعے خفیہ کلیسیا کو رُوحانی غذا مہیا کرنی چاہیئے۔

شہیدوں کے خاندانوں کا المیہ

ہمیں مسیحی شہیدوں کے خاندانوں کی امداد بھی کرنی چاہیئے ہزاروں کی تعداد میں ایسے خاندان بے پناہ مشکلات سے دوچار ہیں جب خفیہ کلیسیا کا کوئی ممبر گرفتار کر لیا جاتا ہے تو اس کے خاندان پر آفت ٹوٹ پڑتی ہے۔ ان کی امداد کرنا کمیونسٹ ملکوں میں انتہائی طور پر غیر قانونی فعل ہے اور یہ کمیونسٹ حکومتوں کے ایک سوچے سمجھے منصوبہ کا حصّہ ہے۔ تاکہ گرفتار کئے جانے والے مسیحی کے بیوی اور بچوں کی مشکلات میں اضافہ ہو جب کسی مسیحی کو جیل میں ڈالا جاتا ہے۔ یا جیل میں تشدد سے وہ مر جاتا ہے تو اس کے خاندان کے لئے مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑتے ہیں۔ اِن کا جینا دوبھر ہو جاتا ہے۔ مَیں اپنے تجربے کی بنا پر یہ بات کہہ سکتا ہوں کہ اگر آزاد دنیا کے مسیحی میرے

اور میرے خاندان کے لئے امداد نہ بھیجتے تو ہمارا زندہ رہنا محال تھا۔ میں آج آپ کے درمیان یہ سطور لکھنے کے لئے موجود نہ ہوتا۔

آج کل روس اور کئی دوسرے ملکوں میں بھی مسیحیوں کے خلاف ظلم کے پہاڑ ڈھائے جا رہے ہیں۔ بڑے پیمانے پر اُن کی گرفتاریاں کی جا رہی ہیں۔ مزید مسیحیوں کو شہید کیا جا رہا ہے۔ شہید تو اپنا پھل پا لیتے ہیں۔ لیکن ان کے خاندانوں کو ان سے بھی بڑی مصیبت اٹھانی پڑتی ہے ہم ان کی مدد کر سکتے ہیں ہمیں بھوکے مرنے والے ان ہندوستانی اور افریقی خاندانوں کی ضرور مدد کرنی چاہیئے۔ لیکن ان شہیدوں کے خاندانوں سے زیادہ مدد کا مستحق کون ہو سکتا ہے جو مسیح کی خاطر قربان ہو گئے یا جن پر کمیونسٹ جیلوں میں ان کے عقیدے کی بنا پر ظلم و ستم ڈھائے گئے۔

میری رہائی کے بعد سے کمیونسٹ دنیا کے مسیحیوں کی امداد کرنے والا یہ ادارہ ایسے بہت سے مسیحی خاندانوں کی معاونت کر چکا ہے لیکن اب تک جو کچھ کیا گیا ہے وہ اس کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں جو آپ کے تعاون سے وسیع بنیادوں پر کیا جا سکتا ہے خفیہ کلیسیا کے ایک رکن کی حیثیت سے جو زندہ بچ نکلنے میں کامیاب ہوا۔ میرے پاس آپ کے لئے ایک پیغام ہے ایک اپیل ہے کہ ان مسیحی بھائیوں اور بہنوں کی کھلے دل سے امداد کریں جو کمیونسٹ ملکوں میں رہ گئے ہیں۔ انہوں نے مجھے آپ تک یہ پیغام پہنچانے کے لئے بھیجا ہے میں

آپ تک یہ پیغام پہنچانے کے لئے معجزانہ طور پر زندہ بچ گیا ہوں۔

میں آپ کو کمیونسٹ ملکوں میں انجیل کا پیغام پھیلانے کی ضرورت کے بارے میں بتا چکا ہوں میں نے آپ کو مسیحی شہیدوں کے خاندانوں کی امداد کی ضرورت کی طرف بھی توجہ دلائی ہے میں آپ کو یہ بھی بتا چکا ہوں کہ کس ذرائع سے عملی طور پر خفیہ کلیسیا کی مدد کی جا سکتی ہے تاکہ وہ تبلیغ کے مشن کو پورا کر سکے جب میرے پاؤں کے تلوؤں پر ضرب لگائی گئی تو میری زبان نے فریاد کی۔ زبان نے کیوں فریاد کی اسے تو نہیں ضرب لگائی گئی تھی؟ اس لئے کہ زبان اور پاؤں ایک ہی جسم کے دو حصے ہیں۔ آپ آزاد دنیا کے مسیحی اس مسیحیت کا ایک حصہ ہیں جنہیں کمیونسٹ جیلوں میں تشدد کا نشانہ بنایا جا رہا ہے جو مسیح کے لئے شہید ہو رہے ہیں۔

کیا آپ ہماری تکلیف کو محسوس نہیں کرتے؟

ابتدائی کلیسیا کا تمام جلال، خلوص اور قربانیاں آج پھر کمیونسٹ ملکوں میں زندہ ہو رہی ہیں۔ باغ گتسمنی میں جب خداوند مسیح آہوں کے ساتھ دعا کر رہا تھا۔ تب پطرس، یعقوب اور یوحنا اس مقام کے قریب ہی جہاں تاریخ کا سب سے بڑا واقعہ وقوع پذیر ہو رہا تھا۔ گہری نیند سو رہے تھے۔ آپکی مسیحی عقیدت کس حد تک شہیدوں کے کلیسیا کی امداد کیلئے فکرمند ہے آپ مسیحی خادموں اور کلیسیا کے لیڈروں سے پوچھئے کہ آہنی پردے کے پیچھے اپنے مسیحی بھائیوں اور بہنوں کی امداد کیلئے

وہ کیا کر رہے ہیں۔

آہنی پردے کی دیواروں کے پیچھے شہادت جرأت اور خلوص کا ایک بار پھر وہی مظاہرہ ہو رہا ہے جو ابتدائی کلیسیا کے دور میں ہوا تھا لیکن آزاد کلیسیا سو رہی ہے وہاں ہمارے بھائی تنہا اور کسی امداد کے بغیر بیسویں صدی کی سب سے بڑی اور جرأت مندانہ جنگ لڑ رہے ہیں جو ابتدائی کلیسیا کی بہادری اور خلوص کے ہم پلہ ہے مگر آزاد کلیسیا انکی آہوں اور مصائب سے بے پرواہ سوئی ہوئی ہے بالکل اسی طرح جیسے پطرس، یعقوب اور یوحنا اپنے نجات دہندہ کی آہوں سے بے خبر سوئے ہوئے تھے۔

کیا آپ بھی سوئے رہیں گے جبکہ خفیہ کلیسیا کے ارکان جو مسیحی کلیسیا میں آپ کے بھائی ہیں۔ مسیحیت کی خاطر تنہا لڑ رہے ہیں اور مشکلات سے دوچار ہیں کیا آپ ہمارا پیغام سُنیں گے۔

"ہمیں یاد رکھیے

ہماری مدد کیجیے

ہمیں نہ چھوڑیئے۔"

میں نے کمیونسٹ ملکوں میں سرگرمِ عمل خفیہ کلیسیا کے شہیدوں، غازیوں اور دیندار لوگوں کا پیغام آپ تک پہنچا دیا ہے جو کمیونزم کے شکنجوں میں جکڑے دہریت کے ظلم وستم کا نشانہ بنے ہوئے ہیں انکی مدد کیجیے۔